
بملاحظہ جناب مولوی جمال الدین صاحب بہادر رئیس ارشد ... سلمہ

رسالۂ ف...ہ

جسکو

بابو سورج بہادر ریٹایرڈ اکونٹنٹ پبلک ورکس

ڈیپارٹمنٹ نے بہ نظر استفادۂ عام بڑی

محنت وجانفشانی سے تصنیف کیا

بشمبھر دیال پریس عیش باغ لکھنؤ میں چھپا

قیمت فی جلد ۳ .... علاوہ محصول ڈاک

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوتے ہین اور بعد وہ ذہن اُن کا ضبط ہوتا ہے۔

بعض حکما یہ خیال کرتے ہین کہ بوقت احساس اجزاء دماغ نوع باہم تحرک ہوتے ہین جس سے وقوف اشیاء محسوسہ ہوتا ہے مگر چونکہ کوئی عاقل یہ یقیناً نہین کہہ سکتا ہر کہ ان تینون خیالون مین سے کون صحیح ہر لہذا انکو بالاے طاق رکھکر معلوم کرنا چاہیے کہ علم کی پیدائش تین نوع پر ہوتی ہے (۱) بذریعہ احساس و وقوف اشیاے دنیوی۔

(۲) بذریعہ یادداشت و تصورات حالت غیر موجودگی اشیای دنیوی

(۳) بذریعہ شہادت یعنی تحصیل علم بذریعہ دیگر اشخاص

اول نوع سے یہ مراد ہے کہ بذریعہ حواس خمسہ ہم لوگ کوائف اشیاء دنیوی سے ماہر ہوتے ہین اور جب کہ ذہن اشیاء دنیوی کا ضبط ہوتا ہے تب قواء حافظہ و فہم و واہمہ و متصرفہ ظہور مین آتے ہین لیکن یہ ہمیشہ ملحوظ رہے کہ ذہن مین یہ قواء پیدائشی ہین جنکو واسطے اظہار اپنی صفتون کے اشیاء دنیوی کا ذہن پر محسوس ہونا ضرور ہے لیکن اشیاء دنیوی کی محسوسیت انکو پیدا نہین کرسکتی بلکہ اون [illegible] قوتون کو اشیاء دنیوی کی محسوسیت سے واسطے اظہار اپنی صفتون کے موقع ملتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص ایک مدت تک تاریکی مین رہا اور باین وجہ کوئی چیز نہ دیکھ سکا لیکن جب کہ وہ شخص روشنی مین آیا کل اشیاء کا بینا ہوا پس یہان یہ خیال نہین ہوسکتا کہ روشنی اُسکی قوت باصرہ کی موجد ہوئی بلکہ یہ کہ بینائی کی قوت بذریعہ روشنی ظہور مین آئی

دوسرے نوع سے یہ غرض ہے کہ بذریعہ یادداشت ہم کو قواے ذہن اور اُنکی ماہیت و کیفیت سے آگہی ہوتی ہے اور جب کہ بذریعہ حواس خمسہ اور یادداشت کی ہم ذہن اور مادہ یعنے اشیاء دنیوی کی کیفیتون سے واقف ہوجاتے ہین تب بذریعہ غور چند تصورات جو کہ ان کیفیتون پر مبنی ہوتے ہین ذہن مین پیدا ہوتے ہین۔ مثلاً تصور وقت و جنس و شمار و علت و معلول و تصدیق ذاتی۔

وتصدیق ذاتی سے اس امر کا یقین مراد ہے کہ مین جو چند برس پیشتر تھا

(وہی اب بھی ہون) اور بذریعہ خود بخود خیالات دل مین پیدا ہوتے ہین۔
پس معلوم ہوا کہ علی الخصوص علم کی پیدائش بذریعہ حواس اور خود بخود ہوتی ہی لیکن ایک بڑا حصہ علم کا ہم لوگونکو بوسیلہ دیگر اشخاص کے حاصل ہوتا ہے لہذا ایسے علم کو شہادت غیر کہنا روا ہے۔

تفصیل احساس اور وقوف

جو کیفیت ذہن مین بذریعہ حواس پنجگانہ طاری ہوتی ہے اُس کو احساس کہتے ہین اور ہم لوگون کو جو واقفیت نسبت خواص اشیاء دنیوی بذریعہ حواس مسطورہ ہوتی ہے اُسکو وقوف کہتے ہین۔
کل کارروائی احساس اور وقوف سے صرف ہم اتنا ہی آگاہ ہین کہ جب کسی طرح کا حس کسی عضو احساس پذیر مین ہوتا ہے تب فوراً اوسیوقت ایک کیفیت ذہن مین بھی بذریعہ رگون اور دماغ کے پیدا ہوتی ہے۔
اشیاے دنیوی کے وجود کا ثبوت صرف اعضاے احساس پذیر پر منحصر ہے اور اسی وجہ سے ہم لوگون کا عقیدہ نسبت موجودگی عالم اسباب کے خلقی ہے اور قابل اثبات بذریعہ دلایل نہین ہے۔
ہمارا علم بابت عالم اسباب کے ایک ہی حاسہ پر نہین بلکہ سب کے اتفاق پر موقوف ہے۔ مثلاً خوشبو ہمارے دماغ مین بذریعہ حاسہ شامہ پہنچ سکتی ہے لیکن اس امر کا دریافت کر لینا کہ یہ خوشبو کس چیز کی ہے تاوقتیکہ اُس چیز کی موجودگی بذریعہ دیگر حواس کے معلوم نکر لی گئی ہو اور بوسیلہ تجربہ اس خوشبو کو اُس چیز کا جوہر نہ سمجھ لیا ہو سراسر غیر ممکن ہے۔
جب حسب طریقہ مسطورہ بالا ہم لوگونکو خواص اشیاے دنیوی معلوم ہوجاتے ہین تب اُن خاصیتونکی تفصیل اور تفریق کی جاتی ہے جیسا کہ ذیل مین مندرج ہے۔

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہیئت کی شناخت بذریعہ قوت باصرہ اور تجربہ ہوتی ہے مثلاً ایک کعب کی شکل
صرف بینائی کے ذریعہ سے کبھی نہین معلوم ہوسکتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس
بعد اور قد بھی صرف قوت باصرہ سے بلا امداد تجربہ نہین دریافت ہوسکتے
ہین کیونکہ وہ لوگ جو کہ اندھے پیدا ہوے اور بعدہ باصلاح وعلاج اطبا
اون کی آنکھین بینا ہوئین کسی چیز کا قد یا بعد یا شکل بروقت حصول بصارت نہین
تبلاسکے کسی چیز کا بعد اور قد کا علم صرف تجربہ اور اکثر نسبت دیگر خواص او
کوالیف اشیاء دنیوی پر مبنی ہے مثلاً ہم لوگ بذریعہ تجربہ اس کیفیت سے
واقف ہین کہ دور سے بڑی چیز چھوٹی نظر آتی ہے پس کسی شے کی دوری
ہم نہین تبلاسکتے تاوقتیکہ اوس شے کی قد وقامت سے نہ واقف ہون اور
علی ہذا کسی شے کا قد وقامت نہین تبلاسکتے تاوقتیکہ اوسکی دوری نہ
معلوم ہو۔ اسی وجہ سے تصویرون مین دور کی چیزین بحساب اون کے بعد
کے چھوٹی کھینچی جاتی ہین۔

لیکن تھوڑی دوری کی لیئے صرف نگاہ ہے کافی ہوتی ہے۔
حسب ذیل اور بھی چند وجوہ ہین جنسے چیزون کی دوری اور قد کے
دریافت کرنے مین مدد ملتی ہے۔

(۱) مقدار روشنی جو چیز پر پڑتی ہے۔

(۲) اوسکی خاکہ اور چھوٹے چھوٹے اجزا کی صاف نموداری۔

مثلاً تصویرونمین دور کی چیزین اسوجہ سے دھندلی اور ناتمام کھینچی
جاتی ہین تاکہ معلوم ہو کہ دور پر واقع ہین دگرنہ نزدیک سمجھی جاوینگی
یا آنکہ جب کہرہ بالکل چھایا ہوتا ہے تب چھوٹی چیزین بہ نسبت اون کے اصلی
قد کی کہین بڑی معلوم ہوتی ہین اور اسکی وجہ یہ ہی کہ ہم لوگونکو بسبب کہرہ کے وہ
چیزین صاف نظر نہین آتی ہین اور لہذا ہم فرض کر لیتے ہین کہ وہ چیزین خواہ مخواہ

دور ہو دین گی اور جب کہ دور سمجھ لی گئین تب بوجہ انکے تاہم نمودار ہونے کے
بڑی خیال کرلی جاتی ہین -

جب کہ آسمان بالکل صاف ہوتا ہے دور کی چیزین بوجہ اُن کی صاف
نموداری کے نزدیک معلوم ہوتی ہین اور جب کہ ہم لوگ کسی چیز کی دوری کا
تخمینہ صرف نظر سے کرتے ہین تب اُن چیزون سے جو کہ درمیان مین واقع ہوتی ہین
بڑی مدد ملتی ہے اور اسی وجہ سے سمندر پر جہان کہ سوائے یکساں تختۂ سطح
پانی کے اور کوئی چیز نمایان نہین ہوتی دوری تخمینہ کرنے مین بڑی دقت
پڑتی ہے- کسی چیز کا قد و قامت تخمینہ کرنے کے وقت اُس چیز کو اُن چیزون کے
ساتھ مقابلہ کرنے سے جن کا قد و قامت معلوم ہوتا ہے بڑی مدد
ملتی ہے -

علے ہذا القیاس آواز کی زیادتی یا کمی جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی دور سے
وہ آتی ہے نہین معلوم ہو سکتی اور اسی طرح دوری کی کمی اور بیشی تا وقتیکہ مقدار
آواز نہ معلوم ہو مفہوم نہین ہو سکتی- تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ جب کوئی
شخص کسی حاسّے سے بالکل محروم ہو جاتا ہے یا آنکہ وہ حاسّہ اپنی حالت اصلی پر نہین
ہوتا یعنے کم ہو جاتا ہے تب اُس کے دوسرے حواس زیادہ تر تیز اور سریع الوقوف
ہو جاتے ہین- مثلاً ایک عالم کے قوت لامسہ جو کہ ایک ہی برس کی عمر مین اندھا
ہو گیا تھا اس قدر تیز اور سریع الوقوف ہو گئی تھی کہ اُس کو ذرا سا
بھی کھر کھراپن جو کہ اچھی بینا کو میّز ہو سکتا تھا فوراً معلوم ہو جاتا تھا-
اور جب کوئی چیز کسی قدر دوری پر اُس کے چہرہ کے سامنے گذرتی
تھی تب اُس کو فوراً دریافت ہو جاتا تھا کہ کوئی چیز جا رہی ہے اور
جائے تعجب یہ ہے کہ اُس کا قد و قامت بھی ٹھیک ٹھیک تبلا دیتا تھا
جب کہین باہر جاتا تھا اُسے معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ درخت یا دیوار یا
مکان کے نیچے جا رہا ہے- اُس کی قوت سامعہ اس قدر بڑھ گئی تھی کہ

1

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مطالعہ کرنا اور مثالاً اُن قواعد و اصول سے جس سے خیالات ذہنی ترتیب پاتے ہیں واقف ہونا مراد ہے۔ فرق یہی ہے اسی واسطے جز ذہنی حافظہ اور قوت انفصالی کی احتیاج ہوتی ہے۔

اُس علم کی جو بذریعہ جز ذہنی اور غور حاصل ہوتا ہے تین قسمیں ہیں۔

(۱) امورات ذہنی اور اُن قواعد کا علم جن کے خیالات ذہنی ترتیب پاتے ہیں مثلاً علم طریقہ حفظ یعنے یاد داشت کسی چیز کی۔ خیالات متعلقہ قوت واہمہ۔ قوت انفصالی اور نیز علم خواہشات نفسی مثلاً محبت اور رضا وغیرہ۔

(۲) وہ خیالات جو کہ اور خیالوں کی ضمن میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً خیال وقت۔ دیر۔ علت معلول اور شمار وغیرہ۔ صرف وقوف جس سے ہم لوگوں کو علم اشیاء دنیوی کا ہوتا ہے۔ اور صرف جز ذہنی سے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلان چیز اس وقت ذہن پر محسوس ہو رہی ہے۔

(۳) چند ایسے عقائد لاثبوت جو کہ بذریعہ دلائل حاصل نہیں ہوتی بلکہ جبلی ہوتی ہیں ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) عقیدہ نسبت موجودگی ذات خود معہ قوائے ذہنی او رجسمی اور نیز نسبت موجودگی ذہن بلا شرکت قوائے بدنی۔

(۲) عقیدہ اپنے حواسوں کے شہادت پر جنکی ذریعہ سے اشیاء دنیوی کی خاصیتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۳) عقیدہ اپنے ذہن کی معلومیت پر مثلاً کوئی بات یاد آئے تو اسکا یقین کہ بات ضرور واقع ہوئی ہے۔

(۴) عقیدہ اپنی ذات کی غیر تبدیلی پر جو کہ بذریعہ حافظہ اور جز ذہنی حاصل ہوتا ہے۔

(۵) یہ یقین کہ ہر ایک امر کے لیے کوئی علت ضرور ہوگی اور یہ علت ضرور ایسے قسم کی ہوگی جس سے وہ امر یا معلول ممکن الوقوع ہو سکتا ہے

(۶) یقین نسبت یکسانی کارروائی قوانین الٰہی یعنے اسکا یقین کہ فلانہ

علت کا علان ہی معلوم ہوگا۔

(۱ ۲/۱)

شہادت کا بیان

ایک بڑا حصہ علم کا جو کہ ہم لوگون کو نسبت اشیاء دنیوی کے حاصل ہے بذریعہ اور لوگون کے ملا ہے۔

کسی چیز کا علم بذریعہ شہادت دیگر اشخاص کے حاصل کرنیکے واسطے امور ذیل ضروری ہین۔

(۱) ہمارا اعتقاد شاہد یعنے راوی کی راست گوئی پر اور اس امر کا یقین کہ راوی کے معلومات صحیح ہین۔

(۲) اس امر کا یقین کہ جو چیز راوی بیان کرتا ہے ممکن الوقوع ہے اور یہ یقین اپنی تجربہ پر منحصر ہے۔

ممکن الوقوع چیزین شہادت ناکامل پر بھی قبول کرلی جاتی ہین لیکن اون چیزون کے لیے جنکا وقوع کم قرین قیاس ہے شہادت کامل لابد ہے لہذا اون چیزون کو جنکا وقوع مطابق ہمارے تجربہ کے قرین قیاس کم ہے خوب جانچنا اور وہم وغیرہ کو ہرگز نہ آنے دینا چاہیے اور یاد رکہنا چاہیے کہ سریع الاعتقادی ذہن کی کمزوری یعنے نارسائی کی علامت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ذہن قوت استدلال سے محروم ہے اور اسی طرح وہم تنگی ذہن کی علامت ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ذہن بذریعہ وجوہات ناکامل دلیل کرتا ہے اور صرف اپنے ہی علم کو ہر امر کی وقوعیت اور عدم وقوعیت کے دریافت کرنے کے لیئے لائق سمجہتا ہے

(۳) ہمارا عدم علم۔ اگر کسی چیز کی وقوعیت ہمارے سامنے بیان کی جاوے اور ہم اوس چیز کو نہ جانتے ہون مگر اوسی قسم کی اور چیزون کی خاصیت سے ماہر ہون تو اس حالت مین ہم کو چیز مسطورہ بالا کی وقوعیت غیر ممکن نہ سمجہنا چاہیے بلکہ یہ غور

کرنا چاہیے کہ آیا وہ امورات اور قواعد جن سے کہ ہم واقف ہین ایسی چیز پیدا
کرسکتے ہین یا نہین مثلاً اگر کوئی شخص ہم سے کہے کہ فلان شخص بذریعہ غبارہ
آسمان پر چڑھ گیا تب ہم ایسی بات کو بایں خیال کہ کوئی وزنی شے اوپر کیطرف نہین جاسکتی
ہے جھوٹ نہ سمجھ لینا چاہیے بلکہ یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا دھوان اور گیس مین
یہ طاقت ہے یا نہین کہ آدمی کو اوپر اوڑا لے جاوے

ہر چیز کی نسبت ایک ہی شہادت کافی ہوگی بشرطیکہ شرائط مندرجہ ذیل ہوجاوین

(۱) ہم کو یقین کامل ہو کہ راوی یا شاہد کو تحقیق کا اچھا موقع ملا ہے۔

(۲) ہم کو یقین کامل ہو کہ شاہد کا ذہن اتنا رسا ہے کہ بالکل اس چیز کی ہیئت سے جس کو وہ بیان کرتا ہے واقف ہوسکتا ہے

(۳) ہمکو یقین کامل ہو کہ شاہد ایماندار ادمی ہے۔

ہم لوگو نکو یقین نسبت کسی چیز کے جبکہ کئی شخص اسکی شہادت دیتے ہین بشرطیکہ یہ سب شخص معتمد ہون راست گو ہون مضبوط ہوجاتا ہے۔ بذریعہ وجوہات مندرجہ ذیل تعلیم یافتہ شخص عجیب اور غریب چیزون پر بھی جو کہ نزدیک جہلا کی غیر ممکن الوقوع ہین یقین لاتا ہے۔

(۱) شخص تعلیم یافتہ کو معلوم ہے کہ اول بہت سی چیزین اسکو عجیب اور غیر ممکن الوقوع معلوم ہوتی تہین لیکن بعد تعلیم کے وہی چیزین قرین قیاس اور ممکن الوقوع ہوگئین پس ایسی ہی چیزین اور بھی ہوسکتی ہین جو کہ اسکے نزدیک قرین قیاس نہین ہین مگر درحقیقت موجود ہین۔

(۲) بذریعہ علم کے ایسا شخص کسی چیز غیر معلوم مین کوئی علامت ممکن الوقوع ہونے کی یا کوئی ایسا سلسلہ جس سے کہ چیز مسطور قواعد و امورات معلوم سے متعلق کردیجاوے تلاش کرتا ہے۔

(۳) عالم شخص بذریعہ اپنے علم کے ہر شہادت کی راستی اور ناراستی جدا کرسکتا ہے یعنے یہ جان سکتا ہے کہ کتنا حصہ اس شہادت کا قابل یقین اور

راست اور کتنا دروغ ہے۔

امورات نادر

امورات نادر کی دو قسمیں ہین اول عجیب دوسرے اعجازی۔ امورات عجیب وہ ہین جو کہ ہر بات مین اُن امورات سے جن سے کہ ہم واقف ہین مختلف ہون۔ لیکن اُن کی وقوعیت مطابق قوانین معلوم غیر ممکن نہو مثلاً ایک بیل کا قد وقامت مین ایک ہاتھی کے پاٹھے کے برابر ہونا عجیب شے ہے لیکن غیر ممکن الوقوع نہین کیونکہ اس مین کوئی امر خلاف قوانین خلقت بجز کسی قدر طوالت قد کے جو کہ چندان غیر ممکن نہین ہے پایا نہین جاتا۔

امورات اعجازی وہ ہین جنکی موجودگی ذرہ بھی قدرتی قوانین پر جو کہ ہمیشہ یکسان ہوتے ہین منحصر نہو۔

امورات اعجازی کو قبول کرنے کے لیئے نہایت مضبوط اور معتبر شہادت درکار ہوتی ہے اور تاہم شبہہ باقی رہ سکتا ہے۔ کیونکہ دو مختلف باتین پیدا ہو جاتی ہین اول تو یہ کہ شہادت نہایت معتبر ہے۔ دوسرے یہ کہ قوانین قدرتی مین اختلاف نہونا چاہیے۔ لہذا امورات اعجازی کے قبول کرنے کے واسطے ایک قسم کا مذہبی اعتقاد نسبت وقوعیت ایسے امورات کے ہونا چاہیے اور اعتقاد دو شرطون پر منحصر ہے۔

(۱) امورات اعجازی کو بالکل خدا کی طرف سے سمجھنا چاہیئے

(۲) یہ دریافت کرنا چاہیے کہ آیا خدا بہ تردید اپنی قوانین مستمرہ کے کسی خاص بارہ مین کوئی ظہور خلاف دستور کریگا یا نہین مثلاً کوئی قوم ہر قسم کی حرامکاری مین غرق ہو اور کسی طرح کے احاطہ امکان مین نہو کہ اُسکو کوچہ ضلالت سے پھیر کر راہ راست پر لاوے تب خدا ایسے شک کسی شخص یعنے پیغمبر کو ایک حصہ اپنی قدرت کاملہ کا عطا کرکے اُس قوم مین بھیجیگا تاکہ وہ اپنے ہدایات سے باعانت معجزات جو کہ بہت

جلد لوگون کے دلون مین اعتقاد پیدا کرتے ہین اُس عزم انکار اور نافذ اثر اس قوم کو راہ راست پر لاکر غضب الہی سے بچاوے وہ عمر [illegible] جن کی وجہ سے شہادت صادق اور معتبر ہو جاتی ہے مجملاً ذیل مین لکھی جاتی ہین۔

(۱) شاہد یا راوی کی شہادت کسی امر ممکن الوقوع کے بارہ مین ہو اور وہ اُس امر کی نسبت تحقیق کی لیاقت بخوبی رکھتا ہو۔ اور اُس کو تحقیق کے واسطے موقع بھی ملا ہو۔

(۲) شاہد پر احتمال دروغ گوئی کا اس وجہ سے کہ اس کا کسی قسم کا مطلب جھوٹھ بولنے سے نکلتا ہی نہو۔

(۳) بہت سے لوگ بغیر سازش باہمی ایک ہی شہادت دیتے ہون اس طرح کی شہادت بہت معتبر ہے کیونکہ گو ہر شاہد جھوٹھ بولتا ہو لیکن یہ غیر ممکن ہے کہ سب بلا سازش ایک ہی قسم کا جھوٹھ بولین جبکہ چند آدمیون کا بیان ایک ہی ہوتا ہے تب صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خاص باتون مین متفق البیان ہون اور اگر چھوٹی باتون مین مختلف ہون تو بیان دروغ نہوگا بلکہ چھوٹی باتون مین مختلف ہونے سے احتمال سازش کا دور ہو جاتا ہے۔

(۴) پورا پورا اعتماد شاہد کی یکسانی مزاج اور نیک چال چلن پر ہو۔

(۵) کوئی برخلاف یا متناقضہ شہادت نہو۔

(۶) شہادت کی اُن امورات سے تصدیق ہو جاتی ہو جو حالانکہ شہادت مسطورہ سے چندان متعلق نہون لیکن تا وقتیکہ اس شہادت کو راست نہ سمجھین ممکن الوقوع نہین ہو سکتی مثلاً عالمون کی یہ رائے ہے کہ وہ چھوٹا سیاہ حلقہ جو مہتاب کے اندر نمایان ہوتا ہے زمین کا سایہ ہے پس یہ رائے اس شہادت کی کہ زمین گول ہی تصدیق کرتی ہے کیونکہ جب تک چیز خود مدور نہو اُسکا سایہ ہرگز گول نہین ہو سکتا

حواسِ باطنی کے بیان مین

واضح ہو کہ مطابق علماے عرب کے حواس باطنی حس مشترک۔ خیال وہم

حافظہ وقوت متصرفہ ہین لیکن انگریزی عالمون کے مطابق ذیل کے چار حواس باطنی ہین۔

(۱) حافظہ۔
(۲) قوت تفریقی
(۳) واہمہ۔
(۴) عقل یا قوت انفصالی

بیان حافظہ

ہم احوال اور ماجرون کو ذہن نشین کرنے سے یاد کرتے ہین جس کو صرف حفظ کرنا کہتے ہین اور ان احوال اور ماجرون کو پھر کسی زمانہ آئندہ مین یاد لا سکتے ہین جس کو یادداشت کہتے ہین۔ ہم کسی وقوف کو جو بذریعہ کسی حاسہ کے حاصل ہوا ہو یاد لا سکتے ہین۔ مثلاً کسی نمائش گاہ کی دید اور ایسی یادآوری کو خیال کہتے ہین۔

پس بموجب بیان بالا کے حافظہ کی تین صورتین ہین۔
(۱) صرف حفظ کرنا۔
(۲) یادداشت یا یادآوری۔
(۳) خیال۔

لوگون کی قوت حفظ مین بہت اختلاف ہوتا ہے بعض لوگون کا حافظہ نہایت ہی اچھا ہوتا ہے۔ حالانکہ ذہانت چندان نہین ہوتی۔ اکثر لوگون کو کل احوال یا ماجرے جو کہ اون کی زندگی مین واقع ہوئی ہین سلسلہ وار یاد رہتے ہین لیکن ایسے شخصون کے عقل یا قوت انفصالی اکثر قابل تعریف نہین ہوتے حافظہ حفظا لقلب یعنے توجہ اور تسلسل سے بڑھ جاتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہتے ہین۔
ایک طرح کا تسلسل اور ہے جس کو تسلسل انفرادی کہنا چاہیے۔ اس تسلسل مین ایک خیال خود بخود دوسرے خیال سے جو کہ خیال اول سے کسی نوع کا اضافی علاقہ رکہتا ہے پیدا ہوتا ہے یعنی ایک خیال سے دوسرا خیال دوسرے سے تیسرا تیسرے سے چوتہا حتے کہ اسی طرح پر سیکڑون خیالات پیدا ہوتے جاتے ہین۔

ذیل مین اصول تسلسل بیان کیے جاتے ہین۔

(۱) مشابہت۔

(۲) اتصال وقتی یا جائی۔

(۳) علت و معلول۔

(۴) مقابلہ۔

اصول مسطورہ بالا خیالات ذہنی اور ماجرون مین پائے جاتے ہین اور انہین کی وجہ سے ایک خیال کی پیدائش دوسرے خیال سے ہوتی ہے۔
مثال مشابہت۔ تصویر کے دیکہنے سے اس اصل شخص یا چیز کا جس کی کہ وہ نقل ہے ضرور خیال آتا ہے۔
مثال اتصال وقتی یا جائی۔ اگر زلزلہ آنے کا تذکرہ ہو رہا ہو تو اغلب ہے لوگ ضرور پوچہین گے کہ کب اور کس مقام پر آیا تہا۔
مثال علت اور معلول۔ اگر بابت زخم کسی شخص کے ذکر آوے تو اس درد کا خیال جو کہ بوجہ اس زخم کے ہوتا ہے ضرور آوے گا۔
مثال مقابلہ۔ فربہ آدمی کے دیکہنے سے دبلے آدمی کا خیال آسکتا ہے اور حالت صبا کی خوشی و بے فکری یاد آنے سے ایام جوانی کا رنج اور تفکر ذہن مین آتا ہے۔
لیکن یہان پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ یہ اصول مختلف لوگون کے

[illegible]

[illegible]

(3) [illegible]

(2) [illegible]

(1) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

درمیان اُن حالات کے کوئی سلسلہ اصلی نہین ہوتا بلکہ موضوعی مثلاً جب ہم کوئی چیز یاد رکھنا چاہتے ہین تب اُس کو ہم ایسی چیز سے متعلق کر لیتے ہین جو کہ بھول نہین سکتی چنانچہ اکثر لوگ یادداشت کے لئے [illegible] مین گرہ دے لیتے ہین کیونکہ جس وقت گرہ نگاہ سے گذرے گی تو خیر خواہ مخواہ یاد آجاوے گی اور جو ہر قوم مین ہر سال چند تہوار یعنے ایام خوشی یا رنج ہوا کرتے ہین اُن سے بھی یہی غرض ہے کہ وہ امورات جو کہ اُن دنون مین واقع ہوئے ہین یاد رہین۔

خیال کا بیان

کسی وقوف حسی کا جو زمانہ ماضیہ مین ہوا ہو پھر ذہن مین لانا خیال کہلاتا ہے۔ یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ خیال مین اُس وقت کا دھیان جب کہ وقوف ہوا ہو خواہ مخواہ آوے۔ بعض وقت خیال ایسا طبیعت پر حاوی ہو جاتا ہے کہ پھر وقوف کی حالت حاصل ہوتی ہے مثلاً کسی دوست کی نسبت کثرت خیال مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص روبرو سامنے بیٹھا ہے۔

بحالت درستی ذہن خیال کا بمنزلہ وقوف ہو جانا صرف ایک ہی لحہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دیری وقت مین بسبب وقوف صادق اشیاء دنیوی وہ وقوف باطل دور ہو جاتا ہے۔ حالت خواب۔ جنونیت۔ اور فریب نظری مین وقوف باطل کی تصحیح نہین ہوتی ہے۔ لوگون کی قوت خیالی مین بھی جبلی اختلاف اور کمی بیشی ہوتی ہے اور اکثر کمی بیشی خیال کی اُس توجہ پر جو کہ بروقت وقوف صادق کی گئی ہے منحصر ہے۔

بیان قوت تفریقی

بذریعہ قوت تفریقی ہم چند اوصاف یا خواص کسی چیز کے بقطع نظر دیگر اوصاف و خواص اُسی چیز کے خیال کرتے ہین قوت تفریقی بروقت تقسیم اور اجتماع

اجناس بہت کام آتی ہے

(۱) تقسیم اجناس کے وقت ہم بہت سی چیزون کی نسبت یکبارگی خیال کرتے ہین اور ان خواص کو جو کہ ان مین سے چند چند چیزون کے درمیان مین مشترک ہوتے ہین دریافت کرکے ان کو دو یعنی جنس اعلےٰ اور جنس ادنےٰ مین منقسم کرتے ہین -

(۲) اجماع اجناس کے وقت ہم سراسری طور پر چیزونکی نسبت خیال کرتے ہین اور ایک ایسی خاصیت جو کہ سب مین مشترک ہوتی ہے دریافت کرلیتے ہین اور یہ بہت ضرور ہے کہ اس خاصیت سے کوئی فرد بری نہو - درمیان حکما کے اس بارہ مین بڑی بحث ہے کہ آیا قوت تفریقی ایک جداگانہ قوت ذہنی ہے یا صرف عقل سے متعلق ہے چند حکما کی یہ راے ہے کہ قوت تفریقی عقل سے علیحدہ ہے مگر بان عقل سے اسکی تصحیح ہوتی ہے -

بیان پر دو بات اس مباحثہ کے جو کہ بہت عرصہ تک درمیان قایلان اصل و نام اور خیال قایم رہا مجملاً بیان کیئے جاتے ہین -

کل قایلان اصل و نام اور خیال اس امر پر متفق الراے ہین کہ علم کی دو قسمین ہین -

اول علم افراد فرداً فرداً اور دوسرے علم جنس

علم افراد سے وہ علم مراد ہے جو کہ جداگانہ اشیاء دنیوی کے نسبت ہوتا ہے مثلاً یہ گھوڑا یا وہ میز یا وہ کرسی -

علم اجناس سے وہ علم مراد ہے جو کہ نسبت اجناس اشیاء دنیوی کے ہوتا ہے مثلاً انسان یا جانور یا نباتات -

پس قایل اصل یہ کہتے تھے کہ جسطرح علم افراد اصلیت پر مبنی ہے یعنے ہر علم ذی نسبت فرد کے لیئے اس کی اصل دنیا مین موجود ہوتی ہے اسی طور پر ہر علم ذہنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) ایسا سلسلہ درمیان امورات کے پیدا کرنا جو کہ لطیفہ اور ظرافت کا باعث ہو مثلاً چراغ کے تلے اندھیرا ہونا ایک امر ہے اور کسی بادشاہ کی عین السلطنت میں بدانتظامی ہونا دوسرا امر لیکن ان دونوں امروں میں سلسلہ پیدا کرنے لیے یہ کہنے سے کہ اس بادشاہ کے عہد میں چراغ کے تلے ہی اندھیرا ہے ایک قسم کا لطیفہ پیدا ہوا۔

(۴) اشیاء محسوسہ کی ایسی ترکیب جس کے ذریعہ سے ذہن میں خیال خوبصورتی یا دہشت یا شان و شوکت یا ہنسی کا پیدا ہو جیسا کہ فن عمارت مصوری اور بت تراشی کے مصنوعات سے ہوتا ہے۔

ان ترکیبوں کو بآسانی ظہور میں لانے کی قوت تاکہ وہ اثر جو کہ مرکوز خاطر ہے ضرور ذہن میں پیدا ہو ذکاوت موجدہ کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہیئے کہ اپنی قوت واہمہ پر بہت قابض اور ضابط رہے ورنہ بہت سے نقصان اوٹھا دیگا۔ اگر اس قوت کا استعمال باصواب ہو تو انسان بہت نیک اور راست باز ہوسکتا ہے مثلاً ہم اپنے تئیں دوسرے شخصوں کی حالت میں بذریعہ اس قوت کے خیال کر سکتے ہیں اور اس نوع پر ان کے خیالاتوں اور تکلیفوں سے واقفیت پیدا کر کے ان کے ساتھ ہمدردی اور سلوکات نیک کریں گے۔ علی ہذا القیاس یہ قوت بانی خیالات فاسد بھی جو کہ ہم کو اعمال نیک سے باز رکھتے اور حفظ القلب و قوت متصرفہ میں فتور پیدا کرتے ہیں ہوسکتی ہے مثلاً خیالی مصیبتوں کا پیدا کرنا یا کسی کی نسبت نیت بد کا دل میں راہ دینا یا دوسروں پر تہمت لگانا یا واہیات اور بے سود خیالوں کا دل میں لانا۔

عقل یعنے قوت متصرفہ کا بیان

عقل یعنے قوت متصرفہ وہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم چند امورات کا باہم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] -

[illegible]

[illegible]

[illegible] -

[illegible] ( )

[illegible] -

[illegible]

[illegible] ( )

[illegible] -

[illegible]

[illegible]

[illegible] ( )

[illegible] -

[illegible] ( )

[illegible] -

[illegible] ( )

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرے اسمائے نکرہ

اسم نکرہ جو کہ کسی خاصیت مشترکہ کل افراد سے موضوع ہوتا ہے ایک جنس کے تمام افراد پر حاوی ہوتا ہے۔ جب کہ ہمین معلوم ہوتا ہے کہ اشیا باعتبار چند خواص ضروری کسی قدر باہم مشابہ ہین تب اُن کو ہم جنس ادنے قرار دیتے ہین مثلاً ہاتھی یا گھوڑا وغیرہ۔ اور جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ اشیا چند اجناس ادنے کے چند خواص مین مشابہ ہین اور چند مین مختلف تب بقطع نظر اُن خواص کے جن مین کہ وہ مختلف اور بلحاظ اُن خواص کے جن مین کہ وہ مشابہ ہین۔ اُن چند اجناس ادنے کو ملا کر ایک جنس اعلی قرار دیتے ہین مثلاً شیر خوار حیوانات یعنی وہ جانور جو بچپن مین اپنی ماں کا دودھ پی کے پلتے ہین اور جب ہم یہ دریافت کرتے ہین کہ اشیا چند اجناس اعلے کے باعتبار چند خواص باہم مشابہ اور باعتبار چند خواص مختلف ہین تب ہم بقطع نظر اُن خواص کے جن مین کہ وہ مختلف اور بلحاظ ان خواص کے جن مین کہ وہ مشابہ ہین اُن چند اجناس اعلے کو ملا کر جنس تفصیل اعلی قرار دیتے ہین مثلاً حیوان جس مین سب قسم کے جانور شامل ہین۔

(۲) ایسا سلسلہ جس کے ذریعہ سے کوئی عام قاعدہ دریافت ہو مثلاً چاند کی گردش گرد زمین کے اُسی قاعدہ سے بیان کی جاتی ہے جس قاعدہ سے کہ ڈھیلا بلندی سے بہر زمین پر آرہتا ہے پس یہ عام قاعدہ نکلا کہ ہر ستارہ مین ایک طرح کی قوت کشش ہوتی ہے۔

(۳) سلسلہ اجتماعی جسکی دو قسمین ہین۔

اول وہ سلسلہ جو کہ کسی چیز اور اُسکے عناصر یعنی اجزا کے درمیان ہوتا ہے
دوسرا وہ سلسلہ جو کہ کسی پوری چیز اور اُسکے حصوں کے درمیان واقع ہو

مثلاً ایک درخت مین چار عناصر ہوتے ہین یعنے ہایڈروجن۔ آکسیجن نایٹروجن

اور کار ہیں اور اگر درخت کو ایک پوری شے قرار دیجئے تو اوسمین کئی حصہ ہوتے ہین یعنی جڑ تنہ شاخین اور پتیان۔

۵۔ سلسلہ سببی جسکی پانچ قسمین ہین۔ اول ہمیشہ ایک ہی تجربہ چیزون کا جس سے ہمارا خیال نسبت ایک چیز کی علت اور دوسری چیز کی معلول ہونے کا پیدا ہوتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ آفتاب ہی کے نکلنے سے روز ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ آفتاب روز ہونے کا علت ہے۔

دوسرے سلسلہ اون دو امرونکے درمیان جو کہ ملکر ایکہی معلول کی علت ہوتی ہین مثلاً اگر کوئی کمزور نیو کی دیوار بوجہ بارش گر پڑی تو اس حالت مین بارش اور نیو کی کمزوری دونون ملکر ایک ہی معلول یعنے گر پڑنی دیوار کی علت ہین گی۔

تیسرے سلسلہ درمیان آن دو امرونکے جو ملکر ایک ہی علت کی معلول ہوئی ہین مثلاً ایک گیند زمین پر ڈھلک رہا ہو اور کوئی شخص جاکر اوسکے کسی پہلو مین زور سے ٹھوکر دے تب دو نتیجہ پیدا ہونگے۔ اول یہ کہ اوسکی سمت ہونے کی بدل جاوے گی۔ دوسرے یہ کہ اوسکی گردش گرد اپنے محور کی باسرعت ہونی شروع ہو گی۔

چوتھے وہ سلسلہ درمیان دو امرون کے جو چند ایسے نتایج کو جن سے کوئی علت غائی نکلتی ہے باہم ملحق کرتا ہے مثلاً کسی لاش کی گرد خون اور قدم کے نشان ہون تب ثابت ہو گا کہ کسی خونی نے یہ حرکت بہ نیت قزاقی یا انتقام گیری کی ہے پس یہان پر خونی اور قتل ملکر لاش اور خون اور نشانات قدم کی علت ہوئی اور قتل کی علت غائی قزاقی یا انتقام گیری ہوئی۔

پانچون وہ سلسلہ جس سے غیر معلوم علت کی اوصاف بذریعہ معلول معلوم دریافت ہو مثلاً خالق کے اوصاف بذریعہ صنایع اور بدایع مخلوقات معلوم کرلیں

(۶) وہ سلسلے مقدار اور نسبت کے جیسے حساب مین ہوتے ہین مثلاً چار چوتھائی سولہ کا ہے۔

(۷) سلسلہ پارسائی اور اخلاقی جو ہمارے اعمالونکو زیر ہدایت ایک خیال اعلے یعنی خوف خدا کرتا اور ہمکو اپنے خاندان اور دوسرے لوگون سے ملاتا ہے۔

بیان اُن سلسلون باہمی کا جو اس نیت سے کام مین لائے جاتے ہین کہ کوئی نتیجہ مطلوب پیدا ہو

اس صورت مین ہم اوس علم کو جسکو بذریعہ عقل ہم نے حاصل کیا ہے کام مین لاکر وہ نتیجہ جو کہ مرکوز خاطر ہے پیدا کرتی ہین مثلاً ہم نے بذریعہ عقل اور تجربہ دریافت کیا کہ دھووین مین طاقت دوڑا دینے اور اوڑا دینے کی ہے پس دخانی کلین ایجاد ہوین۔

تیسری قسم یعنی وقوف یا علم ذہنی کو اشیاء دنیوی سے ملانا - اس ذریعہ سے امورات خیالی یعنی ذہنی امورات اصلی یا دنیوی سے برابر رکھی جاتی ہین۔

عقل یعنی قوت متصرفہ کا استعمال دربارہ فنون امورات دنیوی و ادراک

کسی فن مین استعمال عقل سے قوت متصرفہ مراد ہے جسکے ذریعہ سے ہم امورات اور حالات کی باہمی سلسلون سے کا حقہ واقفیت پیدا کرکے کچھ نتایج نکال لیتے ہین درمیان حافظہ اور قوت متصرفہ کی یہ فرق ہے کہ بذریعہ حافظہ امورات جداگانہ بلا سلسلہ باہمی یاد رہتے ہین اور بذریعہ قوت متصرفہ صرف امورات نہین بلکہ اونکے سلسلہ باہمی بھی ذہن مین آجاتی اور نتایج نکل سکتے ہین مثلاً وہ تواریخ خوان جسکو صرف

یادداشت امورات سے غرض ہے صرف محمود غزنوی کے حملون کے مقامات اور شمار
یاد رکھے گا لیکن وہ تواریخ خوان جو کہ قوت متصرفہ کو بھی عمل مین لاوے گا یہ دریافت
کرے گا کہ ان حملون کی وجہ سے جو کہ مسلمانون کی ہند مین آنے کے باعث ہوئے
اہل ہنود کی سلطنت زبان اور پوشاک وغیرہ مین کون کون تبدیلی واقع ہوئی
بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین جن کی قوت حافظہ قوت متصرفہ سے
بڑھی ہوئی ہے۔

۲- استعمال قوت متصرفہ دربارہ امورات زندگی قریب قریب استعمال قوت مسطورہ
دربارہ فنون کے مطابق ہے کیونکہ دونون حالتون مین امورات کے نسبت غور
کیا جاتا ہے اور بعدہ نتایج نکالے جاتے ہین لیکن حالت اول مین اپنے
ذات خاص کی اور حالت دوسرے مین فن کی بہتری مرکوز خاطر رہتی ہے
وہ شخص جسکی قوت متصرفہ بہت درست اور سلیم ہوتی ہے اپنے نتایج بہ کمال
ہوشیاری نکالتا ہے ہمیشہ اون امورات کی جستجو مین رہتا ہے جنسے اون کی تصحیح
ہو سکتی ہے لیکن جب قوت متصرفہ سلیم نہین ہوتی تب مزاج مین لیس وپیش یا
مذبذب پیدا ہو جاتی ہے۔

جس شخص کے مزاج مین لیس وپیش ہوتا ہے اوسکے نتایج ذرا ذرا بات سے
بدل جاتے ہین اور اسی وجہ سے ایسے شخص کی راے وقتاً فوقتاً بدلا کرتی ہے۔
ضدی شخص ہمیشہ اپنی راے پر خواہ وہ وجوہات قوی پر مبنی ہو یا نہو قایم
رہتا ہے اور اون سب دلایل کو جو بنظر تردید اوسکے راے کی پیش کیجاتی مین
ذہن مین راہ نہین دیتا قوت متصرفہ کی سلیم ہونے کے واسطے ضرور ہے کہ
ذہن مین کسی طرح کا تعصب بہ لحاظ فایدہ ذاتی نہو کیونکہ کثرت خواہش نفسانی
ہمیشہ عقل مین فتور واقع ہوتا ہے مثلاً کسی شخص سے اوسکے عزیز کی دوست

کا چال وچلن دریافت کیجئے تو اغلب ہے کہ کوئی عیب نہ تبلاوے اور یہ کچھ
چھپانے کی نیت سے نہین بلکہ اوسے کوئی عیب غایت محبت سے معلوم ہی
نہ ہوگا۔

۳۔ قوت متصرفہ کا استعمال دربارہ تقرر رائے یعنی کسی امر کی نسبت اپنی رائے قایم
کرنا عنقریب وہی ہے جیسا کہ دربارہ امورات زندگی پس یہ نتیجہ نکلا کہ انسان اپنی اعتقاد
اور رائے قایم کرنے کے لیئے ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔

بادی النظر مین شاید یہ معلوم ہو کہ انسان اپنی رائے اور اعتقاد کی لیئے
چندان جوابدہ نہین ہوسکتا کیونکہ بروقت اپنی رائے قایم کرنے یعنی اعتقاد
کی صرف اوسنے اپنی مرضی کو نہین بلکہ اون حالات اور امورات کو بھی جو کہ
اوسکے سامنے پیش کیئے گئے تھے دخل دیا لیکن اگر بغور خیال کیا جاوے تو
انسان اپنے اعتقادون کے لیئے ذمہ دار پایا جاوے گا کیونکہ گو یہ امر صحیح
ہے کہ اون امورات اور حالات نے جو اوسکے سامنے پیش کیئے گئے ہون کوئی
خاص اعتقاد ذہن نشین کرنے کے لیئے اوسکو رجوع اور آمادہ کیا لیکن کیون
نہین اوسنے اون امورات کی راستی بخوبی ہر پہلو سے دیکھ لی۔

استعمال عقل یعنی قوت متصرفہ کا کسی حقیقت کے دریافت کرنے مین

ہر قسم کی استدلال مین ہم ایک حجت کو دوسری حجت سے نکالتے ہین
اور اگر ہم استدلال کی بنیاد یعنی اوس امر پر جس سے کل حجتین نکالتی ہین خیال
کرین تو وہ ایسا پایا جاویگا جسکا ثبوت کوئی نہوگا اور ایسی ہی امرونکو حقایق
اصلی بلا ثبوت کہتے ہین جن مین سے چند بہت ضروری ذیل مین درج کیئے
جاتی ہین۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۔ یقین کامل نسبت غیر تبدیلی و یکسانی مخلوقات اور قوانین قدرتی مثلاً اس امر کا یقین کہ ایک چیز کی خواص سرشتی ہمیشہ ایک ہی رہین گی یا آنکہ کوئی علت ایک ہی حالتون مین ہمیشہ ایک ہی معلول پیدا کرے گی۔

آزادگی اور مجبوری کی بیان مین

ان دونون امرون کی نسبت درمیان حکما کے بڑی بحث ہے بعض یہ کہتے ہین کہ انسان کو آزادگی دونون کام کرنے اور خواہش کرنے مین حاصل ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ انسانکو افعال چارنا چار کرنا پڑتے ہین کیونکہ وہ اپنی خواہشون پر اختیار نہین رکھتا ہے۔

دلایل در ثبوت آزادگی

۱۔ ہمین ایک طرح کا سرشتی یقین ہے کہ ہمکو کام کرنے اور خواہش کرنے مین آزادگی حاصل ہے۔

۲۔ اسکا ثبوت کہ انسان اپنے کامون اور خواہشون پر اختیار کامل رکھتا ہے اس امر سے پیدا ہے کہ انسان اوس طریقۂ چال وچلن کا جسکو وہ بہتر سمجھتا ہے ہمیشہ یا چند مدت تک بغیر کسی اختلاف کے پابند ہو سکتا ہے۔

۳۔ انسان اپنے اعمالون کے واسطے خدا کا جواب دہ ہے اور اگر انسان اپنے کامون اور خواہشون پر مختار نہوتا تو وہ جواب دہ نہوتا کیونکہ انسان ہرگز اوس امر کی نسبت جس پر اوسکا اختیار نہین ہے مجرم نہین ہو سکتا۔

۴۔ کل قوانین اور انتظام ملکی اسی امر پر مبنی ہین کہ انسان اپنے کامون اور خواہشون پر اختیار رکھتا ہے اور لہذا مجرم ہو سکتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حقیقتوں کا ثبوت بجز اسکے کہ انسان اپنی خبر ذہنی پر غور کرے اور خیال کرے کہ آیا وہ اون حقیقتوں کا قایل ہے یا نہین کوئی نہین ہے۔ مباحثہ مین کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور قرار دے لیا جاوے گا جو کہ لاثبوت ہوگا اور جسپر کل بحث مبنی ہوگی۔ ان حقیقتون کا بلاثبوت ہونا اس سے ثابت ہے کہ وہ لوگ جو اون کے ثبوت کے خواہان ہین اون پر عملدرآمد کرتے ہین۔

قراین اور قواعد دریافت کرنیکی

ہر امر کے دریافت کرنے مین چند قوائے ذہنی کام مین آتے ہین جو کہ ذیل مین لکھی جاتی ہین۔

۱۔ اُن امورات کا جو کہ امر تنقیح طلب سے متعلق ہون باہوشیاری اجتماع کرنا اور یہ قوت متصرفہ سے معلوم ہو جاے گا کہ آیا وہ اجتماع امورات کا واسطے تنقیح اوس امر کے کافی ہوگا یا نہین۔

۲۔ ایسی مجموعہ امورات سے اُن امور کا نکال ڈالنا جو کہ امر تنقیح طلب سے صرف اتفاقیہ متعلق ہون اور صرف اون کا باقی رکھنا جو کہ اوسکے واسطے نہایت ضروری ہون اور مدامی تعلق رکھتے ہون۔

۳۔ اشیا کا باہم تشبیہہ دینا تاکہ اون کی مشابہت باہمی دریافت ہوجاوے اس ذریعہ سے اشیاء دنیوی جنس اعلے جنس اوسط اور جنس ادنے مین منقسم ہوسکتی ہین۔

۴۔ اشیاء دنیوی کا باہم تشبیہہ دینا تاکہ اون کے سلسلے باہمی اور وہ نتایج جو اون کی سلسلے باہمی سے منتج ہوتی ہین اور علی الخصوص وہ نتایج جو کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور درحالیکہ مدامی نہوگا سلسلۂ مسطور کاذب یا فرضی مفہوم ہوگا۔

جزیت سے کلیت ثابت کرنا اوس حالت مین صحیح ہوگا جب کہ ایک جنس کے کل افراد کی نسبت بخوبی غور کیا جائے گا اور جب کہ کوئی فرد قاعدۂ مشترکہ سے بری نہوگا اور نہ قاعدہ مشترکہ کسی اور جنس کے فرد کیواسطے جسمین کہ وہ موجود نہو قایم کیا جائیگا۔

وہ کلیت جو کہ چند ہی اشیا سے نکالی جاوے یا آنکہ اون اشیاء پر قایم کیجاوے جسمین کہ وہ موجود نہین ہے باطل ہوگی۔ کلیت قایم کرنے کیوقت دو باتون سے ضرور محفوظ رہنا چاہیئے یعنی شتاب زدگی اور اشتمال امور غیر صادق سے استقرار کلیت مین بڑا قاعدہ یہی ہے کہ قاعدۂ مشترکہ نفس الامر ہوا اور ہر فرد مین ضرور موجود ہو۔

تحقیق باطل

تحقیق باطل کی تین قسمین ہین۔ اول مغالطۂ امری - دوسرے استقرا باطل تیسرے مغالطۂ بحثی۔

مغالطۂ امری اوس حالت مین ہوتا ہے جبکہ امورات کاذب ہوتے ہین یا جب کہ اونکے شمول مین ایسے امورات بھی ہوتے ہین جنکی کچھ ضرورت نہین ہوتی یا جب کہ امورات ضروری چھوڑ دیجاتے ہین۔

استقرار باطل کی دو قسمین ہین اول باطل سلسلۂ سببی دوسرے باطل اجتماع اجناس۔

باطل سلسلۂ سببی سے ذیل کی غلطیان مراد ہین۔

اول اون دو امور کا جو کہ صرف اتفاقیہ باہم متعلق ہون غلطی سے بحالت

علت اور معلول سمجھ لینا۔
دوسرے کہین دو امور کو علت اور معلول سمجھ لینا حالانکہ وہ دونون ایکہی علت کی معلول ہون۔
تیسرے جب کہ دو امور درحقیقت بحالت علت اور معلول ہون لیکن علت معلول سمجھ لیا جاسے اور معلول علت عنقریب ہر علم مین سلسلہ سببی کی غلطی بہت واقع ہوسکتی ہے۔
باطل اجتماع اجناس سے مراد ہے۔ اول صرف تہوڑے امورات سے قاعدۂ عام نکالنا۔
دوسرے فرضیات باطل کو صحیح سمجھ لینا۔
مغالطۂ بحثی سے مراد ہے۔
اول قواعد ناجایز واسطے ثبوت امور کے پیش کرنا۔
دوسرے قواعد جایز در ثبوت آن امور کے جو کہ اون سے متعلق نہون پیش کرنا۔
تیسرے اون نتایج کا جو کہ امور اور قواعد سے نہ نکل سکتے ہون نکالنا۔
بحث دو قسمون کی ہوتی ہے۔ اول معرفتی دوسری تقریری۔
کسی امر کے سنتے ہی اوس کی حقیقت کا عبد ذہن پر ہو جانا بحث معرفتی کہلاتی ہے مثلاً مسایل متعارفہ اور حقایق اصلی بلا ثبوت۔ مسایل متعارفہ اور حقایق اصلی بلا ثبوت کا بہ نیت نکالنے اون نتایج کی جو کہ بادی النظر مین صحیح نہ معلوم ہوتے ہون استعمال مین لانا بحث تقریری کہلاتی ہے مثلاً اگر ہم کہین کہ دو خط مستقیم کسی جگہہ کا احاطہ نہین کر سکتے ہین تو یہ بحث معرفتی ہوئی کیونکہ اسکے راستے ذہن مین بغیر کسی ثبوت کے آجاتی ہے اور اگر ہم بذریعہ اس مسئلہ متعارفہ اور دیگر

مسائل متعارفہ کی یہ ثابت کرین کہ جب دو طرفین اور زاویہ میانی ایک مثلث کی دوسرے مثلث کی دو طرفین اور زاویہ درمیانی کے برابر ہونگے تب دونون مثلث بہمہ وجوہ برابر ہونگے تو بحث تقریری ہوئی۔

بحث تقریری کی تین اجزا ہین

(۱) وہ قواعد یا امور جو کہ بطریق مسائل متعارفہ یا حقایق اصلی یا اون نتایج کی جو ایک دفعہ ثبوت ہو چکے ہین پیش کیئے جاتے ہین۔

۲۔ وہ امورات جو بذریعہ تجربہ ذات خاص یا بذریعہ شہادت دیگر اشخاص حاصل کیئے گئے ہین۔

۳۔ وہ نئے نتایج جو قواعد اور امورات کو باہم متعلق کرنے سے نکلتے ہین۔ بحث کی صداقت دریافت کرنے کی لیئے تین امرون کی نسبت تیقن ضرور ہونا چاہیئے۔ اول یہ کہ قواعد صحیح ہین۔ دوسرے یہ کہ امورات صحیح ہین۔ تیسرے یہ کہ قواعد امورات سے متعلق ہو سکتے ہین۔

قیاس

بحث کا کوئی ٹکرا جو ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے قیاس کہلاتا ہے مثلاً یہ بحث کہ بادشاہ فانی ہے کیونکہ وہ انسان ہے جو کہ فانی ہے ایک قیاس ہے اور اسکے اجزاے مندرجہ ذیل ہین۔

اول یہ کلیہ قاعدہ کہ انسان فانی ہے۔ اس قاعدہ کلیہ کو جو کسی جنس کے کل افراد یا ایک ہی قسم کے کل امورات کی نسبت کوئی صفت قایم کرتا یا اوسکی تردید کرتا ہے کبری کہتے ہین مثلاً مثال مندرجہ بالا مین فانی ہونے کی صفت

عقل انسان کے واسطے قائم کی گئی ہے۔

دوسرے اسکا اظہار کہ چند مخصوص افراد یا امورات اوس کل جنس یا قسم مین جن پر کبریٰ صادق کیا گیا ہے مشمول ہین مثلاً ہر بادشاہ انسان ہے۔ اس اظہار کو صغریٰ کہتے ہین۔

تیسرے نتیجہ جو صغریٰ اور کبریٰ سے نکلتا ہے مثلاً ہر بادشاہ فانی ہے۔ در حالیکہ کوئی نتیجہ نکالنے کے واسطے ایک ہی قیاس کافی ہوتا ہے تب بحث مفرد کہلاتی ہے اور جب کئی قیاس درکار ہوتے ہین تب بحث سلسلہ وار کہلاتی ہے۔

قیاس اوسی حالت مین صادق ہوگا جب دو شرائط مندرجہ ذیل ضرور کبریٰ اور صغریٰ مین پائی جاوینگی۔

اول یہ کہ کبریٰ کسی جنس کے کل افراد پر بغیر کسی استثنا کے ضرور صادق ہو۔

دوسرے یہ کہ وہ مخصوص افراد جنکا ذکر صغریٰ مین ہے اوس جنس مین جنکا ذکر کبریٰ مین ہے ضرور شامل ہین۔ جب کبریٰ اور صغریٰ دونون جانچ لیجاتے اور صادق پائیجاتے ہین تب نتیجہ جانچا جاتا ہے کہ آیا از روے منطق صحیح ہے یا نہین۔

مصادر غلطی

۱۔ کبریٰ یا صغریٰ مین سے اگر کوئی بھی ناکامل یا باطل ہو تب بحث ناجایز ہوتی ہے۔ اکثر غلطیان اسوجہ سے واقع ہوتی ہین کہ لوگ کسی کل مقولہ اثباتی کی ضد کو بھی صحیح سمجھ لیتے ہین لیکن یہ محض غلطی ہے مثلاً یہ ایک مقولہ اثباتی ہے کہ جس ملک مین انتظام اچھا ہوتا ہے وہ بہت زور آور ہوتا ہے لیکن اس مقولہ کی ضد

کہ اس ملک کا انتظام جو کہ بہت زور آور ہو نا ہی اچھا ہو گا یہ ہمارا ماننا صحیح نہین ہے۔
۲۔ اکثر بحث بوجہ مشکوک لفظون کے بیکار ہو جاتی ہے۔
مشکوک الفاظ ذیل کے ہین۔
اول جب کہ الفاظ باعتبار اپنے معنی کے بخوبی صاف نہین ہوتے ہین۔
دوسرے۔ جب کہ ایک لفظ کے مروج معنے چھوڑ کے دوسرے معنی قرار دیجاتی ہین۔
تیسرے جب کہ ایک لفظ مختلف معنون مین استعمال کیا جاتا ہے۔
۳۔ بالفرض ان سب غلطیون سے محفوظ رہیئے لیکن تاہم بوجہ عدم یادداشت قواعد قیاس کے نتیجہ نکالنے مین غلطی ہو سکتی ہے۔

غلطیون سے محفوظ رہنے کے قواعد

۱۔ ہمکو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ آیا وہ اظہارات جو بطریق نفس الامور کیئے گیئے ہین صحیح اور امر تنقیح طلب سے متعلق ہین یا نہین اور آیا اون سے کل امورات ضروری معلوم ہو سکتے ہین یا نہین۔
۲۔ ہمکو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کون سے قواعد بطریق حقایق اصلی یا بطریق نتایج کسی بحث سابق کے سمجھے لئے گیئے ہین اور آیا وہ فی الحقیقت صحیح ہین یا نہین۔
۳ ہمکو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا وہ نفس الامور دراصل ایسے ہین کہ اولیٰ قواعد ضرور صادق آتے ہین۔
۴۔ ہمکو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا الفاظ ضروری کے معانی بخوبی صاف ہین یا نہین۔
۵۔ ہمکو یہ جانچنا چاہیئے کہ آیا نتایج قابل اعتماد اور مقدمات سے حسب قواعد منطق منتج ہین یا نہین۔

واضح ہو کہ طریقہ مباحثہ طریقہ تحقیق ماہیت کسی شے سے بالکل مختلف ہے۔ کل قواعد اصلی بذریعہ طریقہ تحقیق حاصل ہوتے ہین اور بذریعہ مباحثہ اور اُن قواعد اصلی کے قواعد مرکب یا دیرفہم معلوم ہوتے ہین۔

بحث ہمیشہ نفس الامور اور اونکے سلسلۂ باہمی معلومہ پر مبنی ہونی چاہیئے دو امور کے سلسلۂ باہمی کا اظہار قضیہ کہلاتا ہے مثلاً آ برابر ب کی ہے یا د مثل س کے ہے یا ج ر کی علت ہے۔ ایسے قضایا بذریعہ طریقہ تحقیق معلوم ہوتے ہین۔

مباحثہ مین ہم چند قضیون یا سلسلے باہمی کو لے لیتے ہین اور ایسے نتایج جو کہ اون قضیونکو باہم اجتماع کرنے سے منتج ہو سکتے ہین نکالتے ہین مثلاً اگر ہمکو یہ معلوم ہو کہ آ برابر ب کے ہے اور ب برابر ج کے ہے تو یہ فوراً معلوم ہو سکتا ہے کہ آ برابر ج کے ہے۔

بحث مثل ذیل کے مرکب بھی ہوتی ہے

۱۔ چند سلسلے باہمی بہ نیت نکالنے کسی نتیجہ کی اجتماع کرنا مثلث مثلاً یہ نتیجہ کہ آ برابر س کے ہے ان قضیون سے نکل سکتا ہے کہ آ برابر ب کے ہے اور ب برابر ج کے ہے اور ج برابر د کے ہے اور د برابر س کے ہے

۲۔ جب کہ چند نتایج جو کہ چند قضیون پیشین سے منتج ہو چکے ہون کسی دوسرے نتیجہ نکالنے کیواسطے قضیہ بن جاتے ہین مثلث مثلاً آ برابر ب کے ہے اور ب برابر ج کے ہے لہذا آ برابر ج کے ہے بحث کا ایک حصہ ہے اور ج برابر د کے ہے اور د برابر س کے ہے لہذا ج برابر س کے ہے یہ دوسرا حصہ ہوا اب ان دونون نتایج کو یعنے آ برابر ج کے ہے اور ج برابر س کے ہے دو مقدمہ قرار دیکر یہ نتیجہ نکلا کہ آ برابر س کے ہے۔

ایسے طریقون کے تصدیق کے واسطے دو چیزین نہایت ضروری ہین۔

اوّل یہ کہ وہ امورات اور سلسلے باہمی جو کہ بطریق مقدمہ پیش کیے جاتے
ہین ضرور صحیح ہون اور دو طریقے جن کے ذریعے سے یہ مقدمہ تحقیق کیے
گئے ہین ضرور قابل اعتماد ہون۔
دوسرے یہ کہ قضایا باہم اسطور پر مسلسل کیے جاوین کہ کوئی نیا نتیجہ نکل
سکے۔ مباحثہ کی نسبت ذہانت زایندہ او سکو کہتے ہین جو چند مقدمات
باہم ملاکر کوئی نیا نتیجہ نکال لیوے۔
منطقی ذہانت کے واسطے حافظہ اور غور دونون بہت ہی ضرور ہین
کیونکہ بذریعہ حافظہ امورات اور اون کے سلسلہ باہمی یاد رہتے ہین اور بذریعہ
غور اور بامداد انہین امورات اور سلسلون کے دوسرے نتایج نکل سکتے ہین

مغالطہ

اس خیال سے کہ کسی بحث مرکب مین کسی طرح کی غلطی در رہ جاوے ہم
لوگون کو چاہیئے کہ بحث کی ہر ایک حصہ یا جز کو بخوبی جانچ لین کہ آیا کوئی
مغالطہ تو نہین شامل ہے۔
ذیل کی مغالطہ بحثی یعنی منطقی ہین۔
ا۔ کسی نتیجہ کا بذریعہ ایسے مقدمہ کے نکالنا جو کہ خود ثبوت طلب ہو۔ اس
قسم کے مغالطہ کو مغالطہ مقدمہ مثل نتیجہ ثبوت طلب کہنا چاہیئے ذیل مین
مثال اس مغالطہ کی ہے۔ ہر ایک شخص کو واسطے اظہار اپنے خیالات کی
اختیار کامل حاصل ہونے سے بڑا ملکی فایدہ متصور ہے کیونکہ لوگون کو اپنے
خیالات ظاہر کرنے سے امورات باہمی مین بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے۔
۲۔ مغالطہ قلبی اوس حالت مین ہوتا ہے جبکہ کوئی قاعدہ مثلاً ا د ا سطے

قسم کے اشیا سے حالانکہ وہ قاعدہ دیگر قسم کے اشیا پر بھی صحیح آتا ہو متعلق کیا جائے مثلث مثلاً چونکہ غلہ کہانا ہے اور کہانا باعث زیست انسان ہے لہذا غلہ ہی باعث زیست انسان ہے اِس مغالطہ مین غلہ کو کلیت ناجایز دی گئی ہے۔

۷۔ مغالطہ بالعکسی یعنے کسی کلیہ قاعدہ مسلمہ کے بالعکس کو خواہ مخواہ صحیح سمجھ لینا مثلاً اوس ملک کے لوگ جہان کا انتظام نہایت خراب ہوتا ہے بہت تکلیف مین ہوتے ہین لیکن یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ جس ملک کے لوگ تکلیف مین ہون اوس ملک کا انتظام خواہ مخواہ خراب ہو کیونکہ قومی تکلیف اور کسی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

۸۔ مغالطہ تقسیم اُس حالت مین ہوتا ہے جب کوئی قاعدہ چند افراد سے علیحدہ علیحدہ حالانکہ وہ قاعدہ اون افراد پر صرف بحالت جمع صادق آتا ہو متعلق کیا جاتا ہے مثلث مثلاً انگریز لوگ فرانسیسیون سے نفرت رکھتے ہین اور زاید انگریز ہے لہذا زید بھی فرانسیسون سے نفرت رکھتا ہے لیکن یہان پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ قومی نفرت سب انگریزون کی بحالت جمع صحیح ہے لیکن کوئی خاص انگریز ایسا بھی ہو سکتا ہے جو کہ فرانسیسونکو پسند کرتا ہو۔

۹۔ مغالطہ جمع جب کوئی قاعدہ کسی مجموعہ افراد پر بحالت جمع حالانکہ وہ قاعدہ اوس مجموعہ کے صرف چند ہی افراد پر صادق آتا ہو متعلق کیا جاوے تب مغالطہ جمعی واقع ہوتا ہے مثلث مثلاً چند انگریز زید عمر و غیرہ فرانسیسون سے نفرت رکھتے ہین لہذا کل انگریز اون سے نافر ہین مغالطہ جمعی ہے کیونکہ بہت سے انگریز ایسے بھی ہونگے جو فرانسیسیونکو بالعوض نفرت کرنے کے پسند کرتے ہون۔

۱۰۔ کسی دلیل باطل کی رد کر دینے سے اوس قاعدہ کی تردید سمجھ لینا جسکے

ثبوت کے واسطے وہ دلیل پیش کی گئی ہو۔

۱۱۔ کسی قاعدہ یا امر کی تردید کرنا اور بعدہ اوسکے بالعکس قاعدہ یا امر کو صحیح فرض کرنا مثلث مثلاً اگر یہ مقولہ کہ کل شاعر خراب حسابی ہوتے ہین بذریعہ چند امثال غلط ثابت کر دیا جاسے تو اس سے یہ نہین ثابت ہوگا کہ کوئی شاعر خراب حسابی نہین ہوتا۔

۱۲۔ بعضے امورات کو جو کہ درحقیقت مغالطہ امیز ہو سکتے ہون باین خیال کہ ایک عموماً معتمد شخص اونکا قایل ہے صحیح سمجھ لینا۔

۱۳۔ مغالطہ بحثی اوس صورت مین بھی ہو سکتا ہے جب کہ خاص مضمون بحث کا چھوڑ کر چھوٹی اور کم ضروری باتون پر دلیل کی جاتی ہے۔

۱۴۔ الفاظ کے ناجایز استعمال سے بھی بہت مغالطے پیدا ہوتے ہین مثلاً الفاظ کا مختلف مقامات پر مختلف معنون مین استعمال کرنا۔

۱۵۔ مغالطہ تملق آمیز مثلث مثلاً کوئی اسودہ شخص کسی سے یہ کہکر سایل خیرات ہو کہ آپ نہایت رحیم ہین لہذا مین بھی آپ کے رحم کا مستحق ہون۔

گو کہ کسی مجموعہ اشخاص مین ہر شخص جداگانہ کسی امر کی نسبت بحث نہایت صحیح طور پر کرے لیکن تاہم نتایج مین اختلاف ممکن ہے کیونکہ لوگون کی راے قواء متصرفہ اور حفظ القلب مین فرق ہوتا ہے۔

لیکن علم ہندسہ کے بحث مین کسی طرح کا شک شبہہ باقی نہین رہتا ہے جس کی وجہین ذیل مین تحریر کی جاتی ہین۔

۱۔ کوئی چیز فرض نہین کر لیجاتی لہذا غلطی نہین ہو سکتی ہے۔

۲۔ کل الفاظ کے معنے بہت صاف ہوتے ہین۔

۳۔ سلسلے باہمی بہت آسان ہوتی ہین مثلاً سلسلہ شماری یا جائی

یا وقتی-

مباحثہ مین قوت متصرفہ وقوا و حافظہ وخیال وحفظ القلب بہت کام مین
آتی ہین- بذریعہ قوت حفظ القلب ہم کسی امر کی نکتہ کو بخوبی ذہن مین رکھہ
سکتے ہین اور یہ قوت کثرت استعمال اور عادت سے بہت مضبوط ہوجاتی ہے
بذریعہ قوت متصرفہ ہم کسی امر کی ہر نکتہ وپہلو کو بخوبی جانچتے ہین یہ
کچہہ ضرور نہین ہے کہ اوس شخص مین جسکی قوت متصرفہ بہت قابل تعریف ہو
قوت بحثی بہی خواہ مخواہ عمدہ ہو بلکہ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین جن کی رائے ہر
امر کی نسبت بہت راست ہوتی ہے لیکن وہ لوگ اپنے رائے قایم کرنے کی وجہ
نہین دے سکتے ہین-

قوت متصرفہ بسبب وجوہات مندرجہ ذیل بہت ضعیف پڑجاتی ہے
اول ناکامل تعلیم وتلقین ذہن کی جسکے سبب سے ذہن کسی امر کی نسبت
بخوبی وصحت خیال نہین کرسکتا اور نہ دھیان جم سکتا ہے یا آنکہ ایک شخص
وجوہات ناکامل اور تجربات خام پر اپنی رائے قایم کرتا اور کسی امر کے ہر پہلو پر
بخوبی دھیان نہین دیتا ہے-

دوسری قوت متصرفہ کی ہدایت راست نہ کرنا یعنے تعصب اور خواہشات
نفسانی کا اپنے ذہن مین راہ دینا-

ہر وقت خیال یا سلسلہ بندی یا واہمہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشیاء خیالی
در حقیقت موجود ہین لیکن جو ہین دنیوی کار وبار کیطرف طبیعت رجوع ہوتی ہے
اونکی موجودگی کے نسبت خیال بالکل جاتا رہتا ہے اور اگر نہ جاتا رہے
تو سمجھنا چاہیئے کہ خیال کنندہ کے دماغ مین کسی نوع کا فتور ہے چنانچہ
دو حالتون مین ایسے خیالون کا دفیعہ نہین ہوتا ہے اول بحالت جنونیت دیگر بحالت خواب

حالت جنونیت مین وقوف باطل قایم رہتا ہی لہذا شخص کے اطوار مین فرق پیدا ہو جاتا ہی
حالت خواب مین وقوف باطل کی سبب سے اطوار مین فرق نہین
آتا کیونکہ بروقت بیداری وقوف باطل کی تردید ہو جاتی ہے۔
بروقت واہمہ خیالات بسی ذاتی پیدا ہوتے اور بڑھتے جاتے ہین
لیکن اپنے اختیار مین ہوتے ہین۔
حالت خواب اور جنونیت مین اختیار ذاتی بالکل نہین رہتا اور
انسان اُنہین خیالات کا جو کہ اوسکے دل مین ہوتے ہین سراسر پابند
ہو جاتا ہے۔
چونکہ حالت خواب مین احساس بذریعہ حواس خمسہ بہت ہی
کم ہوتا ہے اور انسان کی مرضی یعنی اختیار ذاتی بالکل معطل ہو جاتی ہے
لہذا انسان سے کوئی کام سرزد نہین ہوتا لیکن حالت خواب نفتاری مین
جو کہ ایک قسم کا خواب ہے انسان سے افعال سرزد ہوتے ہین کیونکہ
اسحالت مین احساس کچھ کچھ بذریعہ حواس خمسہ ہوتا ہے لیکن قوت
متصرفہ اس حالت مین بھی بالکل معطل رہتی ہے۔
حالت جنونیت مین احساس بھی ہوتا اور اختیار ذاتی بھی قایم رہتا ہے
لیکن ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے ذہن مین چند خیالات اسطور پر دائمی
قایم ہو جاتے ہین کہ دوسرے خیالات گنجایش نہین پاتے
ایک اور قسم کا بھی عارضہ ذہنی ہوتا ہے یعنی وہ کیفیت انسان کی جسکو
وہ گو بحالت بیداری اور اپنے سب قواء ذہنی پر مختار اور قابض
ہوتا ہے لیکن تاہم مہبط وقوف باطل ہوتا ہے۔
اس وقوف باطل کے اقسام ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔

۱- وقوف باطل یعنی وہ کیفیت جب کوئی حاسہ حواس خمسہ میں سے
فریب کہاتا ہے لیکن ذہن سلیم رہتا ہے مثلاً فریب نظری۔
۲- وہ حالت جسمین انسان خواب دیکھتا ہے لیکن اپنے تئین
بحالت غنودگی نہین جانتا ہے۔
۳- وہ حالت جب کسی شئے کا خیال باین نوع ذہن پر حاوی
اور منقش ہوجاتا ہے کہ تہوری دیر تک وہ چیز مجسم موجود معلوم ہوتی
ہے۔
۴- وقوف باطل جو کہ بوجہ عوارض بدنی پیدا ہوتے ہین۔
۵- وہ وقوف باطل جس سے ذہن ہی مغالطہ کہا جاتا ہے۔
بیان اون سرشتی اور تحصیلی اوصاف کا جنکے ذریعہ سے ذہن
سلیم ہوجاتا ہے۔
ذہن کے سلیم ہونے کے لئے شرائط مندرجہ ذیل ضرور درکار
ہین۔
۱- حفظ القلب کی عادت ساتہہ مضبوطی اور قیام کے۔
ذہن مین مضمون کو بخوبی منقش کرلینا چاہیئے تاکہ اوسکے اجزا اور
اون اجزا کے سلسلے باہمی بخوبی ذہن نشین ہوجاوین۔
۲- ہمارے خیالون کا تواتر باترتیب ہو۔ اور یہ عادت تعلیم اور
تلقین ذہن پر منحصر ہے۔
۳- ذہن کو عادت جستجو اور تلاش کی ہو تاکہ ہر شئے کا علم بحد احاطہ
امکان مین ہو حاصل ہوجاوے۔
۴- بصحت سلسلہ باہمی پیدا کرنا یعنے امورات کو مطابق اون کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

واضح ہو کہ درمیان ذہن اور تہذیب واخلاق کی کسی قسم کا سلسلہ نہین ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کا ذہن بہت رسا ہو لیکن اوس مین تہذیب واخلاق کی بو بھی نہ ہو یا آنکہ تہذیب واخلاق بگڑے ہو لیکن ذہانت بالکل نہو۔ مگر ہان ایسا ہوتا ہے کہ اوس شخص مین جس کے ذہن کی تعلیم اور ہدایت اچھی طور پر ہوئی ہے یہ دونون چیزین یعنے ذہن اور تہذیب نہایت متفق اور ایک دوسرے کے ہادی ہوتے ہین۔

علم تہذیب واخلاق نہایت ضروری اور اسقدر مشکل ہے کہ اوسکی تحصیل تا وقتیکہ انسان کا ضمیر مزخرفات دنیوی اور معاصی سے بالکل بری نہو غیر ممکن ہے۔

بیان حقایق علم تہذیب واخلاق

چونکہ انسان چند ایسے سرشتی حالات ذہنی سے جنکو علم اموختہ سے کوئی علاقہ نہین ہوتا ہے بہرہ ور ہے لہذا ہم امید کرسکتے ہین کہ چند ایسے قواعد علم تہذیب واخلاق کے بھی جنکو علم سے کچھ سروکار نہو گا ہوونگے کیونکہ ظاہرا یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ہدایت صرف علم ہی پر جسکی تحصیل بعضون کی قسمت مین ہوتی ہے اور بعضون کے نہین منحصر ہو۔ یہ خیال فرضی تجربہ سے صحیح پایا جاتا ہے کیونکہ مثل حقایق ذہنی چند ایسے حقایق علم تہذیب واخلاق بھی ہین جنکا ثبوت از روے منطق غیر ممکن ہے اور اگر کوئی دلیل اون کی تردید کے واسطے پیش کی جائے تو اوسکا ثبوت صرف اسی طور پر ممکن ہے کہ ہر ایک ر و انسان سے پوچھا جاے کہ آیا وہ اون حقایق کا پابند اور قایل ہے یا نہین۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجملاً بیان خیالات تہذیب و اخلاق

انسان کے اعمال اظہار بیرونی ہین جنکے ذریعہ سے ہم اوس کی اندرونی خیالات مستترہ کی ماہیت کو جان سکتے ہین۔

ایک ہی قسم کے اعمال مختلف اشخاص مختلف منشا سے کر سکتے ہین جب لوگون کی منشا جو کہ باعث ارتکاب افعال ہوتی ہے معلوم ہو سکتی ہے تب ہم اون کے خیالات تہذیب و اخلاق کی نسبت اپنی رائے قایم کر سکتے ہین لیکن صرف اون کے کامون کو دیکھ کر رائے قایم نہین ہو سکتی۔

کسی شخص کی تہذیب و اخلاق کی نسبت اپنی رائے دینے کیواسطے اجزاے مندرجۂ ذیل ضرور خیال کرنا چاہیے۔

اول اوسکے اعمال۔

دوسرے اوسکی منشا جسکی وجہ سے فعل سرزد ہوتا ہے۔ جب انسان کسی کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تب فوراً کام سرزد ہوتا ہے مگر سواے اوس حالت کے جب وہ اوس کام کو بوجہ کسی روک یا بدنی ناطاقتی کے نہ کر سکتا ہو۔

تیسرے اوسکے خواہشات ذاتی و جنسی و محبت ذاتی۔

دو قسم کی چیزین یا امور باعث منشا ہوتی ہین اول وہ چیزین جن کے حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے دوسرے وہ امور جو کہ ہم دوسرون کے ساتھ کیا چاہتے ہین ان دونون قسمون مین حالت ذہن کے جو قبل از ارادت ہوتی ہے بالکل مختلف ہوتی ہے۔

۱۔ جب ہم چاہتے ہین کہ کوئی شے ہمین ملجاوے تب حالت ذہنی خواہش ذاتی کہلاتی ہے۔

۲۔ جب ہم کوئی امر نسبت دوسرے شخص کے کیا چاہتے ہین تب حالت ذہنی خواہش جنسی کہلاتی ہے۔

لہذا خواہشات ذاتی اور جنسی ہمارے کامون کی اصل ہین۔

خواہشات ذاتی اور جنسی سے ملی ہوئی ایک اور بھی حالت ذہنی ہی جو ہمارے اطوار کے ہادی ہوتی اور محبت ذاتی کہلاتی ہے اور اسی کے تحریک سے ہم اپنا فایدہ ڈھونڈھتے ہین۔

چوتھے یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ہر ایک خواہش ذاتی کے بعد ارادہ تحصیل یا آنکہ ہر ایک خواہش جنسی کے بعد کسی امر کا ارتکاب ضرور ہووے کیونکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کے ذہن مین جب کوئی خواہش آتی ہے تب وہ اوسکو روکتا ہے یا آنکہ کسی قسم کا سلوک کسی کے نسبت کیا چاہتا ہے مگر بوجہ کسی خیال کے اوس سلوک سے باز رہتا ہے مثلاً کسی کو کسی دوسرے شخص پر غصہ اوے لیکن اوس کا اظہار بخوبی نہ کرے لہذا معلوم ہوتا ہے کہ چند قواعد ذہنی اور بھی ہین جو کہ ہمارے ارادہ نسبت ارتکاب کسی امر کے بانی ہوتے ہین۔

ان قواعد ذہنی کی دو قسمین ہین۔

۱۔ کسی امر کی نسبت ارادہ ارتکاب یا عدم ارتکاب بوجہ کسی خواہش دامی کے جو کہ ذہن پر ہر وقت حاوی رہتے ہی ہووے مثلاً کوئی شخص کسی ایسے چیز کی حاصل کرنے کا جسکا پانا نہایت محنت طلب ہے خواہان ہو لیکن بوجہ آرام طلبی اوس کے تحصیل مین کوشش نہ کرے۔

۲-کسی امر کی نسبت ارادۂ ارتکاب یا عدم ارتکاب بخیال فرض یعنے بخیال تہذیب و اخلاق و بقطع نظر فوایدِ ذاتی ہووے اس خیال کا بانی ضمیر ہے جسکو ہمیشہ ہادی اور سب خواہشات پر حاوی ہونا چاہیئے۔

پانچوین وہ خیالات جو بوجہ ہمارے فرضیات جانب خدا پیدا ہوتے ہین۔

توضیح مرقومہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالات ذہنی متعلقۂ تہذیب و اخلاق چار اقسام کے ہین۔

۱-خواہشات ذاتی یا جنسی اور محبت ذاتی۔

۲-ارادہ ارتکاب افعال۔

۳-ضمیر۔

۴-فرضیات انسان جانب خدا۔

یہی چارون قسمین انسان کے قواعد عملی کہلاتے ہین۔

قواعد عملی سے یہ مراد ہے کہ انسان بذریعہ انھین حالات ذہنی متعلقہ تہذیب و اخلاق اپنے خواہشات اور اطوار کی ہدایت کرتا ہے سوا اسے ان کے اور بھی چند اقسام کے حالات ذہنی ہین جنکو خیالات فرعی کہنا چاہیئے۔

یہ خیالات فرعی یعنی امید و نا امیدی و آسودگی و افسوس و خوشی و رنج وغیرہ ہمارے خواہشات ذاتی اور جنسی پر بہت حاوی ہوتے ہین۔

بیان خیالات فرعی بہ تعلق خواہشات ذاتی۔

جب ہم جانتے ہین کہ وہ شے جسکے حاصل کرنے کی ہم خواہش رکھتے ہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور زر بڑا وسیلہ ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کو حرص سے دولت سے خود ایک طرح کا عشق ہو جاتا ہے۔ یہ خواہش جب اندازہ سے زاید ہو جاتی ہے طمع کہلاتی ہے۔

۳۔ خواہش اختیار یعنے تحکم۔ جب یہ خواہش حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تب انسان کو کسی اور قاعدہ تہذیب کا خیال نہیں رہتا ہے۔ یہ خواہش خاصون اور ناظمون وغیرہ مین اکثر پائی جاتی ہے اور اسی خواہش کو بعض وقت حوصلہ بھی کہتے ہین۔

۴۔ خواہش سبقت بری کی جسکو رشک بھی کہتے ہین۔ یہ خواہش تی خواہش اختیار سے بہت مشابہ ہے لیکن یہ فرق ہے کہ اسمین خواہش تحکم نہین ہو صرف سبقت بری مرکوز خاطر رہتی ہے یہ خواہش عالمون اور دنیا دارون مین ہوتی ہے۔

رشک معہ نیت بد حسد کہلاتا ہے۔ حسد مین خواہش سبقت بری بہ نیت نیک وسعی و کوشش خود نہین ہوتی بلکہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ اور لوگون کی حق مین کسی نوع کی خرابی واقع ہووی تاکہ ہم کو خود بخود بلا محنت سبقت حاصل ہووے۔

۵۔ خواہش صحبت۔ یہ خواہش کل قومون اور انسان کی ہر عمر مین ہوتی ہے اور اسی کی وجہ سے شراکت خاندانی واتفاق دوستی وغیرہ ظہور مین آئی صحبت نشینی کی خواہش عالم تنہائی مین اتنی ہوتی ہے کہ جب لوگ تنہا ہوتے ہین وہ اپنا دل جانورون مثل توتی اور بلی وغیرہ سے بہلاتے ہین۔

۶۔ خواہش عزت۔ یہ خواہش گو بمقابلہ فرضیات تہذیب واخلاق کم قابل تعریف ہے لیکن تاہم نہایت احسن حالت ذہنی ہے بشرطیکہ عزت بہ سبیل نیک

یعنے خیر اندیشی اور حب الوطنی وغیرہ حاصل کی جاوے۔
انسانکو چاہیئے کہ اپنے نسبت نیک لوگون سے نہ کہ برے لوگون سے تعریف کا خواہان ہو کیونکہ اوسکا چال وچلن ضرور مثل اونھین لوگون کے ہوگا جن کی تعریف کو ہین جب عزت کی خواہش بغیر اس لحاظ کے ہووے کہ نیک شخص سے اپنی تعریف حاصل کرنا چاہیئے یا بری شخص سے یا کسی عزت کسی صفت حمیدہ کے لئے ہونا چاہیئے یا ناپسندیدہ کے لیئے تب یہ خواہش خود غرضی کہلاتی ہے۔ خود غرضی کی وجہ سے انسان کا چال وچلن یکسان نہین رہتا اور ذرا ذراسی باتون یا اون صفتون کے واسطے جو کہ درحقیقت اوسمین نہین ہوتی ہین وہ تعریف کا خواہان ہو جاتا ہے۔
غرور کسی قدر خود غرضی کے بالعکس ہے کیونکہ مغرور شخص اپنے نسبت بہت کچھ خیال کرتا ہے اور لوگون کی تعریف یا بدگوئی کا چندان لحاظ نہین کرتا۔
۷۔ خواہش تحصیل علم۔ اس خواہش مین وہ حالت ذہنی بھی جسکو تلاش یا جستجو کہتے ہین شامل ہے اور اسکی نیکی یا بدی اول اوس چیز جسکی نسبت انسان علم حاصل کرنا چاہتا ہے اور دویم قرینۂ تحصیل علم پر منحصر ہے۔
۸۔ اپنے تہذیب واخلاق کے بڑھانے کی خواہش۔ اس سے انسان کی بڑی بہتری ہوتی ہے اور یہ خواہش ہر انسان کی پوری ہوسکتی ہے کیونکہ اسمین صرف اتنی ہی کوشش کرنا پڑتی ہے کہ ہر امر کا ارتکاب موافق منشاء ضمیر ہو۔
۹۔ کام کرنے کی خواہش جو بوجہ تیزی طبیعت پیدا ہوتی ہے کیونکہ تیزی طبیعت انسان کو چند ایسے امورات یا اشیا کا متلاشی کرتی ہے جن پر

اوس کی تیزی عمل میں آتی ہے اور اگر انسان ایسا نہ کرے تو وحشت پیدا ہووے
اور ذہن ناقص ومکدر ہو جاوے۔ چونکہ انسان کا چال وچلن خواہشات پر
بہت منحصر ہے لہذا چاہیے کہ وہ ہمیشہ نسبت اشیاء قابل تعریف ہوں اور اوسی
اندازہ سے جتنی کہ ہر شے کے واسطے علیحدہ علیحدہ ہونی چاہئیں کیونکہ اگر
وہ زیر ہدایت عقل اور ضمیر نہ ہونگی تو بڑی خرابی واقع ہوگی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ذہن میں کسی امر کی نسبت بڑی خواہش ہوتی
ہے لیکن اوسکا اظہار بخوف قانون یا بہ خیالی لوگوں کے نہیں ہوتا لیکن
ایسی تہذیب تہذیب اصلی نہیں ہو سکتی۔

بیان خواہشات جنسی

خواہشات جنسی ہمکو اپنے ہم جنسوں سے متعلق کرتی ہیں اور
راہ و رسم یکدیگر کی بانی ہوتی ہیں۔ یہ پیدائشی خواہشات عقل اور قواعد
تہذیب واخلاق سے بالکل جدا ہوتی ہیں مثلاً ماں اپنے لڑکے کو
بلا خیال ولحاظ اپنی تکلیفات کے پالتی ہے اور ایسا بخیال تہذیب یا
بہ تحریک عقل نہیں کرتی بلکہ بوجہ محبت مادری جو کہ خلقی ہوتی ہے۔ پس خواہش
جنسی ایک حالت ذہنی ہے جو ہمکو چند ایسے مخصوص سلوکات پر نسبت
اپنے ہم جنسوں کے آمادہ کرتی ہے جنکا وقوع صرف بہ تحریک اسی حالت ذہنی
کے ہوتا ہے۔

مطابق چند حکما کے خواہشات جنسی کی دو قسمیں ہیں یعنی نیک
اور بد لیکن ایسی تقسیم قابل اعتراض ہے کیونکہ یہ خواہشات صرف اوسی

حالت میں ہو سکتی ہیں جب کہ اندازہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں لہٰذا ان کو بطریق ذیل منقسم ہونا چاہیئے۔

اول خواہشات جنسی اجتماعی یعنے ایک شخص کو دوسرے سے ملانے والیں دوسری خواہشات جنسی محافظتی یعنی ایک شخص کو دوسرے سے محفوظ رکھنے والیں۔

ذیل کی خواہشات جنسی اجتماعی ہیں

۱۔ انصاف۔
۲۔ خیراندیشی۔
۳۔ راستی۔
۴۔ دوستی و محبت و ممنونی۔
۵۔ حب الوطنی۔
۶۔ محبت خاندانی

ذیل کے خواہشات جنسی محافظتی ہیں

۱۔ حسد ۲۔ خفگی ۳۔ کینہ

بیان انصاف

انصاف ہمارے خیالات تہذیب اور اخلاق میں سے ایک نہایت ضروری جزو ہے اور ہمکو ایک قسم کا سلوک جو ہم بہ نسبت اپنے ہم جنسوں کے فرض ہے بغیر کسی خیال فایدہ ذاتی و بہ قطع نظر کل قوانین ملکی سکھلاتا ہے انصاف کے عمل در آمد کے واسطے چند ضروری حقوق مقرر ہیں جو حسب ذیل تین درجوں میں تقسیم کیے گئے ہیں اور جن کی حفاظت و

نگاہداشت ہر شخص پر فرض ہے۔

اول ہمارا حق کسی شے کی قبضیت پر جسکا ہم سے لے لینا کسی شخص کا حق نہین ہے۔

دوسرے ہمارا حق کسی امر کے کرنیکا جسکے روکنے کا کوئی شخص مجاز نہین ہے۔

تیسرے ہمارا حق دوسرے لوگون سے امید رکھنے کا جن امید کے مطابق کارگذاری اور لوگون پر فرض ہے۔

علم فقہ انہین حقوق مسطورہ بالا پر مبنی ہے۔

لیکن واسطے انتظام امورات ملکی کے یہی حقوق دوسرے حقوق سے جو بہ نیت رفاہ عام ایجاد کیئے جاتے ہین ملا دیئے جاتے ہین اور اون کی منشا یہ ہوتی ہے کہ لوگون کی آرام یا بہتری روز بروز ترقی پاوے یہ حقوق مختلف ملکون مین مختلف ہوتے ہین اور اون کی [illegible] اون تواریخی کی منسوخیت پر جو کہ اون پر مبنی ہوتی ہین بند ہو جاتی ہے لیکن چند اصلی قواعد انصاف کے سب ملکون مین ایکسان ہوتے ہین ۔ لفظ انصاف کا دو معنون مین مستعمل ہوتا ہے اول بمعنی عادت انسانی مثلاً زید کے مزاج مین بہت انصاف ہے دوسرے بمعنی انقسامی اور سیاستی انصاف کی ۔ انقسامی انصاف ہدایت دربارہ تقسیم حصص کرتا ہے اور سیاستی انصاف جب کوئی شخص اپنے حصہ سے محروم رکھا جاتا ہے اوسکو وہی حصہ یا اوسکے معاوضہ مین کوئی دوسری شے دلاتا ہے اور جب واپسی یا معاوضہ غیر ممکن ہوتا ہے تب مجرم کو سزا مناسب دیتا ہے اجزا انصاف ذیل کے ہین۔

۱۔ لوگون کے فایدہ کا لحاظ رکھنا۔
۲۔ اون کی آزادگی مین خلل انداز نہونا۔
۳۔ اون کی نیک نامی قایم رکھنا۔
۴۔ اون کے چال چلن اور منشاء کی نسبت اپنی راے قایم کرنا۔
۵۔ اون کی راے کا خیال رکھنا۔
۶۔ اون کی تالیف قلوب ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا۔
۷۔ اون کی حالت تہذیب واخلاق کو ہمیشہ ترقی دینا۔

جب کبھی کسیکو یہ بخوبی نہ معلوم ہوسکے کہ کسطرح کسی دوسرے شخص سے کسی خاص بارہ مین پیش آنا چاہیے تب اوسکو یہ سوچنا چاہیے کہ اگر وہ خود اوس شخص کی حالت مین ہوتا تو کس قسم کے سلوکات کا اور لوگون سے امیدوار ہوتا کیونکہ انصاف کا لب لباب یہی ہے کہ جیسے دوسرون لوگون کے سلوکات اپنے نسبت کوئی شخص چاہے ویسی سلوکات خود اون لوگون سے کرے۔

انصاف کے ہر جزو کا کسی قدر تفصیل وار بیان

۱۔ انصاف لوگون کے جان ملکیت اور فایدون کی نسبت ہونا چاہیے اسی انصاف کو ایمانداری بھی کہتے ہین۔
۲۔ منشاء انصاف یہ ہے کہ اور لوگون کے آزادگی مین دست اندازی نہ کی جاوے جس خیال سے مدنی آزادگی قایم کی گئی ہے۔

کیونکہ یہ خیال اوس پاک دلی کا جو بالعکس تعصب خودرائی اور عیب جوئی کے بانی ہوتا ہے۔

۱۔ منشاء انصاف یہ ہے کہ ہم اور لوگون کی دلجوئی کرین۔ کیونکہ دوسرون کی دلجوئی و خوشنودی کا خیال رکھنا عین شایستگی ہے اور جسکے دل مین ایسا خیال ہوگا وہ کبھی ایسے امورات کا مرتکب نہوگا جو سے لوگون کو کسی قسم کی دلی ایذا پہونچے۔

۲۔ کسی شخص کو راہ راست سے پھیر کر افعال شنیعہ پر آمادہ کرنا نہ چاہیے کیونکہ گو ایسی حرکت قانونی گرفت سے باہر ہوتی ہے لیکن جرمیت مین کچھ کم نہین ہوتی۔

بیان خیراندیشی

خیراندیشی سے دو فایدہ حاصل ہوتے ہین۔

۱۔ دوسرے لوگون کی تکلیف کی کمی۔

۲۔ اپنی ذات خاص کی تہذیب کی ترقی۔

معلوم رہے کہ نیکی کرنے کا یہ فایدہ عظیم نہین ہے کہ لوگ ہماری نسبت خیال نیک کرتے ہین بلکہ یہ کہ ہماری تہذیب کی خود ترقی ہوتی ہے گو اور لوگون کا بھی کسی قدر فایدہ ہوتا ہے اور علاوہ اس ترقی تہذیب کے نیکی کرنے سے اپنے دلکو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے جسکو نیکی کا ثمرہ سمجھنا چاہیے۔

ذیل کے اصول خیراندیشی یا نیکی ضرور ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۱۔ لوگون کی مصیبت کا شریک ہونا چاہیے اور حتے الامکان اون کی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کل انتظام ملکی اور تجارت ہے۔

راستی کی تین اجزا ہین

۱۔ تحقیق کامل نسبت امورات اور حالات کے۔

۲۔ امورات اور حالات کا صحیح بیان۔

۳۔ ایفاے وعدہ یا عہد و پیمان۔

تفصیل وار بیان اجزاے مسطورہ بالا کا۔

۱۔ راست پسند کے واسطے تحقیق کامل نسبت امورات اور حالات کے نہایت ضرور ہے۔

جب ہم سے ایک اجنبی کوئی امر بیان کرتا ہے ہمین اوس امر کو بلا تحقیق کامل فوراً یقین نہ کر لینا چاہیے کیونکہ تجربہ سے ہمکو معلوم ہے کہ اکثر لوگ جھوٹھ بھی بولتے ہین لیکن ہر حالت مین دل مین شک لانا اور نہ یقین کرنا درست نہین ہے ہر امر کی نسبت شبہہ دل مین لانا شک مزاجی ہے اور ہر امر کو خواہ صحیح ہو خواہ غلط مان لینا سریع الاعتقادی۔ لہذا انسان کو چاہیے کہ نہ اسقدر شکی ہو اور نہ اس قدر سریع الاعتقاد۔

۲۔ امورات کو خواہ وہ تجربہ ذات خاص سے معلوم ہوئے ہون یا بذریعہ شہادت کے ٹھیک ٹھیک بیان کرنا چاہیے۔

بیان ایسا صاف اور صحیح ہونا چاہیے کہ کسی طرح کا ابہام واقع نہو کیونکہ اسی صورت مین ہر قسم کے مغالطون سے برائت ہو سکتی ہے۔

بیان کی صفائی اور صحت سے یہ مراد ہے کہ اوس سے سامعین کو راوی کا اصل مطلب اور منشا بخوبی معلوم ہو جاوے اور یہی صداقت

ہے۔ صداقت سادہ ہے اور تملق سے بالعکس اور ہمیشہ صاف اور صحیح بیان
امورات پر منحصر ہے۔ بذریعہ سالوسی انسان اپنے اصلی خیالاتون کو چھپاتا ہے
اور بہ نیت فایدۂ ذاتی ایسے خیالون کا جو فی الحقیقت اوسمین نہین ہوتے
مظہر ہوتا ہے سالوسی کی دو قسمین ہین۔ اول تقلید۔ دوسرے خود پوشی
ایسے اطوار کا اختیار کرنا جو اپنے اصلی خیالات سے خلاف ہون تقلید
کہلاتی ہے اور اپنے اصلی خیالات کا چھپانا خود پوشی۔

تملق صداقت کے محض خلاف ہے کیونکہ وہ شخص جو خوشآمد
کیا جاتا ہے یہ جانتا ہے کہ ثناگوون کا حفظ الغیب میرے نسبت نہایت ہی
اچھا ہے اور لہذا اپنے تئین حالانکہ ثناگوون یعنی خوشامدیون کا ظاہر باطن سے
بالکل مخالف ہو خواہ مخواہ نہایت نیک اور بڑا اوصاف سمجھ لیتا ہے۔

۳۔ ایفاے وعدہ تیسرا جزو راستی کا ہے۔

وعدہ مستحکم ہونے کے واسطے تین شرطین ضرور ہین۔ اول یہ کہ
عہد و پیمان کرنے والے کا ارادہ کسی شے کی نسبت فی الحقیقت ہو۔
دوسرے یہ کہ اس ارادہ کا اظہار ضرور ہو۔ تیسرے یہ کہ اس ارادہ کو
طرف ثانی قبول کر لیوے۔

انسان کو لازم ہے کہ اپنے وعدون کو اونھین معنون مین ایفا کرے
جن معنون مین وہ پیشتر مفہوم ہوئے ہین اور جب یہ واجب ہے کہ
انسان اپنے عام گفتگو مین ابہام اور الفاظ ذو معنین وغیرہ کو دخل نہ دے
تب وعدون کی نسبت اس سے زیادہ تر احتیاط چاہیے اور اپنا مطلب
بغیر ابہام ظاہر کرنا چندان مشکل نہین ہے اگر کبھی کسی وعدہ کی نسبت کوئی
شبہہ یا تکرار واقع ہو تو بر وقت اندفاع اس شبہہ کے یہ خیال رکھنا

چاہیئے کہ قول وہ یعنے وعدہ کرنے والے کو یہ واجب نہین ہے کہ الفاظ
قول مین دوسرے معنی پیدا کر کے ایفاء وعدہ مین کسی طرح کی کمی کرے
اور علے ہذا القیاس اوس شخص کو جس سے وعدہ ہوا ہے یہ لازم نہین ہے
کہ وعدہ سے زیادہ خواہان ہو۔

بیان دوستی و محبت و ممنونی

یہ تینون حالت ذہنی اسقدر باہم مطابق ہین کہ انکا بیان یکجا کرنا چاہیئے
یہ حالات ذہنی کسی شخص کے نسبت اوس حالت مین پیدا ہوتے ہین جب
کسی طرح کے اوصاف اوس شخص مین ہوتے ہین یا آنکہ اوسکی ذات سے
کوئی فایدہ ہمکو یا ہمارے عزیزون کو حاصل ہوتا ہے۔ خیالات اور اطوار
ظاہری جو بہ سبب محبت اور ممنونی پیدا ہوتے ہین بہ نسبت دبی ہوتے ہین جو بہ سبب انصاف
اور خوش نیتی پیدا ہوتے ہین لیکن بعض اوقات لوگ بوجہ محبت اپنے ذاتی
فوائد اور آرام بدنی سے بمقابلہ اون تکلیفات و نقصانات کے جنکو وہ
بخیال انصاف اور خوش نیتی برداشت کرتے ہین زیادہ تر دست بردار
ہوتے ہین۔

بیان حب الوطنی

حب الوطنی ہمکو اون امور کی تعمیل پر آمادہ کرتی ہے جن کے ذریعہ سے
امن اور بہبودی ہمارے خاص ملک کی متصور ہوتی ہے اور اون امور کے
روکنے پر جن کی وجہ سے کسی نوع کی خرابی واقع ہو سکتی ہے۔

بیان محبت خاندانی

محبت خاندانی حسب ذیل ہوتی ہے۔

اول محبت درمیان شوہر زوجہ۔ دوسرے محبت جانب والدین تیسرے محبت جانب عیال و اطفال چوتھے محبت جانب اقارب۔

خیالات محافظتی تین ہین

اول حسد۔

دوسرے غصہ۔

تیسرے کینہ۔

یہ تینون خیالات جبلی اور نہایت مفید ہین بشرطیکہ زیر ہدایت ضمیر اور انسان کے قابو مین ہون ج اون کی پیدایش بخیال بہودگی یا غیر واجبی اطوار اور لوگون کے ہوتی ہے اور لہذا ہم بذریعہ اون خیالات کے ایسے طریقے جو ہمارے باعث حفاظت ہوتی ہین اختیار کرتے ہین۔

کینہ نسبت اون امورات کے جو باعث بربادی رفاہ عام ہوتی مین موجب سزا دہی کا ہوتا ہے جس کی علت غائی یہ ہے کہ گناہ اور افعال شنیعہ سرزد ہونے پاوین لیکن اسمین کوئی فایدہ ذاتی نہین ہوتا لہذا سزائین حسب ذیل ہونی چاہئین۔

۱۔ مشتہر طور پر۔

۲۔ بعد نہایت غور کے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسی کو ہمدردی کہتے ہین۔

ہمدردی کسی قدر قوت واہمہ اور کسی قدر محبت ذاتی پر منحصر ہے۔
بروقت ہمدردی ہم بذریعہ قوت واہمہ اپنے تئین دوسرے کی
حالت مین سمجھہ لیتے ہین اور بذریعہ محبت ذاتی ہم اون افعال اور اطوار
کے مرتکب ہوتے ہین جو ایسی حالت مین ہم اپنے نسبت چاہتے ہین
محبت ذاتی کو ہمارا ہادی نہونا چاہیئے مگر ہان اگر ہمارے اطوار کی
آزمایش اوسکے ذریعہ سے کی جاوے تو بہتر ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص چوری
کرے اور اوس کی سزا ہمارے سپرد ہو تو بذریعہ محبت ذاتی ہم اپنے تئین
اوس کی حالت مین تصور کرکے اوس کے ساتھہ ہمدردی سے پیش
آوینگے اور یہی ہمارے اون اطوار کی جو اوس کی نسبت ہونی چاہئیں
آزمایش ہوگی مگر محبت ذاتی کو اتنا دخل نہ دینا چاہیئے کہ ہم اوسکو بالکل
سزا نہ دین کیونکہ اپنی سزایابی کوئی نہین پسند کرتا ہے۔

صرف انصاف اور رحم کو جنہین ضمیر سے بڑی اعانت ملتی ہے ہمارے
اطوار کا ہادی ہونا چاہیے۔

عادت بھی کسیقدر حالات ذہنی مندرجہ بالا پر حاوی ہوتی ہے۔
یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ کل جوش ذہنی کثرت عادت سے کمزور
اور کل کام کثرت عمل سے آسان ہوجاتے ہین۔ کل جوش ذہنی کا زور و
شور جو ہمکو کسی خاص کام پر مستعد کرتا ہے جیون جیون اون کی تعمیل
آسان اور روزمرہ ہوتی جاتی ہے کم ہوتا جاتا ہے اور یہی عادت ہے
مثلاً ایک دردناک حادثہ کے دیکھنے سے ناتجربہ کار آدمی کے دل مین
بہت رقت پیدا ہوگی لیکن اوس شخص کے دل مین جو بہ نیت خبر مصیبت زدہ نکلو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[redacted]

[illegible]

اس خواہش کی تعمیل کیجاوے یا نہین یا آنکہ اس طریقۂ اخلاق پر کاربند ہون یا نہون۔

۲۔ بعد ازین غور شروع ہوتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ذہن مین چند ایسے خیالات ہین جو اس خواہش کی تعمیل پر ہمین آمادہ کرتے ہین اور چند ایسے جو مانع ہوتے ہین بعدہٗ ہم یہ خیال کرتے ہین کہ ان مختلف خیالون مین سے کن کی پابندی کیجاوے۔

۳۔ پس ایک قسم کے خیالون کو دوسرون پر فوقیت دیکر ہم بسبب ارتکاب یا عدم ارتکاب کسی امر کی راے قایم کرتے ہین۔

۴۔ اگر ارتکاب امر کی نسبت راے قایم کی گئی تو ذہن مین ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ تفصیل مسطورۂ بالا سے واضح ہے کہ پیشتر ارادۂ ارتکاب امر کے چند ایسے خیالات ذہن مین آتے ہین جو باعث تولید اوس ارادہ کے ہوتے ہین اور خیالات ضمیر کہلاتے ہین۔ اس غرض سے کہ خیالات ضمیر صحیح اور صالح ہون شرائط مندرجہ ذیل کا خیال ضرور بالضرور ہونا چاہیئے۔

۱۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے خیالات ضمیر کو خوب طرح سے سمجھے۔

۲۔ لازم ہے کہ اُن پر خوب غور کرے اور اپنی عقل و قوت استدلال کو بہ نیت تنقیح اُن کے نتایج کے عمل مین لاوے۔

۳۔ ضرور ہے کہ انسان مہذب بھی ہو۔

دربارہ امورات دنیوی نسبت ان خیالات ضمیر کے ہمکو ایک قسم کا یقین کلی ہے کہ وہ ہمیشہ ایک شخص مین بشرطیکہ ہم اوسکے خیالات تہذیب سے بخوبی واقف ہون یکسان ہوونگے مثلاً بعض شخص کے

مزاج مین اسقدر ثابت قدمی ہوتی ہے کہ اوسپر ہر حالت مین اعتماد کیا جا سکتا ہے اور بعضون کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ اون پر ہر حالت مین اعتماد نہین رہ سکتا کیونکہ اون کی نیت بخیال اپنے فوایدکے بہت جلد برگشتہ ہو جاتی ہے۔ جب ہمین چند اشخاص کو ایک ہی قسم کے اطوار پر آمادہ کرنا پڑتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص بہ یاد دہی اپنے فرضیات اور کوئی شخص بخیال تعریف و پسندیدگی دیگر اشخاص کے اور کوئی شخص نظر اپنے فوائد اطوار پر آمادہ ہوتا ہے اور اکثر ہمکو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض شخص کے ذہن مین ہمارا بیان نسبت عمدگی کسی خیال ضمیر کی وہ تاثیر نہین پیدا کرتا ہے جیسا ہم خیال کرتے ہین کیونکہ ہمارے اور اوسکے خیالات تہذیب مین فرق ہوتا ہے۔

ذیل مین خاص خیالات ضمیر مندرج ہین۔

۱۔ محبت ذاتی جسکی وجہ سے انسان اپنے خاص فوائد کا مشتاق ہوتا ہے
۲۔ چند طرق اخلاق جسکی وجہ سے انسان اپنے فرضیات نسبت اور لوگون کے خیال کرتا ہے مثلاً انصاف اور نیک نیتی وغیرہ۔
۳۔ اپنے اعمال کی ذمہ داری کا خیال یعنی دربارہ اپنے اعمال کے اپنے تئین خدا کا جواب دہ بندہ سمجھنا۔
۴۔ قوت متصرفہ جو بقطع نظر خیالات تہذیب ممکن نتایج امورات کی مظہر ہوتی ہے۔

اول برسبیل مثال یہ فرض کر لینا چاہیئے کہ انسان ایک قسم کے اطوار کی پابندی نسبت اپنے امر کے کرتا ہے جسمین خیال اور لوگون کا بھی ہونا چاہیئے جس سے حالات مندرجہ ذیل واضح ہونگے۔

۱۔ کوئی شخص ایسے امر مین صرف اپنا خاص فائدہ مرکوز خاطر رکھیگا

۲۔ کوئی شخص اپنی نفس کشی کرکے دوسرے شخص کی بہبودی کا لحاظ رکھے گا کیونکہ اوسکو اوروں کے نسبت نیکی کرنے مین دلی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ کوئی شخص صرف بخیال ادائے فرض وبقطع نظر تکلیفات اور نقصانات ذاتی ایسے امر کی تعمیل کرے گا۔

ثانیاً ایسا امر جس کی تعمیل مین کوئی دوسرا شخص چندان تعلق نہو فرض کرلینا چاہیے جس سے حالات مندرجۂ ذیل واضح ہو وینگے۔

۱۔ کوئی شخص اپنی خواہشات کی فوراً بغیر کسی خیال یا پس وپیش کے تعمیل کرتا ہے۔

۲۔ کوئی شخص اپنی خواہشات کی تعمیل مین باین خوف کہ مبادا اونکی تعمیل سے میری صحت یا فایدہ یا حیثیت عرفی مین کسی طور کا نقصان واقع ہو لیس وپیش کرتا ہے اور ایسے نفع ونقصان کا سوچنا قوت [illegible] اور محبت ذاتی سے متعلق ہے۔

۳۔ کوئی شخص اپنے خواہشات کی تعمیل مین خدا کی رضا مندی اور ناراضگی کا خیال رکھتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ تین قسم کے اشخاص ہوتے ہین۔

اول وہ لوگ جو ہر کام مین احکامات خدا کے پابند رہتے ہین۔

دوسرے وہ لوگ جو ہر کام مین اپنا صحیح ذاتی نفع اور نقصان دیکھ لیتے ہین۔ اور ان لوگون کے اطوار اکثر اون لوگونکے اطوار سے جو خدا کی رضا مندی مقدم سمجھتے ہین مطابق ہوتے ہین۔

تیسرے وہ لوگ جنکو صرف تعمیل خواہشات سے غرض ہوتی ہے

افسوس پیدا ہوتا ہے۔ یہ افسوس گویا ضمیر کی ملامت ہے جس کی تاثیر
بوجہ متواتر صدور افعال شنیعہ کے ہر دفعہ دل پر کم ہوتی جاتی ہے
اور آخر کار قوت متصرفہ دربارہ قواعد تہذیب اور طرق اخلاق ناکارہ
ہوجاتی ہے اور وہ افعال بد جن کو دل اول قبول نہین کرتا ہے بعد
تھوڑے عرصہ کے بغیر پچھتاوا یا افسوس کے سرزد ہونے لگتے ہین عادت
ہر امر کے نسبت ایک ہی نتیجہ پیدا کرتی ہے یعنے ہر ایک قسم کا امر
بعد از متواتر ارتکاب کے آسان و کم وقت اور کم غور طلب ہوجاتا ہے
مثلاً جب قواعد تہذیب کا خیال ہر وقت رکھا جاتا ہے تب بعد چند عرصہ کے
اطوار حمیدہ بغیر کسی خیال ان قواعد کے عادتاً صادر ہونے لگتے ہین اور علےٰ ہذا القیاس بدکاری کی
بھی عادت بڑھ جاتی ہے اور قواعد تہذیب کا خیال سراسر مفقود ہوجاتا ہے
یہ بیان کرنا نہایت ضرور ہے کہ انسان کے اطوار عادات پر منحصر و موقوف
ہین اور عادت بوجہ اعادت افعال اور خیالات پیدا ہوتے ہین مثلاً ہر ایک
فعل احسن کا صدور انسانکو واسطے ارتکاب دیگر افعال حسنہ کے زیادہ راغب
اور آمادہ کرتا ہے اور علےٰ ہذا القیاس افعال شنیعہ بھی اسی طور پر وقوع مین آتے ہین
جب کہ قوت متصرفہ بہ ہدایت ضمیر کسی عادت کو بد قایم کرتی ہے تب
انسانکو لازم ہے کہ وہ حقایق اور قواعد تہذیب جنہون نے ایسا عقیدہ نسبت اس
عادت کے دل مین پیدا کیا ہے ہمیشہ پیش نظر رکھے پس رفتہ رفتہ دل مین خواہش اس
خراب عادت سے بری ہوجانے کی پیدا ہوجایگی اور عادت بد مغلوب اولاً اندفاع
عادت بد کے واسطے بڑی کوشش ذاتی درکار ہوتی ہے لیکن بعد چند عرصہ کے
کوشش ذاتی کی احتیاج روز بروز کم ہوتی جاتی ہے حتی کہ عادت نیک مستحکم اور عادت بد
مستاصل ہوجاتی ہے عادات مقبوح اگر بوجہ کسی بیرونی سبب کے ملتوی ہوجاتے ہین لیکن سراسر مغلوب و معدوم

نہین ہوتے مثلاً ایک شرابی بوجہ قسم کے مدت اوس عرصہ تک یعنے جب تک اوس
قسم کی پابندی رہتی ہے بیخوف پینے سے باز رہتا ہے کیونکہ صرف قسم کی وجہ سے کوئی
خواہش کا دفع نہین ہوتا ایسے حالت مین شرابی کا حال مثل اوس قیدی کے
ہے جو بوجہ اسیری کے اپنی خواہشات کی تعمیل نہین کرسکتا حالانکہ وہ خواہشات
بعینہٖ وبلا کم وکاست دل مین قایم رہتی ہین۔

باب تیسرا

یعنی تفصیل واربیان ضمیر کا

کوئی شخص ابانا اس امر کی نسبت کہ ذہن مین ایک ایسی قوت ہے جو کہ
چند کامون کو نیک اور چند کو بد سمجھتی ہے انکار نہین کرسکتا ہے۔ یہ قوت ہمارے
تہذیبی خیالات کا ایک جزو ہے جسکی ماہیت کے نسبت کچھ بیان نہین ہوسکتا
اور جو ہمیشہ اوس شخص کے ذہن مین جو اپنے ذہنی خیالات کا بغور [illegible] رہا ہے
تاثیر پیدا کرتی ہے اس قوت ذہنی یعنے ضمیر کی موجودگی کا ثبوت ہر ذہن ہی مین ہوتا ہے
یعنے ہر ایک شخص بلا اعانت استدلال اس امر کا قایل ہے کہ علاوہ قوت متصرفہ
کے جو کہ ہر فعل کا نتیجہ و مآل کار دریافت کرلیتی ہے ایک ایسی قوت اور بھی ہے

[redacted]

[illegible]

[illegible]

اکبر ہے۔ دوسرے خیال خدا کی طرف محبت اور شکرگزاری کا کیونکہ اوس کی مہربانیاں بے حد و بے شمار ہین

تیسرے ہر وقت خیال اوسکے احکام اور رضامندی کا کیونکہ وہ ایک نہایت منصف حاکم ہے اور چاہتا ہے کہ اوسکی مخلوقات یعنے بنی نوع انسان حتے المقدور اوسی کے اوصاف حمیدہ کے پیرو ہون۔ انسانکو لازم ہے کہ ہروقت اتفاق درمیان حقایق مسطورہ بالا اور خواہش ذاتی نسبت تعمیل اون حقایق کے مرکوز خاطر رکھے چنانچہ واسطے قیام ایسے اتفاق کی کارروائی ذہن حسب ذیل ضرور ہونی چاہیئے۔

۱۔ حقایق مسطورہ ہمیشہ ذہن کی زیر تصور رہین تاکہ خواہش ذاتی نسبت تعمیل اون حقایق کے ضرور پیدا ہووے۔

۲۔ ایسی خواہش ذاتی کی متواتر عمل در آمد ہونے کے واسطے سعی کامل ہوتی رہے تاکہ آخرکار افعال پسندیدہ ضرور عادتاً صادر ہوا کرین۔

شرط اول کی عدم تعمیلی باعث ضعف خواہش ذاتی مذکور و اطوار احسن ہوگی اور اگر پیشتر ہی سے خیالات تہذیب مین کسی نوع کا فتور واقع ہوا ہو یعنے افعال شنیع وقوع مین آئی یا خواہشات بد قایم رہین ہون یا آنکہ ذہن خیالات بد کا عادی ہو گیا ہو تو ضرر مرقومہ بالا بے حد و اندازہ ہوے گا جب کہ خیالات تہذیب نہایت ہی ناقص ہوجاتی ہین تب انسان کی عقل مین بھی نقص واقع ہوجاتا ہے یعنی برخلاف ہدایت ضمیر کے وہ افعال بد کو نیک یا بے گناہ تصور کرتا ہے۔

بیان حفظ القلب کا خیالات تہذیب پر حاوی ہونیکا

حفظ القلب سے یہ مراد ہے کہ اپنے خیالات یہ تمام نگہبری کی خاطر و [illegible]

اون حالات اور امورات کے طرف جن کی پابندی ہر کسی خاص حالت مین فرض اور واجب ہے رجوع کئے جاوین حفظ القلب ایک اختیاری امر ہے اور اوسی کی کمی و بیشی پر خیالات تہذیب کی کمی و بیشی منحصر ہے۔

وہ خراب ذہنی حالت جسمین خیالات تہذیب قوت متمیزہ اور مرضی پر بالکل مختار و حاوی نہین رہتے بوجہ عدم حفظ القلب وقوع مین آتی ہے۔ اور ایسی خراب حالت کی تولید بذریعہ خیالات فاسد جو کہ رفتہ رفتہ موجب ارتکاب افعال شنیع ہو جاتی ہین ہوتی ہے۔ بوجہ عدم حفظ القلبی انسان اپنی خواہشات نفسانی اور خیالات متعصبانہ پر حاوی نہین ہو سکتا۔

اگر کوئی بدکار اپنا چال چلن درست کیا چاہے تو اوسے لازم اور ضرور ہے کہ وہ حقایق جو کہ موجب ہدایت و متعلقین خیالات تہذیب ہوتے ہین ہمیشہ اپنی مرکوز خاطر رکھے و بعد تغیر خود بخود اسکے اعانت و امداد کے موجود مستعد ہوگا پس برین نوع بعد انقضا سے تھوڑی مدت کے شائستہ حالت تہذیبی ظہور مین آوے گی۔

چونکہ انسان اپنے حفظ القلب پر قابض ہو سکتا ہے لہذا وہ اپنے عقاید و رائے کے واسطے ذمہ دار اور جواب دہ سمجھا گیا ہے گو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوس حالت ذہنی پر جسکو عقیدہ کہتے ہین مرضی انسانی حاوی نہین ہوتی لیکن تاہم عقیدہ کو ہمیشہ شہادت پر جس کی جانچ اور تفصیح ہمیشہ باعانت حفظ القلب ہوتی ہے مبنی ہو اور حفظ القلب کو ہمیشہ زیر ہدایت مرضی رہنا چاہیئے۔

ہماری کل خواہشات صالح اور غیر صالح خیالات ذہنی سے جو کہ انسان کے زیر ہدایت و اختیار ہین متعلق ہین۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

شخص کی ہر لحظہ یہ خواہش رہتی ہے کہ جو فعل ظہور مین آوے وہ حسب مرضی خدا ہو و لہذا وہ ہمیشہ اپنے ہم جنسون سے مراسم انصاف و راستی و مہربانی و رحم و عفو و لاغرضی ادا کرتا ہے۔

۲۔ انسانکو چاہیے کہ ہمیشہ خدائی امورات کو بسر و چشم و برضامندی تمام قبول کرے اور اپنی حالت پر خواہ نیک ہو خواہ بد قانع اور شاکر رہے کیونکہ خدا کا کوئی کام خالی از مصلحت نہین ہوتا۔

۳۔ انسانکو ہمیشہ اپنے تئین گنہگار اور ناپاک سمجھنا اور ہمہ تن عجز کا جامہ ہونا چاہیے۔

۴۔ خدا کے طرف محبت اور اوسکی مہربانیون کی شکرگزاری بھی ضرور ہونا چاہیے کیونکہ وہی اکیلا ہماری جان اور مال کا حافظ اور نگران ہے۔

اب یہ دریافت کرنا چاہیے کہ پرہیزگاری کس طور پر حاصل ہوتی ہے حکما کی رائے یہ ہے کہ وہ دو طور پر حاصل ہو سکتی ہے اول خاص مہربانی خدا سے دوسرے بذریعہ کوشش ذاتی یعنی عقیدہ عقیدہ بذریعہ عقل و حفظ القلب و قوت واہمہ حاصل ہوتا ہے عقل اون بیانات اور امورات مذہبی کو جو کہ بہ ثبت ہدایت پیش کیے جاتے ہین جانچتی ہے اور بذریعہ حفظ القلب وہ حقایق جو کہ عقیدہ کے واسطے ضرور در کار ہوتے ہین بخوبی مفہوم ہو جاتے ہین و بذریعہ قوت واہمہ وہ حقایق مثل اشیاء مجسم و موجود کی پیش نظر رہتے ہین یعنی وہ امورات جو کہ در اصل زمانہ حال مین نہین ہین لیکن تصور سے معلوم ہوتا ہے اگر ہم ایسے فعل کے مرتکب ہونگے تو وہ ضرور بالضرور ظہور مین آوینگے جبکہ قوت متصرفہ کی تعمیل شایستہ طور پر نہین ہوتی تب دو نتیجہ پیدا ہوتے ہین اول جوش اور دوسرے عدم اعتقادی۔

جوش اوس حالت مین پیدا ہوتا ہے جب کوئی خیال دل پر بالکل حاوی ہو جاتا ہے اور قوت متصرفہ اوسکو فرو نہین کرتی اور عدم اعتقادی کی تولید اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ حقایق جنکا خیال دلمین رہنا چاہیے در رفع تصور کر لیے جاتے ہین پس جوش مین خیالی شے درحقیقت موجود تصور کیجاتی ہے اور بحالت عدم اعتقادی وہ شے جو کہ درحقیقت ہوتی ہے جھوٹھ سمجھی جاتی ہے غرضکہ دونون حالتون مین عقل کی خامی ہے کیونکہ قوت متصرفہ کی تعمیل نہین ہوتی۔

صادق عقیدہ تین طرح سے حاصل ہوتا ہے

١۔ حقایق کو زیر ہدایت قوت متصرفہ حاصل کرنا۔

٢۔ حفظ القلب کے سعی دربارہ دریافت کرنے اونکے نتایج کے۔

٣۔ ہمیشہ اون حقایق کی پابندی کرنے کا عادی ہونا۔

وہ حقایق جنکو واسطے تحصیل عقیدۂ صادق کے ہر وقت دلپر حاوی رہنا چاہیے ذیل مین تحریر کیے جاتے ہین۔

١۔ کوئی ایسا قادر مطلق ضرور ہے جسکی ذات جامع کمالات و خصایل حسن ہے اور بذریعہ مخلوقات ہم یہ دریافت کرتے ہین کہ وہی اکیلا علت فاعلی دنیا کا ہے اور کل اوسکے کام باعقلمندی و قادر مطلقی و بلا امداد جن پر انس ہوتے ہین۔ یہ ہدایت ضمیر و اعانت عقل معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی ذات سراسر پاک ہے اور کبھی طریق انصاف و راستی سے تجاوز نہین کرتی۔

٢۔ ہمکو یقین کامل ہو کہ خدا ہر جگہ موجود اور ہر وقت صرف ہمارے اطوار بیرونیکا نہین بلکہ خیالات و واہمات اندرونی کا بھی ناظر رہتا ہے۔

٣۔ یہ دنیا صرف عقبے کا زینہ ہے یعنی یہان انسان صرف اس غرض سے

پیدا کیا گیا ہے کہ بذریعۂ افعال احسن اپنی عقبی درست کرے جبکہ خدا خود نمایان ہے کہ ہر متنفس کو موافق اوسکے اعمالون کے جزا و سزا دے گا۔

خیالات تہذیب اسکے تین حصہ ہین۔

اول ایسے خیالات جنکی تعمیل سے ہماری ذات خاص کو آسودگی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

دوسرے ہمارے خیالات نسبت اپنے ہم جنسونکے۔

تیسرے ہمارے خیالات نسبت خدا کے۔

واسکے ظہور یعنی عمل در آمد ہر سہ قسم خیالات مندرجہ بالا کے چند ایسے فرائض جن کی تعمیل پر خیالات تہذیب کی خوبی اور اتفاق باہمی منحصر ہے مقرر ہین۔ چنانچہ اون مین سے چند ایسے فرائض جن کی نگاہداشت ضرور ہے ذیل مین مجملاً بیان کیے جاتے ہین۔

۱۔ وہ فرضیات جو کہ جانب خدا ہوتے ہین سب پر ترجیح رکھتے ہین۔

۲۔ انکے بعد وہ فرضیات جو کہ جانب ہم جنسونکے ہوتے ہین مثلاً

(الف) اپنے ہم جنسون سے بانصاف و راست بازی پیش آنا۔

(ب) اپنی اولاد یا والدین سے بطرز احسن سلوک کرنا۔

(ج) غیر ذلکا محب و خیر خواہ ہونا اور اپنے ملک کی بہتری چاہنا۔

۳۔ انکے بعد وہ فرضیات جو کہ انسانکو جانب اپنے ذات خاص کے واجب ہین مثلاً تحصیل علم و خیال تن پروری و تندرستی وغیرہ۔

انسان کو لازم ہے کہ ان کل فرضیات مندرجۂ بالا کو مطابق اونکے درجون کے ملحوظ خاطر رکھے یعنے ایسا ہرگز نہ کرے کہ فرضیات جانب ذات

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اعلان

بفضل خداوند کریم رسالہ ہذا دربارۂ فلسفہ طبع ہو گیا ہے
جن صاحبان عالیشان کو خریداری منظور ہو ازراہ عنایت
مطبع ہذا یعنی لیتھو دیال پریس واقع عیش باغ شہر لکھنؤ سے منگوالیں

اشتہار

اس مطبع میں ہالینڈ جورس پروڈنس کا خلاصہ جس کو بابو
شیو سہائے صاحب ایم-اے-ال-ال-بی وکیل مرحوم نے نہایت
جانفشانی سے تالیف کیا تھا اور جو درحقیقت نہایت مفید کتاب ہے
مل سکتا ہے اور اوسکی قیمت علاوہ محصولڈاک عہ ہے

افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

[illegible]

قواعد منتخب

از تالیفات علامهٔ زمان محقق دوران سرآمد ...

سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی ... اللہ القوی

در مطبع قومی واقع لکھنؤ چوک طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی کے بعد کمترین بندگان ایزد متعال ننگ خوردان باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہے کہ ہیچمدان کے تالیفات و تصنیفات سے آٹھ کتابین تمام ہندوستان مین شائع ہین کہ ہر ایک اُنمین سے مطبوع طبائع دلپسند فضلے تمام عالم او نکا خواہشمند ہے چنانچہ وہ آٹھون کتابین یہ ہین (تنقیح اللغات) (گلشن فیض) (سرمایۂ زبان اُردو) لغت مین ہین (مفید الشعرا) بحث تذکیر و تانیث مین (افادۂ تاریخ) بحث قواعد تاریخ گوئی مین (شاہد شوخ طبع) اُردو کا دیوان اول (کرشمہ گاہ سخن) دیوان دوم (مضمونہائے دلکش) دیوان سوم۔ اور اب یہ نوین تالیف ہے کہ ایک مختصر سا رسالہ چند قواعد مین زبان ہندی الاصل کے وہ قواعد جو سلف سے آج تک شعرا [illegible] اُردو مین ہی مستعمل ہے تالیف کیا گیا ہے اور نام اسکا منتخب القواعد رکہا گیا ہے اور بنا اسکی صرف دو بابون پر قائم کی گئی ہے اور دیباچہ اسکا مزین و محلی بنام نامی و اسم گرامی وصلح ملازمان سامی اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر صولت کیوان بارگاہ انجم سپاہ گیتی پناہ سلیمان اقتدار آصفجاہ نظام الملک نظام الدولہ [illegible] فتح جنگ سپہ سالار نواب مستطاب گردون قباب عالیجناب معلی القاب نواب میر محبوب علیخان محبوب الدولہ بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی خسرو دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن و خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے پیشکش بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی ممدوح مذکور کیا جاتا ہے ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

قصیدہ فی مدحہ

بجا ہے جتنے مباہات و فخر و ناز کرے ۔ جو مدح گستری شاہ و سرفراز کرے

وہ شاہ عرش نشین جسکی سرفرازی پر ۔ زمین فخر کرے آسمان ناز کرے

وہ جم خطاب جو مورونکو دے سلیمانی ۔ وہ آفتاب جو ذرّون کو سرفراز کرے

خوشا امیر بناوے فقیر کو جو امیر ۔ نیازمند کو دم بہر مین بے نیاز کرے

خوشی ستائے والا کہ بوسہ دین مہ و مہر ۔ ملک سلام فلک خم سر نیاز کرے

خجستہ خسرو ہندوستان نظام الملک ۔ حق اسکا سایہ سر خلق پر دراز کرے

جہان پناہ فلک بارگاہ آصف جاہ ۔ ہر اک پل اوسکی ترقی بلک نواز کرے

علی کے قبل ہو محبوب لفظ خان ہو جو عبد ۔ (ادعے باری تعالے ۱۲) تو نام نامی اپنا نشان فراز کرے

زہے غدیو رفیع آستان جہان کیوان ۔ بلند پہر نہ جھکا کر سر نیاز کرے

ادب سے قیصر و خاقان کھڑے زمین ٹیک ۔ وہ بیٹھنے کا نہ دربار مین مجاز کرے

کسیکو دیکھے نہ اقران شہ مین یون ممتاز ۔ نگاہ غور اگر چشم امتیاز کرے

نہ کر سکے کبھی پیدا یہ تمکنت یہ وقار ۔ ہزار کوئی اماثل مین حرص و آز کرے

اک اور پیشکش سامعین کرون مطلع ۔ کہ وجد خود سخن سامعہ نواز کرے

مطلع

جہان پرور ایثار اگر وہ باز کرے ۔ کبھی نہ پہر کوئی دست طلب دراز کرے

ق

بجا ہے دور زمانہ جو عہد والا پہ ۔ کمال فخر کرے بیحساب ناز کرے

ہو اک اشارے مین سیدہا سپہر کج رفتار ۔ بگڑ گیا ہو جو بخت اوسکو کارساز کرے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب پہلا

حروف مفردہ کے محل استعمال اور معانی کے بیان مین کہ کہان کہان آتے ہین اور کس کس معنی پر استعمال پاتے ہین

(۱) یہ حرف بیشتر امر حاضر کے بعض صیغون کے اول مین آکر اور کبھی الفاظ دیگر کے مصدر ہو کر نفی کا فائدہ دیتا ہے اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اَٹل۔ اَمِٹ۔ اَلگ اَچھوت۔ اَچھوتا۔ وغیرہ کہ اٹل۔ اپنی جگہ سے نہ ٹلنے والے۔ اور امِٹ۔ نہ مٹنے والے اور الگ۔ کسی سے نہ لگاؤ رکہنے والے کو کہتے ہین۔ اور اچھوت۔ اوس شے کو کہتے ہین جو کسی کے تصرف مین نہ آئی ہو۔ اور اچھوتا وہ روپیا پیسا۔ یا کہانا جو نذر خدا و رسول کیا ہو۔ اور درمیان مین مصدر کی جگہ پاکر مصدر لازمی کو متعدی کر دیتا ہے جیسے جلنا کو۔ جلانا۔ ملنا کو۔ ملانا۔ کہلنا کو۔ کہلانا۔ دیکہنا کو۔ دکہانا۔ سننا کو۔ سنانا سنورنا کو۔ سنوارنا۔ نکہرنا کو۔ نکہارنا۔ نگہرنا کو۔ نگہارنا۔ اور کبھی درمیان مین دو کلمون کے آکر افادہ ربط و اتصال کا کرتا ہے۔ جیسے بہاگا بہاگ۔ مارا مار۔ اندہا دُہند موہنا موہنہ۔ وغیرہ مین۔ اور آخر مین صیغۂ امر کے ملحق ہو کر امر کو صیغہ ماضی کا کر دیتا ہے جیسے اُٹھا بیٹھا۔ کہا سنا۔ لکہا پڑہا وغیرہ اور امر لازمی کو صیغہ امر متعدی کا بنا دیتا ہے جیسے اوٹہ کو اوٹہا بدون تشدید کے بیٹھ کو بٹہا دیکہہ کو دکہا۔ سن کو سنا بن کو بنا۔ من کو منا۔ اور کبھی تعدیہ امر لازمی کے واسطے لفظ کے درمیان مین آجاتا ہے جیسے تن سے تان۔ چہن سے چہان۔ من سے مان۔ ٹل سے ٹال۔

کٹ سے کاٹ۔ بگڑ سے بگاڑ۔ نکل سے نکال۔ ابھر سے ابھار میں۔ اور کبھی الف
آخر میں بعضے کلمات کی صفت کے واسطے آتا ہے جیسے اونچا نیچا۔ بلند و پست کے
معنے پر کہ اونچ نیچ کے آخر میں الف صفت کا لگا دیا گیا ہے۔ اور کبھی آخر میں بعضے
اسما کے فاعلیت اور نسبت کے واسطے لایا جاتا ہے جیسے پیاسا۔ بھوکا۔ تپا۔
جھوٹا۔ وغیرہ میں اور ڈورا۔ پچھوڑا۔ جوڑا۔ تھوڑا۔ بھبکا۔ بتنگا وغیرہ میں اور آخر
اسما میں اکثر علامت تذکیر اسم کی بھی ہوتا ہے۔ جیسے بھینسا۔ بکرا۔ مرغا۔ بیٹا وغیرہ
میں اور کہیں فائدہ آخر اسما میں کلانی اور بڑے پن کا بھی دیتا ہے جیسے گھنٹا
مٹکا۔ ٹوکرا وغیرہ میں۔ اور نون کے ساتھ آخر میں ان اسمات مؤنثہ کے جنکے
آخر میں یاے معروف ہو جمع کے لیے آتا ہے جیسے دری کی جمع دریان۔ گھڑی
کی جمع گھڑیان۔ شطرنجی کی جمع شطرنجیان۔ چاندنی کی جمع چاندنیان آتی ہے۔
پ۔ یہ حرف بھی آخر میں بعضے الفاظ کے افادہ مصدریت کا کرتا ہے جیسے ملاپ
تاپ۔ آپ۔ داپ۔ کھرچاپ۔ تڑپ۔ جھڑپ۔ دوڑ دھوپ میں تنبیہ۔ پ کے
حرف سے لیکر ے کے حرف تک جو اس رسالہ میں جابجا یہ لکھا گیا ہے کہ فلان حرف
آخر میں الفاظ کے افادہ معنی مصدری وغیرہ کا کرتا ہے اس سے مؤلف مستہام
کی یہ مراد نہیں ہے کہ سب جگہ محض حروف مذکورہ ہی مصدریت وغیرہ کا افادہ
کرتے ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ بعضے مقامات پر محض حروف مذکورہ اور بعضے مقامون
تمام لفظ بہیئت مجموعی مصدریت وغیرہ کا فائدہ دیتا ہے کس واسطے کہ کہیں حروف
مذکورہ آخر الفاظ مشتقہ میں زاید ہیں اور کہیں اصلی۔ پس جہان زائد ہیں وہان محض
حروف مذکورہ مصدریت وغیرہ کا فائدہ دیتے ہین اور جہان اصلی ہین وہان تمام

لفظ ہیئت مجموعی معنی مصدری وغیرہ پر دال ہے۔ جیسے فارسی میں مثلاً ساخت
تاخت۔ آمد۔ آورد۔ سوز۔ گداز۔ بود و باش۔ تراش و خراش کے آخر میں باوجودیکہ
ت۔ د۔ ز۔ ش۔ اصلی ہیں لیکن یہ سب لفظ ہیئت مجموعی معنی مصدری پر دلالت
کرتے ہیں فتامل۔

ت۔ یہ حرف بعضے کلمات کے آخر میں آکر فائدہ معنی مصدری کا دیتا ہے
جیسے لاگت۔ رنگت۔ سنگت۔ بنت۔ چاہت۔ بادشاہت۔ کھپت۔ بچت
کچت۔ کھلیت بہرت وغیرہ میں اور پڑھنت۔ گڑنت۔ لڑنت۔ لپٹنت
وغیرہ میں۔

ٹ۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر میں افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے
جیسے بناوٹ۔ لبناوٹ۔ سجاوٹ۔ رکاوٹ۔ گلاوٹ۔ لگاوٹ۔ گھلاوٹ
وغیرہ میں۔ اور کاٹ۔ چاٹ وغیرہ اور کاٹ چھانٹ۔ لاگ ڈانٹ وغیرہ
اور اولٹ پلٹ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ کایا پلٹ وغیرہ میں اور ہوٹ لوٹ وغیرہ میں
واؤ معروف سے اور کھوٹ لوٹ وغیرہ میں واؤ مجہول سے اور پیٹ سمیٹ
وغیرہ میں یائے مجہول سے۔

ج۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر میں افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے جیسے
اونچ۔ گرج۔ کہ اونچنا اور گرجنا کے محل پر بولا جاتا ہے اور کھوج۔ کہ جستجو کرنے
کے معنے پر آتا ہے۔

چ۔ یہ حرف بھی آخر الفاظ میں فائدہ مصدریت کا دیتا ہے جیسے جانچ۔ رنچ
سونچ۔ اونچ نیچ وغیرہ میں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوخلاف راہ کے عمل پر بولا جاتا ہے اور گدہنگا۔ اوس شخص کو کہتے ہین جسے
افعال خلاف دستور ہون اور آخر کلمات مین جگہہ پاکر معنی مصدری کا افادہ
کرتا ہے جیسے اُدہمک بیٹھک۔ ٹھنڈک۔ سیانک۔ گنجلک۔ بنبک۔ جھلک
بہنک۔ جھڑک۔ کہرک۔ چمک۔ لچک۔ اور ٹہوک چوک ٹوک ٹوک۔
واو معروف سے — واو مجہول سے
جہاڑ پہونک وغیرہ مین۔ اور کبھی تصغیر کے لیے آتا ہے جیسے ڈہولک کہ
چہوٹے سے ڈہول کو کہتے ہین۔ اور کالک کہ قلیل سی سیاہی کو بولتے ہین
اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے نے پالک مین کہتے پالک اوس
لڑکے کو کہتے ہین جو منسوب ہوتا ہے اپنے صلبی اور شکمی اولاد کی طرف
گ۔ یہ حرف بہی آخر کلمات مین مصدری معنی پیدا کرتا ہے جیسے جاگ۔
جاگنے کے معنی پر اور لاگ۔ لگاؤ کے معنی پر۔ اور بہاگ کا بہاگ۔ بہاگنے
کے معنی پر آتا ہے۔
ل۔ یہ حرف مصادر کے درمیان مین کہین تعدیہ صرف کے واسطے آتا ہے
جیسے پینا سے پلانا۔ جینا سے جلانا۔ دینا سے دلانا۔ کہانا۔ کہلانا۔
وغیرہ اور کہین قبل الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے
جیسے دکہانا سے دکہلانا۔ بتانا سے بتلانا۔ بٹھانا سے بٹھلانا۔ سکہانا
سے سکہلانا۔ کہجانا سے کہجلانا۔ پس ظاہر ہے کہ اگرچہ دکہانا۔ بتانا۔
سکہانا وغیرہ مین بہی تعدیہ ہے مگر دکہلانا۔ بتلانا وغیرہ مین لام نے
آکر تعدیہ کو موکد کر دیا ہے۔ الحاصل ان مصادر مین لام زائد اور بیکار نہین
فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے۔ فتامل۔

(تنبیہ) - یہ جو بعضے فصحاے متاخرین ان مصادر مین لام کو اپنے نزدیک زائد و بیکار سمجھکر ان کے استعمال ہی کے نظم و نثر مین مانع ہین اونکی غلط فہمی ہے - ہرگز یہان لام زائد و بیکار نہین ہے - ہان خود اونکو اپنے مقام پر ان مصادر کے استعمال کے ترک کردینے کا اختیار ہے کہ ہر ایک اپنے طور پر اخذ و ترک الفاظ کا مختار ہے اور آخر الفاظ مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بول چال - دیکھ بھال وغیرہ مین - اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے بوجھل گھنیل - موٹل وغیرہ مین -

ن - یہ حرف بعضے کلمات کے آغاز مین نفی کے واسطے آتا ہے اور ہمیشہ مکسور ہوتا ہے جیسے نبل - نڈر - نچلا - نکما - نموہنا - نہتھا - نگوڑا - نگھٹو نناوان وغیرہ مین اور آخر الفاظ مین کبھی مصدریت کے معنے ظہور مین لاتا ہے جیسے اودھیڑبن - ٹھن ٹھن - اور اُلجھن اینٹھن - تڑپن جلن - سوجن - بچھو وہڑکن - وغیرہ مین اور کبھی نسبت کے لیے آتا ہے جیسے سہاگن - ناگن وغیرہ مین - سہاگ - اور ناگ کی طرف منسوب اور کبھی تانیث کا فائدہ دیجاتا ہے جیسے بھنگیڑن - تیلن - جوگن - موہن - مالن وغیرہ مین - اور آخر مین اون اسماے مونثہ کے کہ جنکے آخر مین کلمہ یا ہو جمع کے لیے آتا ہے جیسے پنکھیا کی جمع پنکھیان - جانگیا کی جمع جانگیان ٹوبیا کی جمع ٹوبیان - پڑیا کی جمع پڑیان - گڑیا کی جمع گڑیان - چڑیا کی جمع چڑیان - بڑھیا کی جمع بڑھیان - ہنڈیا کی جمع ہنڈیان آتی ہے - اور کبھی یہ نون لفظ کے درمیان مین قبل جمع کے واو نون کے زائد

بھی آجاتا ہے جیسے لفظ دونون مین اور اسے نون وقایہ بھی کہہ سکتے ہین
چنانچہ نون وقایہ الفاظ عربیہ مین اکثر آیا ہے۔

و - یہ حرف تین طرح پر آتا ہے - یعنے واو کی تین قسمین ہین -
معروف - مجہول - موقوف پس واو معروف بعضے کلمات و اسما کے
آخر مین کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے بھگو - لگو - [illegible] - ناونڈبو -
لگو - جہاڑو - وغیرہ مین اور کبھی فائدہ مفعولیت کا دیتا ہے جیسے پالو کہ
پرورش یافتہ جانور کے معنے پر بولا جاتا ہے اور کبھی تذکیر اسم کا فائدہ بخشتا
ہے جیسے الو - گلو - ببو - نتھو - للو - چھبو - منو - [illegible] وغیرہ مین - اور
واو مجہول آخر اسما مین کبھی تانیث اسم کا فائدہ دیتا ہے جیسے [illegible] - گلو
[illegible] وغیرہ مین اور کبھی مصدریت کا فائدہ
دیتا ہے جیسے [illegible] - اور کبھی جملہ اسماے مذکر و مونث
دونون کے آخر مین درحالیکہ وہ اسما مخاطب ہون جمع کے لیے آتا
ہے بدون نون کے جیسے مومنو - کافرو - زاہدو - مطربو - مغنیو - بلبلو -
قمریو - [illegible] - لوگو - دوستو وغیرہ مین - اور فعل امر حاضر کے آخر مین بھی اکثر
فائدہ جمع کا دیتا ہے - جیسے آؤ - جاؤ - اٹھو - بیٹھو - دیکھو - سنو - رو -
[illegible] - کھو وغیرہ مین - اور نون کے ساتھ بھی آخر
اسما مین جمع کے واسطے آتا ہے درحالیکہ وہ اسما غائب ہون حاضر
نہ ہون - جیسے مومنون کو - زاہدون کو - بلبلون مین - قمریون مین -
بتون سے - گلون سے - مطربون کے مغنیون کے - اور واو موقوف

[illegible]

کی شناخت یہ ہے کہ آخر مین اون اسما کے واقع ہوتا ہے جن مین اوس
واؤ کے قبل الف واقع ہو جیسے بھاؤ۔ تاؤ۔ گاؤ۔ ناؤ۔ ہواؤ وغیرہ
مین اور کبھی امر کے بعضے صیغون کے آخر مین آکر اونھین مصدر کر دیتا
ہے جیسے بناؤ۔ بجھاؤ۔ بچاؤ۔ بچاؤ۔ جماؤ۔ دکھاؤ۔ کھنچاؤ۔ لگاؤ۔
رکاؤ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ بننا۔ بجھنا۔ بچنا۔ بچنا۔ جمنا۔
دکھنا۔ کھنچنا۔ لگنا۔ رکنا کے معنی پر آتے ہین۔ اور کبھی آخر کلمات
مین نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے پچھیاؤ۔ باد مغربی کے معنی پر
منسوب بچھم کی طرف۔ اور حرف واؤ بعضے مصادر متعدی کے درمیان
مین۔ بعد الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ در تعدیہ کا دیتا ہے جیسے
اوٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا۔ لکھوانا۔ کھنچوانا۔ وغیرہ کہ اوٹھانا۔
بنانا۔ پڑھانا وغیرہ متعدی بیک مفعول تھے۔ اب اوٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا
وغیرہ متعدی بدو یا سہ مفعول ہو گئے۔ تنبیہ۔ بعضے وہ مصادر جو
صرف الف تعدیہ ہی کے آنے سے متعدی بدو مفعول ٹھہرتے ہین
فی زماننا متروک الاستعمال ہین یعنے فصحاے متاخرین اونکو نہین استعمال
کرتے جیسے سلانا۔ سینا۔ کا متعدی کٹانا۔ کٹنا۔ کا متعدی کھنچانا۔
کھنچنا۔ کا متعدی لکھانا۔ لکھنا کا متعدی بدو مفعول۔ پس ان کے مقام
پر وہی مصادر جو الف اور واو دونون کے لانے سے متعدی بدو
مفعول ہو جاتے ہین بولے جاتے ہین یعنے کٹانا کے محل پر کٹوانا
کھنچانا کے محل پر کھنچوانا۔ لکھانا کے محل پر لکھوانا۔ سلانا کے محل پر

بسلوانا بولا جاتا ہے اور یہ حرف کبھی مخلوط التلفظ بھی ہوتا ہے جیسے سُوانگ۔ مانگ کے وزن پر یعنے سوانگ کا واو لکھا تو جاتا ہے لیکن وزن مین نہین آتا ہے۔

ہ۔ یہ حرف بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہے جیسے بُوجھہ سُوجھہ۔ اُونگھہ۔ اُوبھہ نیچھہ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ مصدر کے معنی پر بھی آتے ہین اور یہ حرف کبھی بعضے حروف کے ساتھہ مخلوط ہوکر بھی بولا جاتا ہے یعنے اچھی طرح تلفظ مین نہین آتا۔ جیسے ہاتھہ۔ ساتھہ۔ لکھا۔ پڑھا۔ اچھا۔ کچھا۔ کنگھی۔ تبدھی۔ گتھی۔ وغیرہ مین اور ایسی ہے کو ہاے مخلوط التلفظ کہتے ہین کہ وزن مین نہین آتی۔ اور یہ ہے مختص ہے زبان ہندی الاصل کے ساتھہ جیسے ہاے مختفی مختص ہے زبان فارسی کے ساتھہ۔ اور یہ ہاے مخلوط التلفظ درمیان مین الفاظ کے یا آخر مین آتی ہے۔

ی۔ اس حرف کی بھی تین قسمین ہین۔ معروف مجہول۔ موقوف۔ بس یاے معروف کبھی الفاظ کے آخر مین آکر افادہ معنی مصدری کا کرتی ہے جیسے چوڑائی۔ لنبائی۔ گہرائی۔ بُرائی۔ بھلائی۔ اُونچائی نچائی۔ گلائی۔ سمائی۔ بیچینی۔ بیرخی۔ آپا دہاپی۔ ہماہمی۔ ہنسی۔ دل لگی۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی فاعلیت کے معنی کا فائدہ دیتی ہے جیسے تنبولی۔ تیلی۔ دہوبی۔ گندہی وغیرہ مین کہ تنبولی پان بیچنے والے کو۔ اور تیلی تیل بیچنے والے کو اور دہوبی کپڑے دہونے والیکو

اور گندہی عطر اور پھلیل بیچنے والے کو کہتے ہین۔ اور کبھی نسبت کا فائدہ
بخشتی ہے جیسے دھانی۔ کتھئی۔ بسنتی۔ فالسائی۔ گلابی۔ سنہری
وغیرہ مین کہ ہر ایک ان مین سے اک رنگ خاص کا نام ہے۔ اور
کبھی اسما و افعال دونون کے آخر مین آکر تانیث اسم و تانیث فاعل و
مفعول کی علامت ہو جاتی ہے جیسے آندھی۔ لنگڑی۔ گونگی۔ ہرنی
گھوڑی۔ گدھی وغیرہ مین علامت تانیث اسم کی ہے۔ اور آوتی
بیٹھی۔ آئی۔ گئی۔ دیکھی۔ کہی۔ سُنی وغیرہ افعال مین علامت تانیث
فاعل و مفعول کی ہے۔ اور یائے مجہول آخر مین اون اسما و مصادر
کے آکر جنکے آخر مین الف ہو علامت امالۂ اسم و مصدر کی قرار
پاتی ہے۔ جیسے بیلے کا پھول۔ موتیے کا عطر۔ اور جیسے آنیکا
وقت۔ جانے کا محل اور آخر مین فعل امر حاضر کے داخل ہو کر
امر حاضر کو صیغہ امر غائب کا بنا دیتی ہے جیسے کوئی حکم دے کہ
فلان شخص۔ فلان مقام سے اوٹھے۔ اور فلان شخص فلان
جگہ بیٹھے۔ اور فلان شخص فلان مقام سے آئے۔ اور فلان شخص
فلان جگہ جائے یا روئے یا سوئے۔ تنبیہ۔ یہ جو آئے۔ جائے
پائے۔ کہائے۔ لائے وغیرہ۔ یا روئے۔ دہوئے۔ سوئے۔
وغیرہ مین کبھی بجائے ہمزہ واو بھی بولتے ہین اور لکھتے ہین یعنے
آوے۔ جاوے۔ پاوے۔ روو ے۔ سووے۔ دہووے
مؤلف کے عندیہ مین نہایت غیر فصیح بلکہ غیر صحیح ہے۔ اور تو جہ

باش یا باشد کا ترجمہ ہے اسکے بعد تو واو اور تے دونون کے لانے
کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے کہ فقط ہو پر مدعا تمام ہوجاتا ہے اور
واو۔تے زائد ٹھہرتے ہین جیسے اس شعر مین کسی کے ؎

گل وہ کہان کہ جسمین محو تماشا ہووے
سننے کا اوسے کچہ ذوق تو پیدا ہووے

یہان ہو کے آخر مین واو اور تے کے بڑھانے کی کچہ حاجت نہ تہی مطلب
ہو ہی پر تمام ہوگیا تھا۔ پس یہی وجہ ہے کہ ہووے کو متاخرین نے
ترک کردیا ہے ہرگز اپنے کلام مین ہووے نہین لاتے ہین۔ اور
جو ہو کے آخر مین کبھی ہمزہ اور تے بڑہا کر ہوئے بولتے ہین بلکہ شعرا
دونئے۔ سوئے۔ دہوئے وغیرہ کا قافیہ بہی گردانتے ہین یہ مولف
کے نزدیک زوائد مین کیا محض غلط ہے۔ اور کبھی یاے مجہول
اوس اسم کے آخر مین کہ جسکے آخر مین الف ہو۔ اور فعل واحد
ماضی مذکر کے آخر مین آکر جمع اسم و جمع فاعل و مفعول کی علامت
بنجاتی۔ جیسے تماشا۔ کی جمع تماشے۔ دلاسا۔ کی جمع دلاسے۔ تماسا
کی جمع تماسے۔ جنگلا کی جمع جنگلے۔ بنگلا کی جمع بنگلے۔ کوٹھا کی جمع کوٹھے
اور جیسے اوٹھا اور اوٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع اوٹھے
اور اوٹھائے گئے اور بیٹھا اور بٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی
جمع بیٹھے۔ اور بٹھائے گئے۔ اور دیکھا اور دکھایا گیا کے فاعل و
مفعول کی جمع دیکھے اور دکھائے گئے آتی ہے۔ اور کبھی یاے

مجہول نون کے ساتھہ آخر مین اون اسماے مونثہ کے کہ جن کے
آخر مین یاے معروف نہ ہو جمع کے لیے آتی ہے۔ جیسے رسم
کی جمع رسمین۔ قسم کی جمع قسمین۔ بات کی جمع باتین۔ رات کی
جمع راتین۔ صورت کی جمع صورتین۔ مورت کی جمع مورتین
مرچ کی جمع مرچین۔ کرچ کی جمع کرچین۔ آنکھہ کی جمع آنکھین
سہجون کی جمع سہجوین۔ پلک کی جمع پلکین۔ ہوا کی جمع ہوائین
جفا کی جمع جفائین۔ ادا کی جمع ادائین۔ ناؤ کی جمع ناوین۔
گاؤ کی جمع گاوین۔ راے کی جمع رائین۔ گاے کی جمع گائین
اور کبھی یاے مجہول اون اسماے مذکر کے بھی آخر مین کہ جنکے
آخر مین لفظ وان ہو جمع کے واسطے لائی جاتی ہے جیسے جہانوان
کی جمع جہانوین۔ پرچھاوان کی جمع پرچھاوین۔ کنوان کی جمع کنوین
دھوان کی جمع دھوین آتی ہے۔ اور یاے موقوف کی شناخت
یہ ہے کہ آخر مین اون افعال و اسما کی آتی ہے جنمین قبل اوس کے
الف واقع ہو یا واو مجہول جیسے آے جاے پاے وغیرہ
مین یا روے سوے کہوے وغیرہ مین یا جیسے گاے اور ہاے (کلمۂ افسوس)
مین۔ اور یہ حرف یعنے حرف یاے تحتانی کبھی بعضے حروف کے ساتھہ
مخلوط ہو کر بھی بولا جاتا ہے یعنے اچھی طرح تلفظ اور وزن مین نہین
آتا ہے۔ جیسے بیاہ۔ پیار۔ پیاز۔ پیاس۔ سیان دہیان۔ ہیان
وغیرہ مین کہ ان سب کو فصحاے متاخرین فاع کے وزن پر بولتے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لُبھان- چُہان بتان- وغیرہ مین-
(اَن) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات کے اول مین آکر فائدہ نفی کا دیتا ہے
اور مفتوح ہوتا ہے جیسے اَن پڑھ- اَنجان- اَنگھڑ- اَنگنا- اَنکھی-
اَنمل- اَنملا- اَنمول- اَنھونی- وغیرہ کہ اَن پڑھ کا ناخواندہ پر- اَنجان-
کا نجاننے والے پر- اَنگھڑ- کا نادرست چیز پر- اَنمل- کا میل نہ کرنے والی
شے پر- اَنملا- کا نہ ملنے والے شخص پر- اَنگنا- کا جو شے شمار مین نہ آئے
اوسپر- اَنکھی- کا سخن ناگفتہ بہ پر- اَنھونی کا امر ناشُدنی پر اطلاق
کرتے ہین-
(اَدَہ) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات پر مقدر ہوکر نصف اور نیم کے معنے کا
فائدہ دیتا ہے جیسے اَدہ کچرا- اَدہ گلا- اَدھ کچلا- اَدھموا- وغیرہ مین
کہ اَدہ کچرا- اور اَدہ گلا- نیم خام کو اور اَدھ کچلا- نیمکوب کو اور اَدھموا-
نیمجان کو کہتے ہین-
(بے) یہ کلمہ بعضے کلمات کے اول مین ملحق ہوکر بدون اور بغیر کے
معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بچین- بڈھب- بڈہنگا- بے روپیا
بیکل- وغیرہ مین تنبیہ- یہ لفظ فارسی مین بھی اسی محل اور انہین معنے پر
آتا ہے- مانند- بیجا- بے سود- بیکار- وغیرہ کے پس مشترک ہے
ہندی اور فارسی مین-
(پا) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ پاکر کبھی معنی مصدری کا فائدہ
دیتا ہے جیسے بڑاپا- چھٹاپا- جلاپا- دُبلاپا- مٹاپا- کٹنا پا- وغیرہ مین

اور کبھی وقت اور زمانے کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے جیسے بڑھاپا۔
رنڈاپا۔ وغیرہ مین۔
(پن اور پنا) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر افادہ مصدریت
کا کرتا ہے۔ جیسے بچپن۔ بانکپن۔ لڑکپن۔ ڈھیٹ پن۔ بھولاپن۔ تڑاپن
تھڑدپن۔ وغیرہ اور جیسے بچپنا۔ بانکپنا۔ لڑکپنا۔ ڈھیٹ پنا وغیرہ مین۔
(تا) اک کلمہ ہے کہ امر حاضر کے صیغون کے آخر مین آکر اونکو ماضی تمنائی
کر دیتا ہے جیسے آتا۔ جاتا۔ اوٹھتا۔ بیٹھتا۔ کہاتا۔ پیتا۔ روتا۔ سوتا۔
جاگتا۔ وغیرہ مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلان شخص فلان مقام سے آتا یا جاتا
تو خوب تھا یا فلان شخص فلان جگہ سے اوٹھتا۔ یا فلان مقام پر بیٹھتا۔
تو مناسب تھا۔ اور کبھی صیغہ فاعل کا بنا دیتا ہے جیسے آتا۔ جاتا۔ آئندہ
اور روندہ کے معنی پر اور اوٹھتا بیٹھتا۔ خیزندہ و نشینندہ کے معنے پر۔ اور
گرتا پڑتا۔ اُفتان و خیزان کے معنے پر بولا جاتا ہے۔ اور کلمہ تا لفظ ہوا کے
ساتھ آخر صیغہ امر مین ملحق ہوکر اوسکو فاعل حالیہ کے معنی پر کر دیتا ہے
جیسے آتا ہوا۔ جاتا ہوا۔ روتا ہوا۔ سوتا ہوا۔ کہاتا ہوا۔ پیتا ہوا۔ یعنے
درحالیکہ چلا آتا ہے چلا جاتا ہے رو رہا ہے۔ سو رہا ہے۔ کہا رہا ہے
پی رہا ہے۔ اور کلمہ تا لفظ ہے کے ساتھ آخر صیغہ امر حاضر مین وصل
پاکر اوسکو صیغہ زمانہ حال یعنے موجود کا کر دیتا ہے۔ جیسے آتا ہے۔
جاتا ہے۔ کرتا ہے۔ ڈرتا ہے۔ روتا ہے۔ سوتا ہے۔ کہاتا ہے
پیتا ہے وغیرہ مین۔

(جا) ایک کلمہ ہے کہ اکثر اسکو مصدر مین قبل علامت مصدری یعنے نا کے تاکید
فعل کے واسطے لاتے ہین جیسے آجانا - پاجانا - کرجانا - مرجانا - اڑجانا -
گرجانا - اوٹھ جانا - بیٹھ جانا - وغیرہ مین کہ نیا یہان سواے تاکید فعل کے
اور کوئی معنی نہین دیتا - اور یہی صورت ہے کلمہ دینے - اور لینے - کی کہ
یہ بھی کبھی مصدر مین قبل علامت مصدری کے محض تاکید فعل ہی کے لیے
آتے ہین جیسے بھردینا - کردینا - اوٹھا دینا - بٹھا دینا - وغیرہ مین یا جیسے
بھرلینا - کرلینا - اوٹھا لینا - بٹھا لینا - وغیرہ مین -
(دان) باعلان نون ایک کلمہ ہے کہ آخر مین بعضے اسما کے ملحق ہوکر افادہ
ظرفیت کے معنی کا کرتا ہے جیسے اوگالدان - پاندان - پیکدان
خاصدان وغیرہ مین تنبیہ - یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انہین معنی پر
آتا ہے مانند تابدان - دیگدان - قلمدان - نمکدان - وغیرہ کے
لیکن فارسی مین باخفاے نون آتا ہے اور ہندی مین باعلان نون
(دانی) یہ کلمہ بھی آخر اسما مین آکر فائدہ ظرفیت کا دیتا ہے جیسے سرمہ دانی
تلبدانی - سرمہ دانی - ناسدانی وغیرہ مین -
(را) یہ ایک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے
آدھورا - آدھے کی طرف منسوب - اور لنڈورا - لنڈ منڈ آدمی کیطرف
منسوب - اور چٹورا - چاٹ جاننے والے یعنی ذائقہ زبان کی پرورش
کرنے والے آدمی کی طرف منسوب - اور سٹھورا - وہ طعام جس مین
سونٹھ پڑتی ہے سونٹھ کی طرف منسوب - اور کبھی فاعلیت کے واسطے

لایا جاتا ہے جیسے ہتیارا۔ ہتیا لینے والے کو کہتے ہیں جیسے [illegible] کا خون
اپنی گردن پر لینے والا۔

(ڑا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ میں فاعلیت کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے
ہنگوڑا۔ بگوڑا۔ ششوڑا وغیرہ میں واو مجہول سے۔

(سا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات میں تشبیہ کے لیے آتا ہے جیسے تمسا۔
ہمسا۔ تجھسا۔ مجھسا۔ ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔ کیسا وغیرہ میں۔

(سال) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ میں جگہ اور مکان کے معنے کا فائدہ دیتا
ہے۔ جیسے ٹکسال۔ گھڑسال۔ پنسال۔ وغیرہ میں ٹکسال دار الضرب
کو کہتے ہیں جہاں پیسا روپیا اشرفی بناتین اور گھڑسال۔ وہ مکان
جہاں گھوڑے وغیرہ بندھتی ہے اور پنسال وہ جگہ جہاں ہمواری زمین کی
شناخت کے لیے پانی جاری کرکے پیمایش کرتے ہیں۔

(کا) یہ کلمہ آخر مصدر حالیہ میں ملحق ہو کر مصدر میں صیغہ مستقبل کے
معنے پیدا کردیتا ہے۔ لیکن جس مصدر حالیہ کے آخر میں یہ کلمہ آتا ہے
اُسکے قبل کلمہ نفی یعنی لفظ نہین کا بھی ضرور رہتا ہے اور یہ نفی نفی تاکیدی
ہوتی ہے۔ جیسے نہین آنے کا۔ نہین جانیکا۔ نہین کرنے کا۔ نہین
مرنے کا کہ محل پر ہرگز نہ آئیگا۔ ہرگز نجائیگا۔ ہرگز نہ کریگا۔ ہرگز نہ مریگا
کے بولا جاتا ہے فائدہ بعضے فصحا نے ان کلمات کے استعمال کو ترک
کر دیا ہے اور اپنے متروکات سے لکھا ہے پس معلوم نہین کہ وجہ ترک
کی کیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہی ہے یعنے بیشتر اسی کلمہ کو افعال امر حاضر کے آخر مین مصدر بنانے
کے واسطے لاتے ہین جیسے آنا - جانا - توڑنا - کرنا - رونا - ہوتا - ملنا -
بولنا - اوڑھنا - سمجھنا - دیکھنا - سننا وغیرہ مین تنبیہ - و حالیکہ مفعول کسی
فعل کا مؤنث ہو تو اس حالت مین جو بعضے اس علامت مصدری
یعنے کلمہ نا کے الف کو یاے معروف سے بدلکر بولتے ہین یعنے
اس طرح کہ بات کرنی مشکل ہے - یا روٹی کھانی دشوار ہو گئی - یا نماز پڑہنی
آسان نہین - یہ محاورہ خاص فصحاے دہلی یا فصحاے متقدمین لکھنؤ
کا ہے - فصحاے متاخرین لکھنؤ یون نہین بولتے بلکہ یہ لوگ خواہ
مفعول مؤنث ہو خواہ مذکر کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر نہین
دیتے یعنے بات کرنا - روٹی کھانا - نماز پڑھنا - ہی کہینگے - بات کرنی
روٹی کھانی - نماز پڑہنی نہ بولین گے کیونکہ انکا قول یہ ہے کہ آجتک
علامت مصدر کی سوا (نا) کے (نی) یاے معروف سے نہین سنی
اور قواعد زبان اُردو کے جامعین قدیم مین سے بہی کسی نے کہین
نہین لکھی - پس علامت کسی چیز کی کیونکر بدل سکتی ہے - کس واسطے
کہ اگر شناخت ہی کسی شے کی بدل جائیگی تو وہ شے پہچانی ہرگز نجائیگی
چنانچہ مؤلف ہیچمدان بہی اس قول کو مسلم رکہتا ہے اور اسی طرف ہے
کہ کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر دینا نہ چاہیئے اور بحال خود ہی
رکہنا چاہیے - فائدہ - چند مصدر زبان اُردو مین ایسے بہی استعمال پاگئے
ہین جنکی ایک لفظ فارسی اور ایک لفظ ہندی سے ترکیب دی گئی

ہے۔ جیسے گزرنا۔ گذارنا۔ شرمانا۔ گرمانا۔ فرمانا۔ خریدنا۔ نوازنا۔ غلطانا۔ وغیرہ
کہ پہلا لفظ ان مین فارسی کلمہ ہے اور دوسرا لفظ ہندی کا جیسے گذر۔
گذار۔ شرم گرم۔ فرما۔ وغیرہ یہ سب کلمات فارسی ہین اور کلمہ نا۔ یا
انا۔ ہندی ہین۔

(نت) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین نسبت کے واسطے آتا ہے
جیسے سنگت۔ بچت۔ اور ظاہرا [illegible] بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہے۔

(نی) یاے معروف کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر اسما مین ملحق ہو کر
تانیث اسم کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے اونٹنی۔ شیرنی۔ شورنی۔ ہتھنی۔
ہندنی۔ راگنی۔ ناگنی۔ وغیرہ مین۔ اور کہین نسبت کے معنے کا افادہ
کرتا ہے۔ جیسے جوگنی۔ گوندنی۔ نہرنی۔ وغیرہ مین کہ جوگنی جوگ کیطرف
اور گوندنی گوند کی طرف اور نہرنی نہر کی طرف کہ ناخن کو کہتے مین منسوب
ہے اور یاے مجہول کے ساتھ اک کلمہ ہے حروف روابط مین سے
کہ فعل متعدی کے فاعل کے بعد اکثر اسے کلام مین آتا ہے چنانچہ بولتے
مین زید نے لکھا۔ عمر نے پڑھا یا کھایا یا پیا یا گیا یا دیا۔ تنبیہ یہ جو کبھی کلمہ
مذکور کو فعل لازمی کے فاعل کے بعد بھی لاتے ہین یعنے یون بول جاتے
ہین کہ زید نے رو دیا۔ عمر نے ہنس دیا۔ یہان مؤلف کے نزدیک
نے کے لانے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی اور بغیر نے ہی کے
بولنا فصیح معلوم ہوتا ہے جیسے زید رو دیا۔ عمر ہنس دیا۔

(وا) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے تند ہوا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہتے ہین جیسے وہ لوگ جولائق پرورش کے ہین اور لگوار وہ شخص جو لائق دوستی و محبت کے ہو۔ جیسے یار و آشنا۔

(وارا) یہ کلمہ آخر الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے انہوارا منسوب آٹھ کی طرف۔

(واری) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کسی شئے کی کثرت کی جگہ کے معنے کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے پھلواری۔ اوس جگہ کو کہتے ہین جہان پھولون کی کثرت ہو۔

(واڑ) رائے ثقیلہ کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین جگہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اونہواڑ۔ محل تصنیف کو کہتے ہین۔ اور ٹہرواڑ وہ جگہ جہان کسی کے گھر اور خاندان کے مردے دفن ہون۔ اور کہین نسبت کا فائدہ بخشتا ہے جیسے اڑواڑ۔ وہ ستون معروف جو اڑا نے کی طرف منسوب ہے اور اڑانا بہی اک ستون مشہور کا نام ہے۔ اور کھچڑواڑ۔ ہندوون کے اک تیوہار کا نام ہے کہ مشہور ہے۔

(واڑا) یہ کلمہ بہی آخر کلمات مین مکان اور جگہ کے معنے کا فائدہ دیتا ہے جیسے اگواڑا۔ پچھواڑا وغیرہ مین۔

(واڑی) اس کلمہ کے بہی معنی آخر کلمات مین کسی شے کی کثرت کی جگہ کے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے نپواڑی۔ اوس جگہ کو بولتے ہین جہان پانون کی کثرت ہو۔

(والا) اک کلمہ ہے کہ افعال کے بعد آکر فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے

[illegible]

[illegible]

فائدہ دیتا ہے- جیسے- اکہرا- دوہرا- تہرا- چوہرا- کہ ایکتا و دوتا و
سہ تا و چہارتا کا ترجمہ ہے- اور کبھی معنی نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے
سنہرا- منسوب برنگ طلائی- اور پہرہرا- تنہرا- چہرہرا- وغیرہ مین
(یا) اک کلمہ ہے کہ کبھی اوسے امر حاضر کے اون صیغون کے آخر مین
کہ جنکے آخر مین الف ہے صیغۂ ماضی بنانے کے لیے لاتے ہین-
جیسے آیا- پایا- بنایا- دکہایا- کہلایا- وغیرہ مین- اور کبھی آخر اسما مین کہ نکی
تصغیر کے واسطے ملحق کرتے ہین- جیسے انگیا- کہ عورتون کی اصطلاح
مین اوسکو چھوٹا کپڑا بولتے ہین اور ڈبیا- درج کوچک سے عبارت ہے
اور بٹیا- سنگ خرد کو کہتے ہین- اور بٹیا دختر صغیر السن کو بولتے ہین
اور کبھی یہ کلمہ صفت اور نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بڑہیا
گہٹیا- وغیرہ کہ ان ہین کلمۂ یا صفت کے لیئے آیا ہے- اور جیسے تیلیا
بنگیا- موتیا- مونگیا- دودہیا- وغیرہ کہ ان مین کلمۂ یا نسبت کا فائدہ بخشتا
ہے- اور کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے ٹوہیا- تجسس اور تفحص
کرنے والے کو کہتے ہین- اور چالیا- چال کرنے والے اور فریبیا
فریب دینے والے کے معنی پر بولا جاتا ہے اور کبھی اس کلمہ کو محض
تانیث اسما کے لیے آخر اسما مین لے آتے ہین- جیسے چڑیا- گڑیا-
بڑہیا- ہنڈیا- کتیا وغیرہ کہ یہ چڑا- گڈا- بوڑھا- ہنڈا- کتا- لوٹا کے
مؤنثات ہین- اور کبھی جب اسم جامد سے مصدر بناتے ہین تو افادۂ مصدریت
کے واسطے تا جو علامت مصدری ہے اوسکے قبل کلمۂ یا کو بھی لے آتے ہین

جیسے اونہیانا مین کہ تصغیف یعنے کسی چیز کے آدہا کرنے کے معنی پر اور
ونہیانا مین کہ وہ نہین لگانے کے معنی پر اور سٹھیانا مین کہ مرد پیری کے
بے عقل و خرد ہوجانے کے معنی پر مستعمل ہے۔

(یار) یہ کلمہ آخر کلمات مین ملحق ہوکر نسبت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ہتھیار
آلہ حرب کے معنی پر منسوب ہاتھ کی طرف۔

(یارا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین کبھی فاعلیت کے واسطے
آتا ہے جیسے بھٹیارا۔ جو سراؤن مین مسافرون کی خدمت
کرتا ہے یعنے کہانا وغیرہ پکا کر کہلاتا ہے۔ اور گھسیارا۔ جو گہانس
صحرا سے چہیلکر لاتا ہے اور شہر مین لاکر بیچتا ہے۔ اور پنہیارا
جو پانی لوگون کے گہرون مین باُجرت بہرتا ہے۔ اور اندھیارا۔
جو آدمی کو اندہا کردیتا ہے یعنے ظاہر ہے کہ تاریکی مین کچہ انسان
کو نہین سوجہتا۔ اور کبھی آخر الفاظ مین یہ کلمہ صاحب کے
معنی کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے دُکہیارا۔ دردمند یعنے صاحب درد
کو کہتے ہین۔

(یالا) یہ کلمہ بھی آخر الفاظ مین دخل پاکر کبھی نسبت کا فائدہ دیتا ہے
جیسے پنیالا۔ اوس شے سے عبارت ہے جو پانی سے تعلق رکھتی
ہو چنانچہ۔ پنیالا سانپ۔ پنیالی اژدہی۔ اکثر بول جاتے ہین۔ اور
پنیالا۔ اک میوہ خاص کا بھی نام ہے۔ اور کوڑیالا وہ گیاہ جو خرمہرہ
یعنے کوڑی سے مشابہت رکھتی ہے اور وہ سانپ جسپر مانند

گوڑہی کے پٹیان ہوتی ہین اور کبہی کلمہ یالا آخر کلمات مین مصاحب کے
معنی دیتا ہے جیسے وڈ ہیالا - بڑہی اور لنبی داڑہی والے کو
کہتے ہین -

(یت) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے
نبکیت - پٹیت - پچیت - ہبکیت - کڑائیت وغیرہ مین کہ نبکیت -
سلحشوری کرنے والے کو اور پٹیت - پاپلانے والے کو اور پچیت -
فریب دینے والے کو اور ہبکیت - لکڑی پہیکنے والے کو اور کڑائیت -
نقابت کرنے والے کو کہتے ہین -

(یل) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین کہین نسبت کے معنی کا فائدہ
دیتا ہے جیسے پہلیل - مہریل - نکیل - کہ پہلیل اوس خوشبودار تیل سے
عبارت ہے جو کسی پہول سے لسبایا جاے - اور نکیل مہار شتر
کو کہتے ہین یعنے وہ رسن جو اونٹ کی ناک مین ڈالی جاتی ہے منسوب
بہ بینی شتر - اور غلیل وہ کمان جس سے غلہ لگاتے ہین - منسوب بہ غلہ - اور
جیسے ٹہشیل - وکیل - مین تحتانی ساکن اور اوسکے فتحہ ماقبل کے ساتھ
ٹہشیل - منسوب بزن پیر - اور وکیل منسوب بہ شخص مغلوب ہے اور لفظ
جبرئیل مین بہی ظاہرا اسی قبیل کے تی لام معلوم ہوتے ہین یعنے نسبت
کے واللہ اعلم بالصواب - اور کہین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے - جیسے
اڑئیل - اپنے مقام سے نہ ہلنے والا - اور پڑئیل ایک جگہ پڑا رہنے والا
اور جیسے پاتل اور گہاتیل مکسور الیا مین کہ پاتل پاون کے اک زیور کا نام ہے

اور پاؤں سے پیدا ہونے والے شخص کو بھی کہتے ہیں یعنی ماں کے پیٹ سے جو پاؤں سے پیدا ہوا ہو سر نہ ہوا ہو۔ اور فیل چالاک و تیز رو پر بھی پائل کا اطلاق کرتے ہیں اور گھائل زخمی و فگار کے معنی پر آتا ہے اور کہیں یہ کلمہ مفعولیت کے معنے دیتا ہے جیسے سڑیل سڑا ہوا مریل مرا ہوا۔ اور کہیں صاحب کے معنے اس کلمہ سے مستفاد ہوتے ہیں۔ جیسے کڑئیل جوان زبر آور و تنومند و صاحب قوت کو کہتے ہیں

قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

از نتائج افکار سخنور برگزیدہ مقال جناب سید شاہ مرشد علی صاحب خفی بغدادی متخلص اعجاز جما صفی آل ارشد تلامذہ مؤلف

نام خدا قواعد چند از زبان ہند	مطبوع و مشتہر شدہ ہر سو چہ زاوستاد
سالش نوشت عاصی ہندی بفارسی	مطبوع شد قواعد اُردو چہ زاوستاد
	۱۳۱۰ھ

ایضاً

وہ قواعد لکھ کے چھپوائے جلال اوستاد نے	قاعدہ دان بنگئے ہندوستانی گھر گھر آج
اے جمال ریختہ گو کہدے یوں تاریخ طبع	مستند اُردو قواعد نکلے زیبا چھپکر آج

از نتیجۂ فکر سخنور عدیم المثال حکیم سید محمد مہدی کمال خلف حضرت مؤلف

چون قواعد حضرت والد فرمودند جمع	ہر کسی مشتاق گشتہ شہرۂ اش ہر چار سید
مصرع تاریخ سال طبع نوشتم کمال	این قواعد جملہ بے مثل و بکار آید مفید
	۱۳۱۰ھ

ایضاً

عجب ہندی اصل کے قواعد منتخب کچھ ہیں	کرینگے قدر جامع جو ہیں ماہر اصل ہندی کے
کمال انکے سنین طبع بھی نایاب نکلے ہیں	قواعد چند یہ بے مثل نادر اصل ہندی کے
	۱۳۱۰ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جغرافیہ مڈل کلاس

جسکو

میوہ رام فرسٹ کلرک دفتر صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر
ممالک مغربی و شمالی و اودھ

رامیشور پرشاد سکنڈ کلرک دفتر صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر نے
تالیف کیا

اور

جناب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے
منظور فرماکر داخل کورس
مڈل کلاس ۱۸۸۵ء کیا

الہ آباد

مطبع نامی پریس میں باہتمام حافظ عبد اللہ سوداگر کے چھپا

سنہ ۱۸۹۹ء

5th Edition, 5,000 Copies,
Price per Copy, 5 annas.

طبع پنجم ۵۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۵

جغرافیہ مڈل کلاس

۱۔ زمین کی شکل و جسامت و حرکت

۱۔ جغرافیہ* اوس علم کو کہتے ہین جس سے روئے زمین کے حالات معلوم ہوتے ہین۔ جغرافیہ مین جو بیان درباره حالات زمین ہوتا ہے وہ یا تو (۱) اوسکی شکل جسامت اور حرکات کی نسبت ہوتا ہے یا (۲) روئے زمین کی قدرتی کیفیت یعنی آب و ہوا معدنیات۔ نباتات۔ حیوانات وغیرہ کا بیان یا (۳) ملکون کی تقسیم وہان کے باشندونکی طرز معاشرت وغیرہ کا حال ور مختلف شہرونکی کیفیت کا بیان ہوتا ہے۔ اول کہ جسمین حال جسامت و حرکات وغیرہ ہوتا ہے جغرافیہ ریاضی کہتے ہین اسکا تعلق علم نجوم سے ہے یہان صرف چند خطوط اور نقاط کا بیان کیا جاویگا جس سے کسی خاص مقام کا پتہ معلوم ہوجاوے۔* دوسرے کو جسمین قدرتی کیفیت کا بیان ہے جغرافیہ طبیعی کہتے ہین اور وہ تیسرے سے جسے جغرافیہ ملکی کہتے ہین بہت کچھ تعلق رکھتا ہے۔

۲۔ زمین ایک سیارہ شکل کرہ ہے جو آفتاب کے گرد نو کروڑ بیس لاکھ میل کے فاصلہ پر گھومتا ہے اسکا قطر قریب ....۸ میل کے اور محیط قریب پچیس ہزار میل کے ہے۔

* یہ لفظ یونانی زبان کا ہے اور دو لفظون سے مرکب ہے۔ اول کے معنی زمین دوسرے کے بیان کرنے کے ہین۔
* (دیکھو نوٹ کتاب کے آخر مین)

۳- زمین کی دُھری یا محور+ وہ فرضی خط ہے جو قطبین کو باہم ملاتا ہے اور اوسپر زمین گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہے +

۴- زمین کی دو حرکتین ہین - اول یہ اپنی دُھری پر گھومتی ہے - دوم سال مین ایکبار آفتاب کے گرد گھوم جاتی ہے -

۲- حدود خطوط جغرافیہ

۱- خط استوا وہ فرضی خط ہے جو قطبین سے برابر فاصلہ پر زمین کے گرد کھنچا ہوا ہے اور زمین کو دو برابر حصون مین تقسیم کرتا ہے +

۲- دوائر خطوط نصف النہار وہ دوائر ہین جو زمین کے گرد قطبین پر ہوتے ہوئے گذرتے ہین +

+ محور کے سرونکو قطبین کہتے ہین شمالی سرے کو قطب شمالی اور جنوبی کو قطب جنوبی +
زمین کے اپنے محور کے گرد گھومنے سے دن اور رات ہوتے ہین جو حصہ آفتاب کے سامنے ہوجاتا ہے اوسمین دن اور دوسرے مین رات رہتی ہے +

نوٹ - زمین کے گول ہونے کے چند ثبوت درج ذیل ہین -
(۱) پہاڑ کی بلندی سے زمین کی سطح باعتبار میدان کے زیادہ نظر آتی ہے -
(۲) جہاز جب کنارے کے قریب آتا جاتا ہے تو اول پہاڑ اور بعد ازان میدان نظر آتے ہین -
(۳) جب جہاز کنارے کے نزدیک آتا ہی پہلے اوسکا سب سے اونچا حصہ اور بعد ازان نیچے کا حصہ دکھلائی دیتا ہے -
(۴) بندر سے روانہ ہوتے وقت جہاز کا اول سب سے نیچے کا حصہ نظر سے غائب ہوتا ہے -
(۵) اگر جہاز ایک ہی جانب یا جانب شرق یا غرب برابر چلے تو پھر اوسی بندرگاہ مین آ جاتے جہان سے روانہ ہوئے تھے
(۶) اگر کچھ دور فاصلہ تک جانب شمال یا جنوب چلین تو نئے نئے ستارے نظر آتے ہین اور پچھلے ستارے نظر سے غائب ہو جاتے ہین -
(۷) کیونکہ کل سیارے گول ہین اور زمین بھی ایک سیارہ ہے -
(۸) گرہن کے وقت زمین کا سایہ ماہتاب پر گول پڑتا ہے -
(۹) نہر کھودتے وقت پانی کی سطح ہموار رکھنے کی غرض سے فی میل ۸ انچ گہرائی کم کھودی جاتی ہے -

۳- دوائر یا مدار یومیہ وہ چھوٹے دائرے ہین جو خط استوا کے متوازی کھنچے ہین -

۴- خطوط سرطان وجدی وہ چھوٹے دائرے ہین جو خط استوا سے ہر ایک ۲۳ ½ درجہ کے فاصلہ پر جانب شمال و جنوب واقع ہین +

۵- طول البلد کسی نصف النہار مفروضہ کے مشرقی و مغربی فاصلہ کو کہتے ہین +

۶- عرض البلد خط استوا کے شمالی و جنوبی فاصلہ کو کہتے ہین +

۷- دوائر قطبی وہ چھوٹے دائرے ہین جو قطبین سے ۲۳ ½ درجہ کے فاصلہ پر زمین کے گرد کھنچے ہوئے ہین +

دائرہ افق وہ دائرہ ہے جو سمت الراس و سمت القدم سے ۹۰ درجہ کے

تنبیہہ- باعتبار شدت و خفت حرارت کے زمین پانچ حصون مین منقسم ہے ہر ایک حصہ کو منطقہ کہتے ہین +

[redacted] جو خطوط سرطان وجدی کے درمیان واقع ہے ۱۲

دوم منطقہ معتدلہ شمالی جو دائرہ قطب شمالی اور خط سرطان کے درمیان ہے +

سوم منطقہ معتدلہ جنوبی جو دائرہ قطب جنوبی اور خط جدی کے درمیان ہے +

چہارم منطقہ باردہ شمالی جو دائرہ قطب شمالی مین ہے +

پنجم منطقہ باردہ جنوبی جو دائرہ قطب جنوبی کے درمیان ہے +

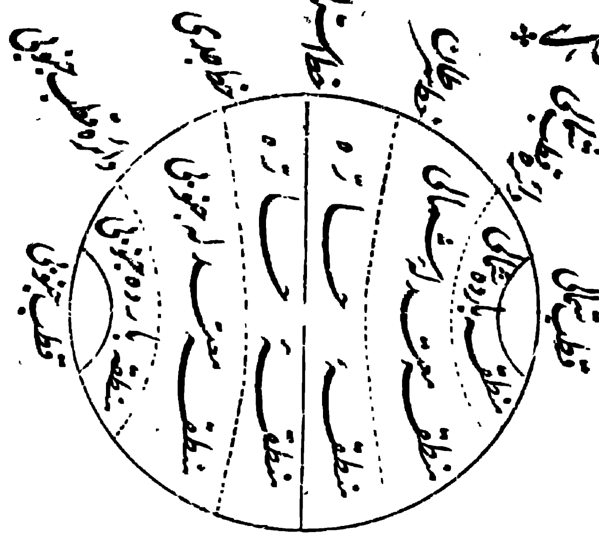
تنبیہہ- نقشہ زمین یا زمین کے کسی حصے کی ایسی تصویر کو کہتے ہین جو سطح پر کھنچی ہو- اور تصویر مجسم کو کرہ کہتے ہین +

تنبیہہ- وہ دوائر جو کسی کرہ کو دو برابر حصون مین تقسیم کرین بڑے دائرے اور وہ جو دو نابرابر حصون مین تقسیم کرین چھوٹے دائرے کہلاتے ہین +

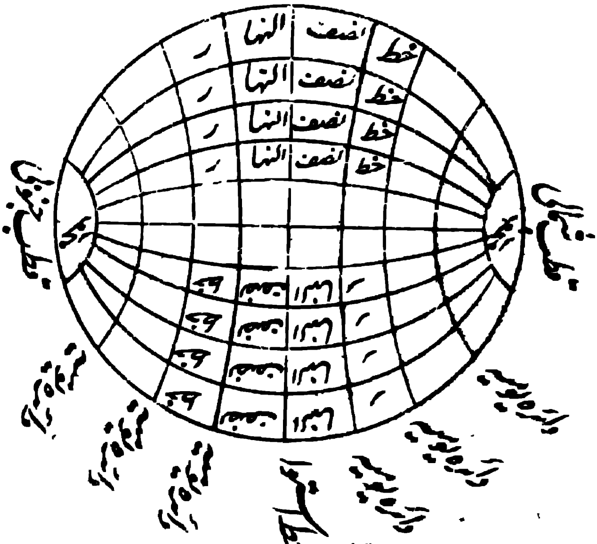
سمت الراس اوس نقطہ کو کہتے ہین جو جانب سر واقع ہے-

سمت القدم اوس نقطہ کو کہتے ہین جو جانب قدم واقع ہے-

فاصلہ پر واقع ہے +



نقشہ



۳- تقسیم ارض

سطح زمین دو بڑے حصوں مین منقسم ہے۔ اول خشکی - دوم تری $\frac{1}{4}$ خشکی اور $\frac{3}{4}$ پانی ہے +

۴۔ خشکی کے حصے

۱۔ **کشور یا برّاعظم** خشکی کا سب سے بڑا حصہ ہے جسمین بہت سے ملک ہون+

۲۔ **ولایت یا ملک** اوس بڑے حصے برّاعظم کو کہتے ہین جسمین خاص طرح کے آدمی و سلطنت ہو+

۳۔ **بادشاہت** اوسقدر ملک کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ کی حکومت مین ہو+

۴۔ **سلطنت جمہور** اوس سلطنت سے مراد ہے جہان بادشاہ نہو بلکہ چند منتخب اشخاص سلطنت کرتے ہون+

۵۔ **صوبہ** اوسے کہتے ہین جسمین بہت سے ضلعے اور قسمت شامل ہون+

۶۔ **قسمت** اوس حصے کو کہتے ہین جو کئی ضلعے ایک کمشنر کے زیرحکومت ہون+

۷۔ **ضلع** ایک شہر اور اوسکے متعلق مواضعات جو ایک کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کے زیرحکومت ہون کہلاتا ہے+

۸۔ **دارالسلطنت یا دارالحکومت یا دارالخلافت**۔ کسی صوبہ یا ملک کے اوس شہر کو کہتے ہین جسمین عدالت عالیہ ہو+

۹۔ **تجارتی شہر** اوس شہر کو کہتے ہین جہان سوداگر رہتے ہون اور جہان تجارت بکثرت ہوتی ہو+

۱۰۔ **جزیرہ** اوس حصہ زمین کو کہتے ہین جسکے چارون طرف پانی ہو+

۱۱۔ **جزیرہ ناقصہ یا جزیرہ نما**۔ اوس حصہ زمین کا نام ہے جو تین طرف

پانی سے گھرا ہوا اور ایک طرف خشکی کے حصے سے ملا ہو +

۱۲۔ **عنق الارض یا معبر البرّین یا خاکنائے**۔ خشکی کے اوس حصے کو کہتے ہین جو دو بڑے خشکی کے حصون کو ملاوے +

۱۳۔ **جبل* یا کوہ یا پہاڑ**۔ اوس بلندی زمین کو کہتے ہین جو سطح زمین سے دو ہزار فیٹ سے زیادہ اونچی ہو +

۱۴۔ **سلسلہ کوہ**۔ اون پہاڑون کو کہتے ہین جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے واقع ہون +

۱۵۔ **پہاڑی یا کوہچہ**۔ دو ہزار فیٹ سے کم بلندیون کو کہتے ہین +

۱۶۔ **دامن کوہ یا وادی**۔ اوس حصہ زمین کو کہتے ہین جو دو پہاڑ یا پہاڑی کے درمیان واقع ہو +

---

* پہاڑون کے روے زمین پر ہونے سے صرف اتنا ہی فائدہ نہین ہے کہ انواع واقسام کے پتھرون کی کانین جس سے انسان عمارت اور کارآمد اشیا بناتے ہین بہم پہونچین بلکہ نایاب درخت ادویات اور چرند وپرند انکے سلسلے مین پرورش پاتے ہین اگر زمین پر پہاڑ نہوتے تو بہت سے آباد اور شایستہ ملک اڑتی ہوئی ریت سے دب کر بے نشان ہوجاتے یا وحشیون کے حملون سے غارت ہوکر اوس ترقی کے باعث نہوتے جو اب اونھون نے حاصل کی ہے۔
پہاڑ سمندر کے جوش کو روکتے ہین اور پانی کو مختلف طریقہ اور کیفیت سے جمع کرکے نیچے کے ملکون کو شاداب کرتے ہین اور گرد نواح کی آب وہوا پر بڑا اثر رکھتے ہین انکا سبزہ زار دلکش ہوتا ہے اور آب وہوا خوشگوار ہے ۔

۱۷- درہ یا پاس - دو پہاڑ یا پہاڑیوں کے درمیان تنگ گذرگاہ کو کہتے ہین +

۱۸- جبل النار یا کوہ آتش فشان یا جوالا مکھی - اوس پہاڑ کو کہتے ہین جس سے آگ نکلتی ہے +

۱۹- میدان - اوس حصہ زمین کو کہتے ہین جو ہموار واقع ہو +

۲۰- پلیٹو یا حدب - اوس ہموار میدان کو کہتے ہین جو کسی قدر بلند ہو +

۱- قرواح - افریقہ کے جنوبی میدانوں کو کہتے ہین +

۲- اسٹیپس - روس اور سائبیریا کے اون میدانوں کو کہتے ہین جہان [illegible] +

۳- پریری یا سوانا - شمالی امریکہ کی اون چراگاہون کو کہتے ہین جہان لنبی گھاس اوگی رہتی ہے +

۴- سلوا - لب دریائے امازان کے جنگل کو کہتے ہین +

۵- لینوز - لب دریائے اورے نیکو کے ہموار کھیتون کو کہتے ہین +

۶- پمپاز - لاپلاٹہ سے سیراب جنگل کو جہان بڑی گھاس اوگتی ہے کہتے ہین +

۷- لینڈیز - جنوبی فرانس کے ریگستانون کو کہتے ہین +

۸- تندراز - سیبریا کے دلدل کو جسکا نشیب جانب بحر شمالی ہے کہتے ہین +

۲۱- ارض رمل یا ریگستان - ایسے بڑے میدان کو کہتے ہین جہان بکثرت ریت ہو اور زمین قابل کاشت نہو +

۲۲- اوسس یا نخلستان - اوس سرسبز جگہ کا نام ہے جو ریگستان مین واقع ہو +

۲۳۔ راس۔ اوس نوک زمین کو کہتے ہین جو پانی کے اندر چلی گئی ہو +

۵۔ تری کے حصے

۱۔ بحر اعظم یا اوقیانوس۔ پانی کے سب سے بڑے حصے کو کہتے ہین +

۲۔ بحر یا سمندر۔ پانی کے اوس بڑے حصے کو کہتے ہین جو بحر اعظم سے چھوٹا ہو +

۳۔ خلیج۔ پانی کے اوس حصے کو کہتے ہین جو تین طرف زمین سے گھرا ہو +

۴۔ خور۔ زیادہ چوڑے خلیج کو کہتے ہین +

۵۔ فرتھہ یا اسچوری۔ اوس مقام کو کہتے ہین جہان دریا بہت چوڑا ہوکر سمندر مین داخل ہوتا ہے +

۶۔ ساحل یا کنارہ۔ اوس زمین کو کہتے ہین جو کسی پانی کے حصے سے ملی ہو +

۷۔ بندرگاہ۔ وہ جگہہ ہے جہان جہاز لنگر ڈالتے ہون +

۸۔ بحیرہ یا بحہ یا جھیل پانی کے اوس حصے کو کہتے ہین جسکے چارون طرف زمین ہو +

۹۔ آبنائے یا باب۔ پانی کے اوس تنگ حصے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصون کو ملاوے

۱۰۔ چشمہ۔ پانی کے اوس حصے کو کہتے ہین جو زمین سے نکلا ہو +

سے لفظ انگ: بہت ۱۲

۱۱۔ دریا* یا رود۔ پانی کے اوس حصے کو کہتے ہین جو کسی پہاڑ یا جھیل
سے نکلکر سمندر یا پانی کے کسی اور حصے مین گرے +

۱۲۔ دریاے باجگزار یا معاون۔ اوسے کہتے ہین جو دریا کسی
دوسرے دریا مین گرتا ہو +

۱۳۔ شاخ دریا۔ اوسے کہتے ہین جو کسی بڑے دریا سے کوئی اور
دریا نکلکر سمندر مین علحدہ گرے +

۱۴۔ مخرج یا منبع اوس جگہہ کو کہتے ہین جہان سے کوئی دریا نکلتا ہے اور
دہانہ یا مدخل۔ جہان دریا گرتا ہے اور سنگم یا اتصال جسجگہہ ایک دریا
دوسرے دریا سے ملتا ہے اور دوآبہ دو دریا کے بیچ کے ملک کو کہتے ہین +

۱۵۔ ڈیلٹا*۔ اوس مقام کا نام ہے جو بشکل مثلث دریا کے دھارون سے گھرا رہتا ہے +

۱۶۔ آبشار۔ اوس مقام کا نام ہے جہان کسی دریا کا پانی کچھہ بلندی سے گرے +

۱۷۔ طاس یا بیسن*۔ اوس حصہ خشکی کو کہتے ہین جو کسی دریا اور اوسکی

تنبیہہ* دریاؤن سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ملکون مین اونکے ذریعے سے کم خرچ مین معرفت تجارت کی ہے
آدمی ایک کنارے سے دوسرے کنارے کو کشتیون پر سوار ہوکر جاتے ہین۔ اونکی دھار شہر کی گلی چیزون کو جو باعث
بیماری ہین بہا لیجاتی ہے اور ہوا کو اونکی بدبو سے خراب نہین ہونے دیتی۔ قریب کے گانون کے آدمی اپنے
کھیت اونکے پانی سے سینچتے ہین۔ کنارے کے درخت اور نباتات ان سے سیراب ہوتے ہین۔
جہاز اور کشتیون کی آمد و رفت مین آسانی اور پن چکی کا چلنا اسکی طاقت کا نتیجہ ہے۔ جس
ملک مین دریا نہین ہوتے وہان نباتات اور حیوانات کا رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اور وہ ملک ریگستان
یا بیابان کہلاتا ہے ۱۲

* بیسن انگریزی الفاظ ہین ۱۲

شاخ اور معاون دریاؤن سے سیراب ہو +

۱۸ - واٹرشڈ یا فاصل آب یا انتشار الماء - اوس بلند قطعہ زمین کو کہتے ہین جو دو طاس یا بیسن کو جدا کرے +

۶ - (اصطلاحات جغرافیہ طبعی)

۱ - کرہ بخار یا عالم النسیم - اوس طبقہ ہوا بارد کا نام ہے جو کرہ زمین کو گھیرے ہوئے ہے +

۲ - باد تجارت یا ٹریڈ ونڈ - اوس ہوا کو کہتے ہین جو خطوط سرطان وجدی کے درمیان سمندرون مین ہمیشہ پورب سے پچھم کو چلا کرتی ہے اور وہ اس نام سے اس وجہ سے موسوم ہے کہ اوس سے تجارتی جہازون کو آمد و رفت مین فائدہ ہوتا ہے یا اسوجہ سے کہ ہمیشہ ایک ہی طرف سے چلا کرتی ہے +

۳ - ہوای موسمی - وہ ہوا ہے جو بحر ہند اور تمام ہندوستان مین اپریل سے اکتوبر تک جنوب و غرب سے اور اکتوبر سے اپریل تک شمال و شرق سے چلا کرتی ہے +

۴ - گرد باد یا بگولہ - ہوا کے تیز اور پیچدار جھونکے کو کہتے ہین +

۵ - سموم - اوس گرم ہوا کو کہتے ہین جو عرب و شمالی افریقہ کے ریگستان مین چلتی ہے +

۶ - مد و جزر یا جوار بھاٹا - پانی کے بڑھنے اور گھٹنے کو کہتے ہین جو خاص وقت پر مہتاب و آفتاب کی کشش سے ہوتا ہے +

دوم بحر اطلس فرنگ و افریقہ و امریکہ کے درمیان واقع ہے اور وسعت اوسکی تخمیناً تین کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہے +

سوم بحر ہند جانب جنوب ہند واقع ہی اور وسعت اسکی تخمیناً دو کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہی

چہارم بحر شمالی قطب شمالی سے دائرہ قطب البروج شمالی تک ہے اور وسعت اوسکی تخمیناً پچاس لاکھ میل مربع ہے +

پنجم بحر جنوبی قطب جنوبی سے دائرہ قطب البروج جنوبی تک ہے اور اوسکی وسعت تخمیناً اسّی لاکھ میل مربع ہے +

خشکی کے پانچ بڑے حصے یہہ ہین۔ اول ایشیا دوم یورپ یا فرنگ سوم افریقہ چہارم امریکہ شمالی۔ و جنوبی۔ پنجم اوشینیا +

۱۔ ایشیا کا بیان

ایشیا نصف شرقی کرہ کے شرقی حصہ کو کہتے ہین جو روے زمین کے جملہ براعظم سے باعتبار وسعت و آبادی بڑا ہے اسکی آبادی تخمیناً ساڑھے بیاسی کروڑ اور رقبہ تخمیناً ایک کروڑ ۷۵ لاکھ میل مربع ہے +

پیداوار

(۱)۔ پیداوار۔ ایشیا کی پیداوار زیادہ اور فائدہ مند ہین۔ قریب قریب کل فلزات یہان پائی جاتی ہین نباتات بھی بہت مختلف طرح کی یہان پیدا ہوتی ہین۔

چند سو مختلف قسم کے حیوان شیر خوار یعنی روے زمین کے حیوان شیر خوار کا ایک ثلث یہان پائے جاتے ہین -

معدنیات - ہیرا اور قیمتی پتھر (بورنیو اور ہندوستان مین) - سونا (بورنیو - سیبیریا - جزیرہ نما چین ہندی - چین - اور جاپان مین) چاندی اور جستہ (چین - اور سیبیریا مین) لوہا - تانبا - ٹین - کوئلا - نمک وغیرہ یہان کی کھانون سے نکلتی ہین -

نباتات - گیہون - چانول - جو وغیرہ اناج - خرما - انجیر - بیر - انگور - انار - انبہ سیب - ناشپاتی - لیمو - نارنگی - چکوترا - اناناس - ناریل - بادام - کیلا وغیرہ میوے - چاء - قہوہ - نیشکر - طرح طرح کے مصالحہ - روئی - نیل - سن اور بڑی بڑی لکڑی کے درخت - دیودار - ساکھو - آبنوس - صندل وغیرہ یہان پیدا ہوتے ہین +

حیوانات - ہاتھی - اونٹ - گھوڑا - گدھا - بیل - بھینس - بکری - بھیڑ - کتے بلی وغیرہ پالو جانور - شیر - چیتا - تیندوا - چرخ - بھیڑیا - وغیرہ گوشت خوار جانور - مور اور مختلف قسم کی چڑیان - گھڑیال اور سانپ وغیرہ کیڑے یہان پائے جاتے ہین -

(ب) باشندے - مختلف قسمون کے آدمی یہان بستے ہین - ایک کی زبان رنگ و روپ ڈیل و ڈول دوسرے سے نہین ملتے - ہندوستان مین قریب تیس مختلف زبانون کے بولی جاتی ہین جو قریب قریب سب سنسکرت سے نکلی ہین - مشرقی ایشیا اور چین کے باشندے منگول نسل کے ہین یہ اور نسلون کے

آدمیون سے اپنے قد و قامت رنگ و روپ سے فوراً تمیز کر لیے جا سکتے ہین - جزائر ہند شرقی کے باشندے ملایا نسل کے ہین - ایشیا کے باشندے پرانی رسم اور اطوار کی پابندی مین مشہور ہین - یہہ عورتونکو پردہ مین رکھتے ہین اور علم سے بہرہ اندوز نہین ہونے دیتے - خاص مذہب یہان کے مذہب برہمنی بودھ عیسوی اور محمدی ہین +

۲ - حدود اربعہ

یہہ براعظم جانب شمال بحر شمالی سے اور جانب شرق بحر الکاہل سے اور جانب جنوب بحر ہند سے اور جانب غرب بحر قلزم - بحر روم - بحر مرمر - بحر اسود - کوہ قاف - بحیرۂ خضر - دریاے یورال اور کوہ یورال سے محدود ہے +

۳ - آب و ہوا

ایشیا کا جنوبی حصہ گرم ہے - وسطی حصہ موسم سرما مین سرد اور گرما مین گرم رہتا ہے اور شمالی حصہ بہت سرد ہے +

۴ - ولایات

نام ولایت	دارا[redacted]	نام ولایت	دار الحکومت
ایشیائے روس	ارکٹسک	منچوریا	کرتبولہ
جاپان	ٹوکایو یا یڈو	کوریا	کنگ کٹاؤ
چین	پیکن	منگولیا	اورگا

نام ولایت	دارالحکومت	نام ولایت	دارالحکومت
تبت	لاسہ	افغانستان	کابل
ترکستان شرقی	یارقند	بلوچستان	قلات
برھما	مانڈلے	ترکستان غربی	بخارا
سیام	بنکاک	فارس	طہران
انام	ہیو	ایشیاے روم	اسمرنا
ہندوستان	کلکتہ	عرب	مکہ

۵- بحر و خلیج

جانب شمال

خلیج اوبی ایشیاے روس کے شمال ہے

جانب مشرق

بحر چین چین کے جنوب و مشرق مین واقع ہے (اور اوسکے حصے خلیج سیام و ٹانکن ہین) وہانگی یا بحر ازرق چین کے شمال و مشرق ہے

بحر جاپان مابین بر اعظم و جاپان- بحیرہ اوکھٹسک اور کمسکٹکا ایشیائی روس کے شمال و مشرق مین

جانب جنوب

بحر عرب مابین ہند و عرب

خلیج فارس مابین عرب و فارس

بحر قلزم یا احمر مابین عرب و افریقہ

خلیج بنگال ہندوستان کے مشرق ہے

جانب مغرب

بحر اسود- بحر مرمر- بحر روم ایشیاے روم کے شمال و مغرب مین اور بحیرۂ خضر فارس کے شمال مین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

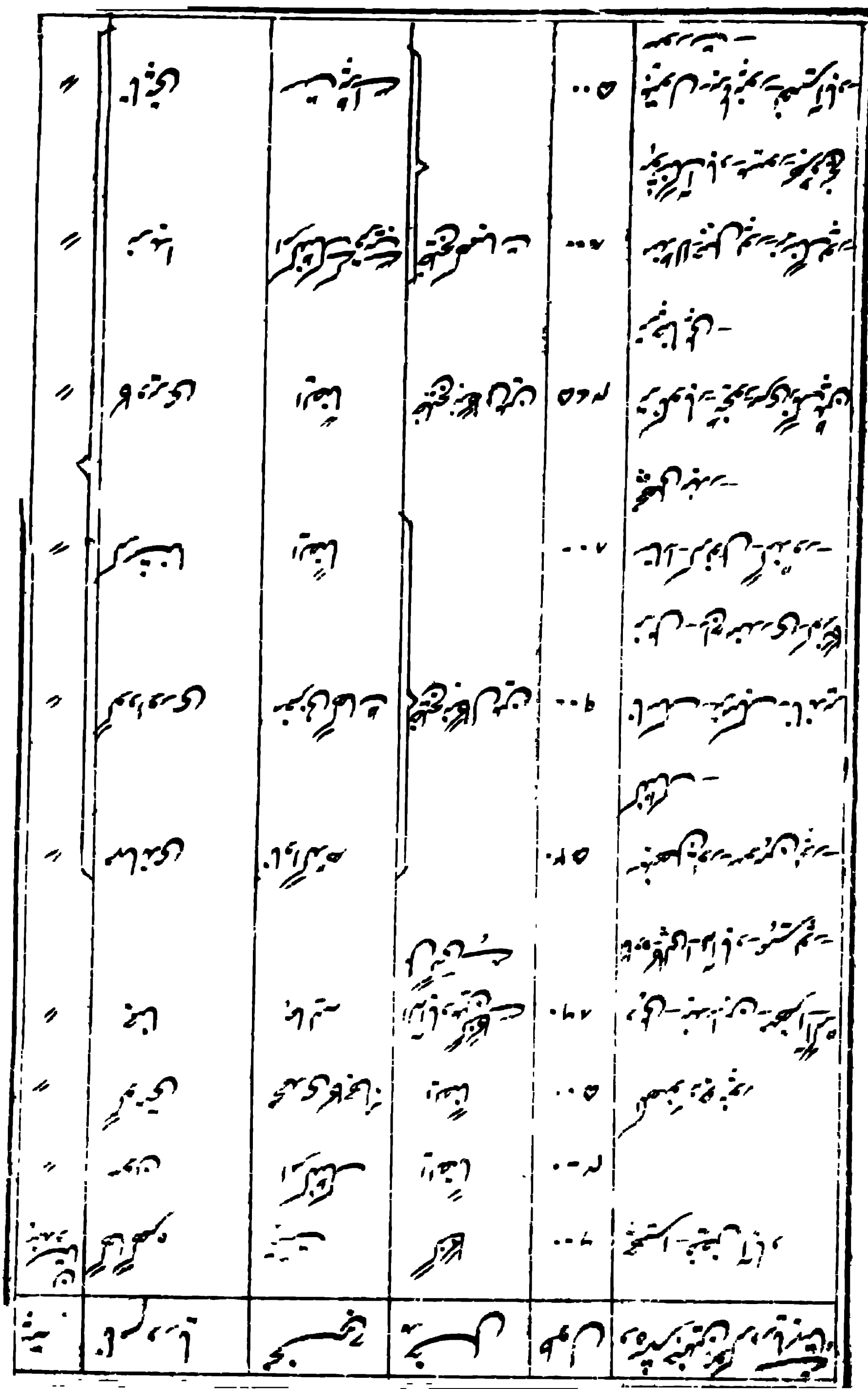
[illegible]

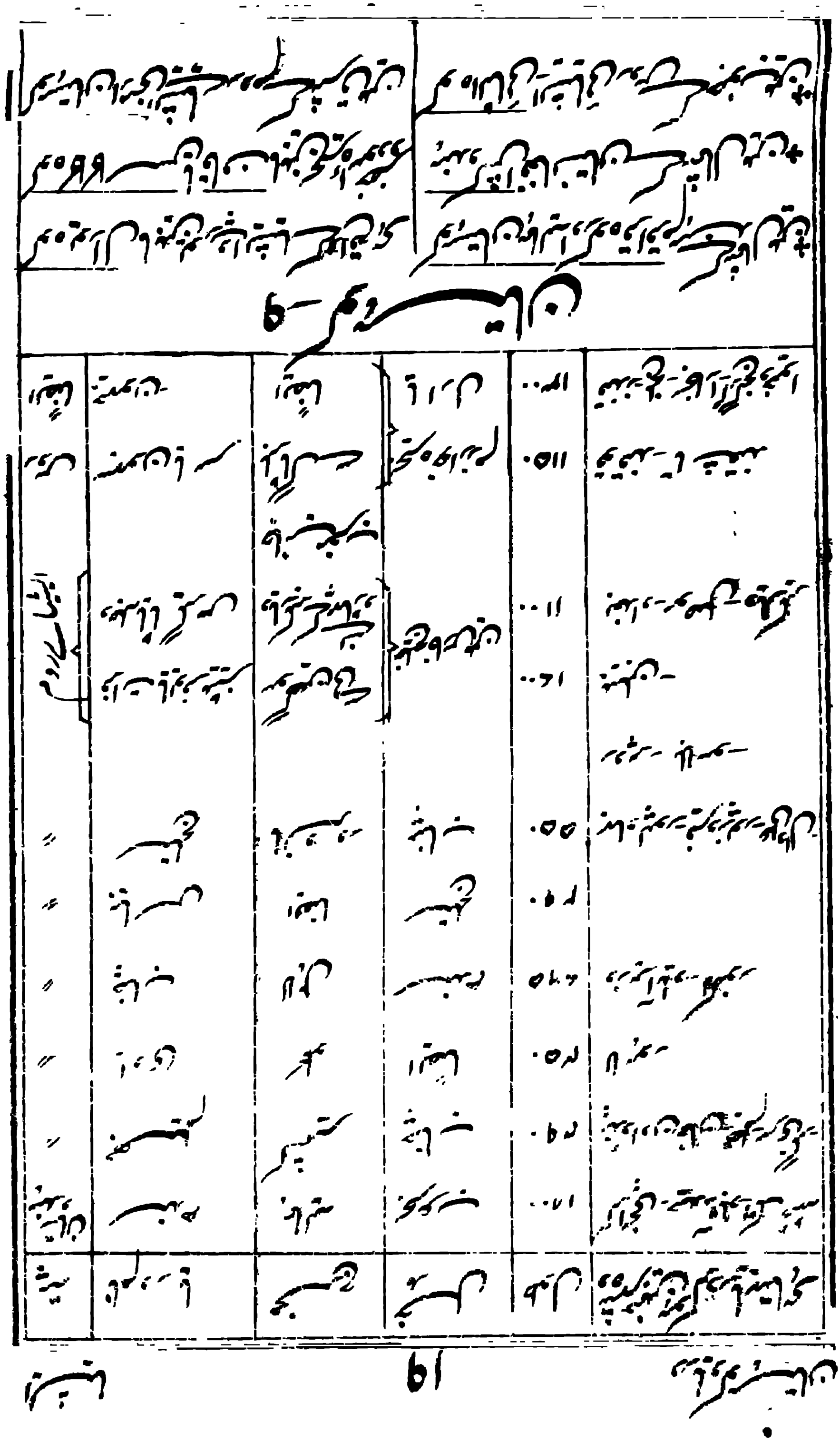
[illegible]

[illegible]

[illegible]

پتہ	نام دریا	مخرج	مدخل	طول	وہ شہر جن میں ہو کر دریا بہتا ہے
		جانب مشرق			
بحور یا منگولیا	امور یا سگہلین	منگولیا کے پہاڑ	بحیرہ ٹارٹری میں	۳۰۰۰	سیتنک -
	پیہو			۰۰	پیکن
چین	ہوانگ ہو	کوین لن سے	بحیرہ چین اعظم میں	۲۲۰۰	کی تی فانگ - لال چو
	ینگ تسی کیانگ	تبت کے پہاڑوں سے		۳۲۰۰	نین کن
	کانٹن سیکیانگ	چین کے پہاڑوں سے		۱۱۰۰	کانٹن
		جانب جنوب			
انام	میکانگ یا کمبوڈیا	تبت سے	بحیرہ چین میں	۱۶۰۰	سیگون
سیام کمبوڈیا	مینام	ایضاً	خلیج سیام	۹۰۰	بنکاک
برہما	اراوی	ایضاً		۱۲۰۰	رنگون - پیگو - پروم - آوا امراپورا - مانڈلی -
ہندوستان	برہم پتر	ہمالیہ سے	خلیج بنگال میں	۱۸۰۰	لاسہ - ٹیسی - وڈن
ایضاً	گنگا	ایضاً		۱۵۰۰	کلکتہ - بہرامپور - چندرنگر - مرشدآباد - پٹنہ - غازیپور - بنارس - مرزاپور - الہ آباد - کانپور - قنوج - فرخ آباد - گڈھ مکتیشر - ہردوار -





مشرقی گھاٹ و مغربی گھاٹ ہندوستان
کے مشرقی و مغربی کنارے پر ہین +
کوہستان سلیمان ہندوستان او
بلوچستان کے بیچ مین +
البرز بحیرۂ خضر کے جنوب مین +
طارس ایشیاے کوچک مین +

۱۰ - جزائر

سیبیریہ نو بحر شمالی مین -
بحر الکاہل - مین ہینن - فارموسا
چین کے جنوب و مشرق مین -
جزائر کیورائل و سگھالیین درمیان
کمسکٹکا و جاپان -
جزائر جاپان بحر جاپان کے شرق مین
بحر ہند مین سنگاپور و پینانگ - سرندیپ
یا لنکا - لکدیپ - مالدیپ - انڈمان
و نکوبار ہین -
جزائر ہوڈس و سیماس بحر
یونان مین -
قبرس یا سیپرس لیوانٹ مین
مجمع الجزائر ہند مشرقی (جسمین خاص
سماٹرہ - جاوہ - بورنیو - سلی بیس - ملکہ
و جزائر ملوکہ ہین) بحر ہند و بحر الکاہل
کے درمیان واقع ہین +

۱۱ - جزیرہ نما

کوریہ و کمسکٹکا مشرق مین و جزیرہ نما آن روی گنگ - ہند و عرب جنوب
مین ایشیاے کوچک مغرب مین +

۱۲ - راس

جانب شمال
راس شمالی شرقی یا سیورو سیبیریہ کے

شمال و شرق مین واقع ہے۔
راس شرقی آبنائے بہرنگ پر

جانب مشرق

لیاٹنگہ کمسکٹنکہ کے جنوب مین واقع ہے

جانب جنوب

راس الحد عرب کے جنوب شرق مین
راس کماری ہندوستان کے جنوب مین
رومینیا ملاکہ کے جنوب مین۔
کمبوڈیہ انام کے جنوب مین۔

جانب مغرب

راس بابا ایشیائی روم کے
جنوب مین ہے۔

۱۳- ولایات مع خاص حصوں کے

(۱) ایشیائی روس

ایشیائی روس کے تین حصے- کاکاسیہ یا قاف- سیبیریہ- اور روسی ایشیائے وسطی ہین- کاکاسیہ یا قاف اوس حصہ کو کہتے ہین جو یوریی روس فارس اور ایشیائے روم کے درمیان واقع ہے- سیبیریہ کوہ الثائی کے شمال سے بحر شمالی تک چلا گیا ہے- اور روسی ایشیائے وسطی سے وہ ممالک مقبوضہ روس مراد ہین- جنھین کوہ الٹائی منگولیا اور چین سے علحدہ کرتا ہے اور جو جانب مغرب کوہ یورال سے بحر کاسپین تک واقع ہین اونکے جنوب خانات خیوہ و بخارا ہین- توبالسک مغربی سیبیریہ کا اور ارکٹسک مشرقی کا تفلس کاکاسیہ کا دار السلطنت ہے- اوسک ساپو دار السلطنت

(۴) مشرقی ترکستان

ترکستان کے دو حصے مشرقی اور مغربی ترکستان ہین مشرقی کو چین والون نے
۱۸۷۷ء مین فتح کیا تھا اسکے خاص حصے ختن - یارقند و کاشغر ہین +
یارقند مین چینی اور مغربی ایشیا والون مین باہم تجارت ہوتی ہے - کاشغر
مین تجارت و دستکاری خوب ہوتی ہے ختن زمانہ سلف مین مشک کیواسطے مشہور تھا +

(۵) جزیرہ نما آنرے گنگ

یہہ ملک ایشیا کے جنوب مین ہی اور آب و ہوا گرم ہے اور بعضی حصون مین
مضر صحت - اسمین بڑے بڑے پہاڑ اور دریا اور عمدہ بندر ہین -
اسکے خاص حصے اراکان - پیگو - صوبجات ٹناسرم - برہما -
[illegible] - ملایا - سیام - انام اور کمبوڈیہ ہین + اکیاب - اراکان کا خاص بندر ہے +
مولمین صوبجات ٹناسرم کا بندر ہے - فرانسیسی کوچین - چونکہ ملایا کا جنوبی
حصہ ہے فرانسیسیون کے قبضے مین ہے اور اسکا دار السلطنت سیگون ہے +

(۶) ہندوستان

اسکا مفصل بیان آگے کیا جائیگا +

(۷) افغانستان

افغانستان پہاڑی ملک بلوچستان کے شمال مملکت ہند و روس کے میان
واقع ہے اور اسی وجہ سے بنظر معاملات ملکی سرکار انگریزی نے اسکے پر فساد اور

جنگجو رعایا کو اپنی طاقت کا نمونہ ۱۸۸۵ء مین دکھلایا تھا۔ اسمین افغان ترکستان بھی شامل ہے جو کوہ ہندوکش اور دریاے اکسس کے درمیان ہے اور جسکے خاص حصے واخان۔ بدخشان۔ قندز۔ خلم اور بلخ ہین۔ افغانستان کے خاص حصے کابل۔ قندھار۔ ہرات۔ اور سیستان ہین +

کابل دارالسلطنت میوجات کے لیئے مشہور ہے۔ غزنین سلطان محمود کا دارالسلطنت تھا + ہرات نہایت آباد تجارتی شہر ہی + بلخ جواندنون ویران پڑا ہوا ہے زردشت کی پیدائشگاہ ہے۔ جلال آباد۔ درۂ خیبر کے قریب سنہ ۱۸۴۲ء کے محاصرہ کے سبب سے مشہور ہے + قندھار کے انار مشہور ہین +

(۸) بلوچستان

بلوچستان درمیان فارس۔ افغانستان و سندھ واقع ہے۔ آب و ہوا موسم گرما مین نہایت گرم اور موسم سرما مین نہایت سرد رہتی ہے۔ مغربی حصہ خود مختار اور مشرقی زیر حکم خان قلات ہے۔ دشت کرمان کنارے پر واقع ہے + قلات خان قلات کا گرمائی مسکن اور گنڈاوا سرمائی ہے۔ قلات کے شمال ۷۰ میل کے فاصلے پر مشہور بولن پاس ہے اور چند میل کے فاصلے پر جانب شمال و مغرب شہر قطع واقع ہے جو انگریزون کے قبضہ مین ہے +

(۹) مغربی ترکستان

مغربی ترکستان مین روسی ترکستان۔ خانات خیوہ و بخارا اور ترکمان شامل

(١١)

مکہ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش گاہ اور مسلمانون کا مقدس شہر ہے۔ مدینہ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مدفن ہے۔ رعید۔ نجد کا۔ صنعا۔ یمن کا اور مسقط عمان کا دار السلطنت ہے۔ مخا کا قہوہ مشہور ہے۔ عدن کا بندر انگریزون کے قبضے مین ہے۔ جدہ و ینبوع بحیرۂ قلزم پر بندرگاہ ہین ٭

۱۴۔ جزائر مع حصۂ خاص شہر

(۱) جاپان

جزائر جاپان چین کے مشرق بحر پاسفک مین واقع ہین انکا رقبہ انگلینڈ اور ویلس کا سہ چند اور آبادی ۲۷۲ فی میل مربع ہے۔ انمین بڑے شہر بہت ہین آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے۔ باشندے تربیت یافتہ ہنرمند اور دستکار ہین۔ پادشاہ کو میکاڈو (روحانی حاکم) کہتے ہین۔ یہانکے قانون و سزائین سخت ہین ٭

اسمین کئی جزائر شامل ہین جن مین سے خاص نیفان۔ کیوسو۔ سیکوک جیسو ہین ٹوکایو یا یڈو جزیرہ نیفان کا دار السلطنت ہے۔ میاکو تجارتی شہر ہے۔ اوساکا جاپان کا بڑا شہر ہے۔ نیگاساکی جزائر کیوسو مین مشہور شہر و بندر ہے۔ یوکوہاما اور ہیوگو نیفان مین نامی بندرگاہ ہین ٭ ہتس مئی جزیرہ جیسو مین بڑی تجارت کی جگہ ہے ٭

(۲) مجمع الجزائر ملایا یا جزائر ہند شرقی

جزائر ہند شرقی کو باغات شمس بھی کہتے ہین۔ خوبصورتی زرخیزی اور آب و ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (٣)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

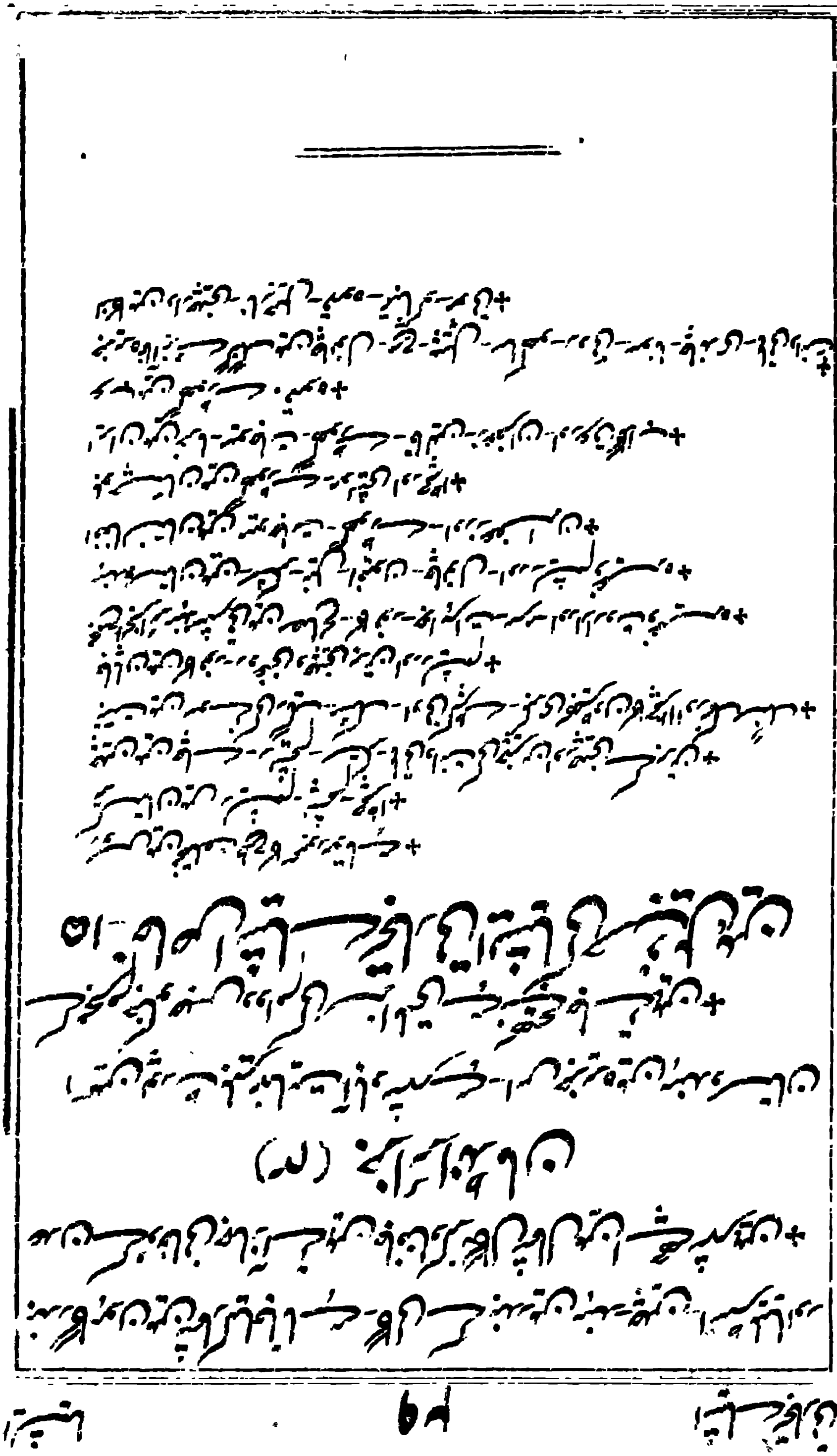
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



۱۔ بیان ہندوستان

جزیرہ نما ہندوستان ایشیا کے جانب جنوب واقع ہے اور دنیا کے کل ملکون سے علاوہ چین کے زیادہ آباد اور ایشیا کی کل سلطنتون سے زیادہ تربیت یافتہ سلطنت ہے + اسمین برّاعظم کی تمام قدرتی خوبیان حیرت انگیز رنگارنگی سے پائی جاتی ہین ترائی کے جنگل اور دلدل ۔ تھر کا ریگستان ۔ بنگالہ کی زرخیز زمین ۔ کچھ کے نمکین رن ۔ مغربی گھاٹ کے چورس اور خوش منظر میدان ۔ کرناٹک کا نشیب ۔ اور کوہ ہمالیہ کے ہمیشہ برف سے ڈھکی ہوئی چوٹی اسمین موجود ہین ۔

۲۔ حدود اربعہ

شمال مین کوہ ہمالیہ ۔ شمال و مشرق مین کوہستان آسام ۔ جنوب مین بحر ہند اور مغرب مین کوہ سلیمان و کوہ ہالہ ہین + شکل اسکی شکل مثلث کے ہے جسکا قاعدہ کوہ ہمالیہ اور راس راس کماری ہے ۔ عرض اسکا تخمیناً انیس سو میل ہے + اور طول بھی قریب قریب اسی قدر ہے ۔ رقبہ تخمیناً سولہ لاکھ میل مربع ہے + آبادی ۲۵½ کروڑ ہے + اور طول ساحل ہند تخمیناً تین ہزار چھ سو میل ہے مشرقی کنارہ ابنائے پاک سے دریائے کرشنا کے دہانہ تک ساحل کارومنڈل اور دریائے کرشنا کے دہانہ سے گوداوری کے دہانہ تک ساحل گولکنڈہ اور

اوسکے بعد ساحل اوڑیسہ کہلاتا ہی + جنوبی و مغربی کنارہ کو ساحل ملابار کہتے ہین +

۳ ۔ آب و ہوا

ہندوستان کی آب وہوا گرم ہے مگر پہاڑی ملکون مین مثل نینی تال و کشمیر کے خوب سرد ہے۔ یہان دو موسمی ہوا جنوب و مغرب و شمال و مشرق سے چلا کرتی ہین اول اپریل سے ستمبر تک چلتی ہے اور دوسری اکتوبر سے مارچ تک۔ تین خاص موسم۔ گرمی۔ برسات۔ جاڑا ہین +

(۱) پیداوار۔ ہندوستان کے پیداوار انواع واقسام کے ہین +

نباتات۔ خاص نباتی پیداوار۔ چانول۔ گیہون۔ چنا وغیرہ غلہ روئی نیل۔ افیون۔ سن۔ پٹسن۔ چاء۔ نیشکر۔ اور لکڑی ہین۔ چانول بنگال اور بہار مین اور سمندر کے کنارے خوب ہوتا ہے۔ گیہون اضلاع مغربی و شمالی اور پنجاب مین۔ جوار باجرا نیلگری پہاڑ پر۔ روئی احاطۂ بنگال اراکان اور پیگو مین بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ نیل بنگال بہار اور ہمالیہ اور گنگا کے بیچ کے ملکون مین بویا جاتا ہے۔ افیون بنگال۔ بہار۔ بنارس اور مالوہ مین خوب پیدا ہوتی ہے سن اور پٹسن دریاے ستلج و بیاس کے کنارے میسور اور اور ضلعون مین ہوتا ہے۔ چاء آسام۔ کماؤن۔ الموڑہ اور شملہ مین۔ قہوہ سیلون اور [illegible] مین۔ نیشکر عنقریب کل ہند مین۔ الایچی اور سیاہ مرچ کنارے ملابار مین بہت ہوتی ہے۔ تمباکو اور سرسون۔ و تل وغیرہ عنقریب سب ضلعون مین ہوتے ہین۔ درخت ساکھو

تند۔ سیسم اور صندل وغیرہ جنگلونمین بکثرت پائے جاتے ہین۔ انبہ۔ انار
نارنگی۔ امرود۔ شریفہ۔ کیلا۔ سیب۔ ناشپاتی وغیرہ میوے باغ اور
جنگلون مین ہوتے ہین۔ غیر ملکون کی چیزین گو بھی۔ اور لیچی لوکاٹ وغیرہ
بھی یہان بوئی جاتی ہین۔

معدنیات۔ ہندوستان ہیرے کے لیئے مشہور ہے۔ کوہ نور ہیرا
جو اب ملکہ معظمہ قیصر ہند کے تاج مین لگا ہوا ہے گوداوری کے کنارے ملا تھا۔
سنبھلپور۔ بندیل کھنڈ۔ اور کولار جھیل کے قریب ہیرا نکلتا ہے۔ نیلم حال مین
مہاراجہ جمون کی عملداری مین نکلا ہے۔ چاندی۔ مرشدآباد کے پچھم جنگلونمین اور
سونا پنجاب۔ ملابار کنارہ۔ اور رونیا دمین اور دریاؤنکے ریت سے نکلتا ہے۔
لوہا اور کویلہ۔ جبل پور۔ بیلپور۔ اور رانی گنج مین سنگ مرمر جودھپور مین۔
اور نمک سنگ لاہور مین پایا جاتا ہے۔ یہان تانبا۔ سیسہ۔ گندھک۔
ہرتال وغیرہ کی بھی کھان ہین +

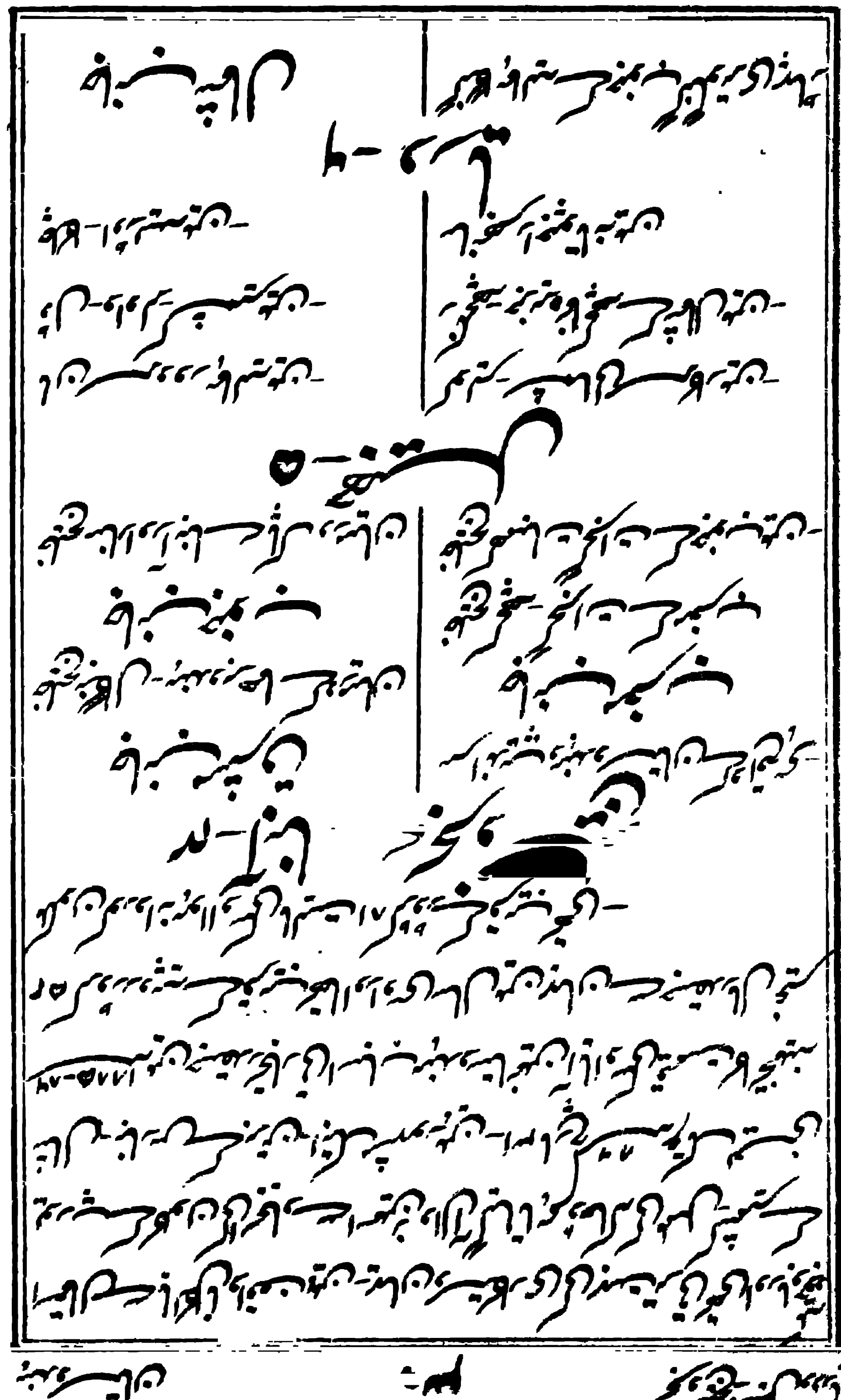
حیوانات۔ بھیڑ بکری۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ بیل۔ وغیرہ پالو جانور ہین۔
جنگلونمین شیر۔ تیندوے۔ ریچھ۔ ہاتی وغیرہ طرح طرح کے بندر چڑیان اور ہزار ہا
قسم کے کیڑے ہوتے ہین۔

(ب)۔ باشندے۔ ہندوستانکے اصلی باشندے تو بھیل۔
کول۔ گونڈ۔ کھانڈ وغیرہ جنگلی قومین جو اب پہاڑ اور جنگلونمین بود و باش رکھتی ہین۔

خیال کئے جاتے ہین۔ بندھیاچل کے شمال کے رہنے والے آریہ اور
اور جنوبی حصہ کے باشندے دراوڑی کہلاتے ہین۔ مسلمان اور پارسی جو مختلف
وقتون مین یہان آئے اونکی نسل بھی موجود ہے ہندوستان مین ۳۰
مختلف زبان بولی جاتی ہین جسمین سے زیادہ تر سنسکرت سے نکلی ہین۔
یہان مذہب برہمنی۔ بودھ۔ محمدی۔ اور عیسوی کے پیرو بہت ہین۔ پارسی
آتش پرست ہین۔ ہندوستانی رحم دل۔ حق شناس۔ مہمان نواز۔ اور
بہادر ہوتے ہین۔ بنگالی پست قد۔ ذہین عقلمند اور بزدل ہوتے ہین۔
شمالی قومین بہادری کے لیئے مشہور ہین تامل محنتی اور اولوالعزم ہوتے ہین۔
ہندوستان اور ہندوستانیون کی پھوٹ مشہور ہے۔

(ج) تعلیم و تجارت۔ اگلے زمانہ مین خاص خاص قوم اور خاص خاص
شخصون مین طریقہ تعلیم جاری تھا مگر اب علم کا چرچا روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے
نئے کالج اور اسکول بنتے جاتے ہین۔ کلکتہ۔ پنجاب۔ بمبئی اور مدراس کی
یونیورسٹیون نے اون صوبجات مین بالخصوص اور دیگر جا بالعموم ترقی تعلیم
کا سلسلہ قائم کر رکھا تھا اب الہ آباد یونیورسٹی کے ہونے سے اوس
سلسلہ کا استحکام اور بھی زیادہ ہوگیا۔

ہندوستان کے دو ثلث کے قریب باشندے تو زراعت پیشہ ہین۔
جو آبپاشی کے فن مین تو ہوشیار ہین لیکن پانس کی نئی ایجاد خوبیون اور



سے نکلکر خلیج بنگال مین گرتی ہی جمنا
(چنبل سندھ اور بیتوا اسکے باجگزار
ہین) رام گنگا گومتی کرمناسا گھاگرہ
سون گنڈک باگمتی کوسی اسکے
دریا باجگزار ہین اور بھاگیرتھی جھلنگی
(دونو ملکر ہوگلی کہلاتے ہین) اچھامتی
اور مت بھنگا اسکی شاخ ہین +

جانب مشرق

برہمپتر ہمالیہ کے شمال سے نکلتا ہے اور
گنگا سے ملکر خلیج بنگال مین داخل ہوتا ہے
(میگنا گنگا اور برہمپتر کی ملی ہوئی
دھارا کو کہتے ہین) +

جانب جنوب

مہاندی گوداوری کرشنا کاویری
خلیج بنگال مین +
نربدا اور تاپتی خلیج کھمبات مین گرتے ہین +
شمالی و جنوبی پنیر پالیسور کے پہاڑون سے
نکلکر خلیج بنگال مین گرتے ہین +

جانب مغرب

سندھ ہمالیہ کے شمال سے نکلکر بحر عرب مین
گرتی جہلم بیاس راوی چناب و ستلج اسکے باجگزار ہین
لونی کوہ اراولی سے نکلکر خلیج کچھ مین
اور ماہی اور سابرمتی اراولی سے
نکلکر خلیج کھمبات مین گرتے ہین۔

انمین سے بڑے دریا جن شہرون مین ہوکر بہتے ہین اور اونکی لمبائی وغیرہ ایشیا کے دریاؤن کے بیان مین دیکھو۔

(۱) نہرین۔ ہندوستان مین نہرین بکثرت ہین۔ پنجاب مین نہر باری دوآب۔ نہر جمن غربی۔ نہر سرہند۔ نہر دریاے سوات۔ نہر دریاے ستلج سلسلہ نہر سند سلسلہ نہر مظفر گڈھ وغیرہ ہین۔ اور اضلاع مغربی و شمالی و اودھ مین

نہر گنگ- نہر جمن شرقی- نہر آگرہ- نہر بیتوا- نہر روہیلکھنڈ و بجنور- نہر کانپور
نہر ساردھا وغیرہ-

۷- کوہستان

جانب شمال

کوہ ہمالیہ- دنیا کے کل پہاڑون سے اونچا ہے اوسکی سب سے اونچی چوٹی کوہ ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فیٹ اونچی ہے +

جانب مشرق

کوسیا- گارو- پہاڑیان آسام مین- مشرقی گھاٹ مشرقی کنارہ کے متوازی ہے-

جانب جنوب

نیلگری یا مین شرقی گھاٹ غربی گھاٹ کے ملاپ پر واقع ہے- مغربی گھاٹ یا سہیادری (اسکے جنوبی حصے کو نیلاگری کہتے ہین) کوہ ہالہ- کوہ سلیمان اور کوہ سفید ہین +

وسط مین

بندھیاچل (جسکی اونچی چوٹی جام گھاٹ کہلاتی ہے) اور ست پڑا یا انجاوری مین +

۸- جزائر

سرانديپ- رامیسرم انڈمن- نیکوبار ساگر- ہٹیا- سوندیپ- شہباز پور

مالدیپ- لکدیپ- الیفنٹا- سالسٹ اور ڈیو ہین +

۹- جزیرہ نما

کاٹھیاوار- خلیج کھمبات اور کچھ کے درمیان اور کچھ سندھ کے جنوب مین واقع ہے +

۱۰ - راس

پالمیراس - کٹک کے جنوب کالیمیر - کاویری کے دہانہ پر منبع سندھ مین

جگت پائنٹ - و - ڈیو گجرات مین - راس کماری ہندوستان کے جنوب مین -

۱۱ - ریلوے

(۱) ایسٹ انڈیا ریلوے - ہوڑا سے دہلی تک جاری ہی خاص اسٹیشن اور وہ جگہہ جہان دوسری ریلون کا اتصال ہی مندرج ذیل ہین - ہوڑا - سیرام پور - چندر نگر - ہوگلی - بردوان - کانو (یہان سے مقامہ تک لوپ لین ہے اسکے خاص اسٹیشن رامپور ہاٹ - نلہاٹی - جہان سے نلہاٹی اسٹیٹ ریلوے اعظم گنج تک ہے - تین پہاڑ - جہان سے راجمحل تک ایک شاخ گئی ہے - صاحب گنج - جمالپور - جہان سے مونگیر تک ایک شاخ گئی ہے اور مقامہ ہین) رانی گنج - سیتارام پور (یہان سے براکر کو ایک شاخ گئی ہی) مدھوپور (یہان سے گریڈیہ کو ایک شاخ گئی ہے) بیا ناتھ یا بیجناتھ (دیوگڈھ ریلوے کی شاخ یہان سے شروع ہوتی ہے) لکھی سرا مقامہ (یہان سے ایک شاخ مغلمہ گھاٹ تک ہے اور اس پار سے ترہت اسٹیٹ ریلوے شروع ہوتی ہی جسکی ایک شاخ سمستی پور سے دربھنگا اور جنجر پور تک اور دوسری مظفر پور سے حاجی پور تک ہی) پٹنہ - بانکی پور (یہان سے پٹنہ گیا اسٹیٹ ریلوے شروع ہوتی ہے اور

ایک شاخ دیگھا گھاٹ کو گئی ہے جسکے اوس پار سونپور سے بنگال نارتھ ویسٹ ریلوے چھپرا۔ گورکھپور۔ بستی۔ منکاپور جہان سے ایک شاخ اجودھیا کو گئی ہے گونڈا کو ہوتی ہوئی بہرائچ تک گئی ہے) داناپور۔ بکسر۔ دلدانگر (یہان سے ناری گھاٹ کو ایک شاخ گئی ہے) مغلسرائے (یہان سے بنارس کو ایک شاخ گئی ہے اور بنارس سے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے شروع ہوتی ہے) مرزاپور۔ نینی (یہان سے ستنا۔ مانکپور ہوتی ہوئی ایک شاخ جبل پور کو گئی ہے) الہ آباد۔ فتح پور ہنسوا۔ کانپور (اس جگہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کی ایک شاخ لکھنؤ سے آملی ہے۔ اور کانپور۔ اجمیر اسٹیٹ ریلوے جاری ہے خاص اسٹیشن فرخ آباد۔ کاسگنج جہان سے سورون کو ایک شاخ گئی ہے ہاتھرس متھرا ہین) اٹاوہ۔ ٹونڈلہ (یہان سے ایک شاخ آگرہ گئی ہے جہان سے سیندھیا اسٹیٹ ریلوے دھولپور ہوتی ہوئی گوالیار کو جاتی ہے) ہاتھرس علیگڈھ (اس جگہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کی ایک شاخ جو چندوسی سے آتی ہے ملی ہے) چولا۔ غازی آباد (یہان نارتھ وسٹ ریلوے ملی ہے) دہلی (یہان سے راجپوتانہ مالوہ ریلوے ریواڑی ہوتی ہوئی احمدآباد تک چلی گئی ہے)

(۲) ایسٹرن بنگال ریلوے۔ کلکتہ سے گولنڈو تک ہے خاص اسٹیشن کلکتہ۔ (یہان سے کونیا تک ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے جاری ہے) دمدم (یہان سے بنگال سنٹرل ریلوے کھولنا تک ہے) بارکپور

[illegible] اسٹیشن سے [illegible] کو توڑ کر دی ۱۲
یہان سے ایک شاخ بھوپال کو گئی ہے اور کانپور [illegible] تک جاری ہے ۱۲
ایسٹرن کے معنی پوربی ۱۲

راناگھاٹ (یہان سے بونگانگ تک ایک شاخ ہے) بگولہ (یہان سے کشنا گھر ریلوے شروع ہوتی ہے) کشن گنج ۔ رام نگر ۔ پرادہ (یہان سے واکلدیا کو ایک ریل جاتی ہے) اور گولنڈو ہین۔

(۳) نارڈرن بنگال اسٹیٹ ریلوے ۔ ڈاکلدیا سے سلی گوری تک ہے۔ خاص اسٹیشن سارا گھاٹ ۔ ناٹور ۔ پارپتی پور ۔ (یہان سے کونیا تک ایک ریل جاتی ہے اور دوسری دیناج پور تک) سعید پور جلپائی گوڑی سلی گوڑی ہین (یہان سے دارجیلنگ ہمالیہ ریلوے شروع ہوتی ہے)

(۴) سوتھ ایسٹ بنگال ریلوے ۔ کلکتہ سے ڈائمنڈ ہاربر تک ہے اور اسکے ایک اسٹیشن سناپور سے پورٹ کیننگ تک ایک شاخ ہے۔

(۵) اودھ روہیلکھنڈ ریلوے مغلسرائے سے سہارنپور تک جاری ہے اور ایک شاخ لکھسار سے ہردوار تک جاری ہے۔ خاص اسٹیشن بنارس جونپور فیض آباد (یہان ایک لین منکاپور سے آکر مل گئی ہے) اجودھیا ۔ بارہ بنکی ۔ یہان سے ایک شاخ بھرام گھاٹ کو گئی ہے) لکھنؤ (یہان سے کانپور کو ایک شاخ گئی ہے) شاہجہانپور ۔ بریلی (یہان سے روہیلکھنڈ کمایون ریلوے نینی تال کو کاٹھ گودام تک گئی ہے اور ایک شاخ بریلی سے پیلی بھیت کو گئی ہے) چندوسی (یہان سے علیگڈھ کو ایک شاخ گئی ہے) ۔ مرادآباد ۔ نجیب آباد اور سہارنپور ہین۔

(۶) راجپوتانہ مالوہ اسٹیٹ ریلوے - دہلی سے احمدآباد تک
ہے خاص اسٹیشن - گوڑگانون - گڈھی - ہرسرو (یہان سے ایک شاخ فرخ نگر کو
گئی ہے) - ریواڑی (یہان سے ایک شاخ فیروزپور گئی ہے) -
الور - باندی کوئی (یہان سے ایک لین آگرہ کو گئی ہے) جے پور - پھلیرا (یہان
سے ایک شاخ سانبھر جھیل کو گئی ہے) - اجمیر (یہان سے ایک شاخ نصیرآباد -
نیمچ - اندور - رتلام - فتح آباد ہوتی ہوئی کھنڈوا پر گریٹ انڈین پے نن سولا
ریلوے سے مل گئی ہے) بٹھوراہین (یہان سے جودھپور ریلوے شروع ہوتی ہے)

(۷) نارتھ ویسٹرن ریلوے - دہلی سے لاہور و ملتان ہوتی ہوئی
کراچی تک گئی ہے - خاص اسٹیشن - میرٹھ - مظفرنگر - سہارنپور - انبالہ -
راجپورہ (یہان سے ایک شاخ پٹیالہ گئی ہے) امرتسر (یہان سے پٹھانکوٹ
کو ایک شاخ گئی ہے) لاہور (یہان سے پنجاب ناردرن ریلوے شروع
ہوتی ہے - خاص اسٹیشن گجرانوالہ - وزیرآباد جہان سے سیالکوٹ ایک شاخ
گئی ہے - راولپنڈی جہان سے ایک شاخ خوشحال گڈھ گئی ہے - لالہ موسیٰ
یہان سے بھیرا کو ایک شاخ گئی ہے - اور پشاور ہین -) رلے وند (یہان
سے ایک شاخ فیروزپور ہین جا ملی ہے) ملتان - مظفرآباد - (یہان سے
راموالہ تک ایک شاخ گئی ہے اور انڈس ویلی اسٹیٹ ریلوے کوٹری
[illegible] ہے) رک (یہان سے قندھار اسٹیٹ ریلوے زندلی گئی ہے) اور کراچی مین

۵۷ یہان سے ایک شاخ [illegible] ۱۸۷۲ ۵۲ [illegible] معنی شمالی

(۸) **گریٹ انڈین پینِنسولا ریلوے** - جبل پور سے بمبئی تک ہے خاص اسٹیشن سہاگپور - اٹارسی (یہان بھوپال اسٹیٹ ریلوے ملی ہے) کھنڈوا (یہان راجپوتانہ مالوہ ریلوے ملی ہے)۔ بھساول (یہان سے ایک شاخ جالم سے خام گانون تک اور دوسری بدنیرا سے امراوتی تک اور تیسری وردھا ہوتی ہوئی - ناگپور گئی ہے - وردھا سے وردا کول اسٹیٹ ریلوے ہینگن گھاٹ ہوتی ہوئی وروراگئی ہے) ناگپور سے ناگپور چھتیس گڈھ ریلوے شروع ہوتی ہے جسکے ایک اسٹیشن - دوہالی سے ایک شاخ تمسار - اور امگانون ہوتی ہوئی راج نندگانون گئی ہے) ننگانو منماڑ (یہان دہند منماڑ ریلوے ملی ہے) کلیان (جہان سے ایک لین کراجات گئی ہے خاص اسٹیشن - کراجات جہان سے ایک شاخ کمپولے گئی ہے پونا - دہند - شولاپور - ہڈجی جہان جنوبی مرہٹا ریلوے جسکی شرقی شاخ گدک تک اور جنوبی گدک سے بلاری ہو دھارواڑ تک ہے ملی ہے - وادی جہان نظام اسٹیٹ ریلوے ملی ہے اور راے چور یہان مدراس ریلوے ملتی ہے) تھانہ بمبئی (یہان سے بمبئی بڑودا سنٹرل ریلوے ودھان تک جاری ہے اور احمد آباد مین راجپوتانہ مالوہ اسٹیٹ ریلوے سے ملی ہے)۔

(۹) **نظام اسٹیٹ ریلوے** - وادی سے حیدرآباد ہوتی

ہوئی سکندر آباد تک گئی ہے۔

(۱۰) **مدراس ریلوے**۔ اسکی اول جنوبی و مغربی لین مدراس سے بی پور تک ہے جسکی ایک شاخ جولارپٹ سے بنگلور گئی ہے بنگلور سے میسور اسٹیٹ ریلوے شروع ہوتی ہے جسکی ایک شاخ گبی تک گئی ہے۔ ایرودو پر سوتھ انڈیا ریلوے ملی ہے۔ اور پوتھانور سے ایک شاخ نیلگری گئی ہے۔ دوم شمالی و مغربی لین مدراس سے رائے چور تک ہے۔ یہان گریٹ انڈین پے ننسولا ریلوے ملی ہے۔ ایک شاخ گونڈاکل سے بلاری گئی ہے۔ مدراس کی دونو لین آرکونم پر ملتی ہین +

(۱۱) **سوتھ انڈیا ریلوے**۔ مدراس سے توتی کورن تک ہے۔ خاص اسٹیشن مدراس چنگل پٹ (یہان سے ایک شاخ کانجی ورم ہوتی ہوئی آرکونم پر مدراس ریلوے سے مل گئی ہے) ویلو پورم (یہان سے ایک شاخ پانڈیچری کو گئی ہے) تنجور (یہان سے ایک شاخ نیگاپٹن کو گئی ہے۔) ترچناپلی (یہان سے ایرود کو ایک شاخ گئی ہے اور وہان جنوب و مغربی مدراس ریلوے سے مل گئی ہے) مدورا۔ مینا جی (یہان سے ایک شاخ تناولی کو گئی ہے) توتی کورن ہین +

(۱۲) **بمبئی بڑودا اسنٹرل انڈیا ریلوے**۔ بمبئی سے احمد آباد تک ہے خاص اسٹیشن بمبئی۔ سورت۔ میان گانون (یہان سے گیکوار

ریلوے شروع ہوتی ہے)۔ انند (یہاں سے گودھرا تک ایک شاخ ہے)
احمدآباد میں (یہاں مالوہ ریلوے ملی ہے اور یہیں سے ایک شاخ ودوان
تک ہے) اور بھاؤنگر گونڈال ریلوے بھی شروع ہوتی ہے جسکے ایک
اسٹیشن ہولا سے دھوراجی کو ایک شاخ گئی ہے۔)

۱۲۔ قدرتی حصے

ہندوستان کے قدرتی حصے تین ہیں اول ہندوستان شمالی یا اُتراکھنڈ جو کوہ ہمالیہ کے دامن میں ہے۔ دوم ہندوستان خاص جو کوہ ہمالیہ و بندھیاچل کے درمیان واقع ہے۔ سوم دکن جو کوہ بندھیاچل کے جنوب میں واقع ہے+

۱۳۔ تقسیم ملکی

باعتبار تقسیم ملکی ہندوستان کے چار حصے ہیں جنکا مختصر حال آگے بیان ہوگا+
اول برٹش انڈیا یا عملداری سرکار انگریزی۔
دوم ممالک محفوظہ یا ریاستہاے باجگذار
سوم ریاستہاے خودمختار۔
چہارم عملداری غیر۔

۱۴۔ اول بیان برٹش انڈیا

برٹش انڈیا میں پریزیڈنسی بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ اور ممالک زیر حکم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۱)

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

ہین اور اسمین ۹ قسمتین و ۵۲ ضلعے ہین اور دار السلطنت کلکتہ ہے

(۱) قسمت بردوان

بردوان بانکوڑا - بیربھوم -
مدناپور - ہوگلی - ہوڑا -

(۲) قسمت پریزیڈنسی

کلکتہ - کھولنا - چوبیس پرگنہ - ندیا
جےسور - مرشدآباد -

(۳) قسمت راجشاہی و کوچبہار

دیناجپور - راجشاہی - رنگپور - بوگڑا -
پبنا - دارجیلنگ - جلپائی گوڑی -
کوچ بہار -

(۴) قسمت ڈھاکہ

ڈھاکہ - فریدپور - باقرگنج - میمن سنگھ -

(۵) قسمت چٹگانون

چٹگانون - نواکھولی - ٹیرہ چٹگانون
کے پہاڑی ملک و پہاڑی ملک ٹیرہ -

(۶) قسمت پٹنہ

پٹنہ - گیا - شاہ آباد - دربھنگا -
مظفرپور - سارن - چمپارن -

(۷) قسمت بھاگلپور

مونگیر - بھاگلپور - پرنیا -
مالدہ - سنتھال پرگنہ -

(۸) قسمت اوڑیسہ

کٹک - پوری - بالاسور - انگول
بانکی - محالات باجگزار -

(۹) قسمت چھوٹا ناگپور

ہزاری باغ - لوہاردگا -
سنگھ بھوم - مان بھوم -
محالات باجگزار -

(۳) بیان مشہور شہرون کا

کلکتہ دار السلطنت ہندوستان دریائے ہوگلی پر واقع ہے اور بڑا تجارتی

اور آباد شہر ہے اسمین فورٹ ولیم نامی قلعہ ہے ۔ مٹیا برج مین واجد علی شاہ
رہتے تھے علی پور جو فورٹ ولیم سے ۲ میل کے فاصلے پر ہے لفٹننٹ
گورنر بہادر بنگال کے رہنے کی جگہ ہے ۔ دمدم و بارکپور فوجی مقام ہین
ہوڑا مین جو کلکتہ کے قریب ہے ایسٹ انڈیا ریلوے کا بڑا کارخانہ ہے +

بردوان بڑا رونق دار شہر ہے اور یہان مہاراجہ صاحب بردوان رہتے
ہین کلنا اور کٹوا تجارتی مقام ہین رانی گنج مین کوئلہ کی کان ہے ۔ بجناتھ
ضلع بیربھوم مین مہادیو جی کا مشہور مندر ہے + بانکوڑا مین ریشمی اور ٹسر
کے تھان عمدہ ہوتے ہین +

ندیا دریاے بھاگیرتی پر ہے یہان کا نیائی شاستر مشہور ہے شانتی پور
مین سوتی کپڑا اچھا بنتا ہے ۔ کشن نگر دریاے جھلنگی پر مشہور جگہ ہے پلاسی
پر سراج الدولہ کو کلایو نے شکست دی تھی +

مرشدآباد دریاے بھاگیرتی پر نواب ناظم بنگالہ کا دارالسلطنت تھا ۔

بہرامپور مین کچہریان ہین +

دارجیلنگ مین حاکم بنگال تبدیل ہوا کو جاتے ہین +

ڈھاکے کی ململ اور چکن مشہور ہے +

چٹگانون عمدہ بندر ہے اور یہان سے لکڑی اور چانول باہر کو بھیجا جاتا ہے +

مالدہ ریشمی کپڑے اور انبہ کے لیئے مشہور ہے +

[illegible] (1)

[illegible]

+ [illegible]

+ [illegible]

[illegible]

+ [illegible]

[illegible]

+ [illegible]

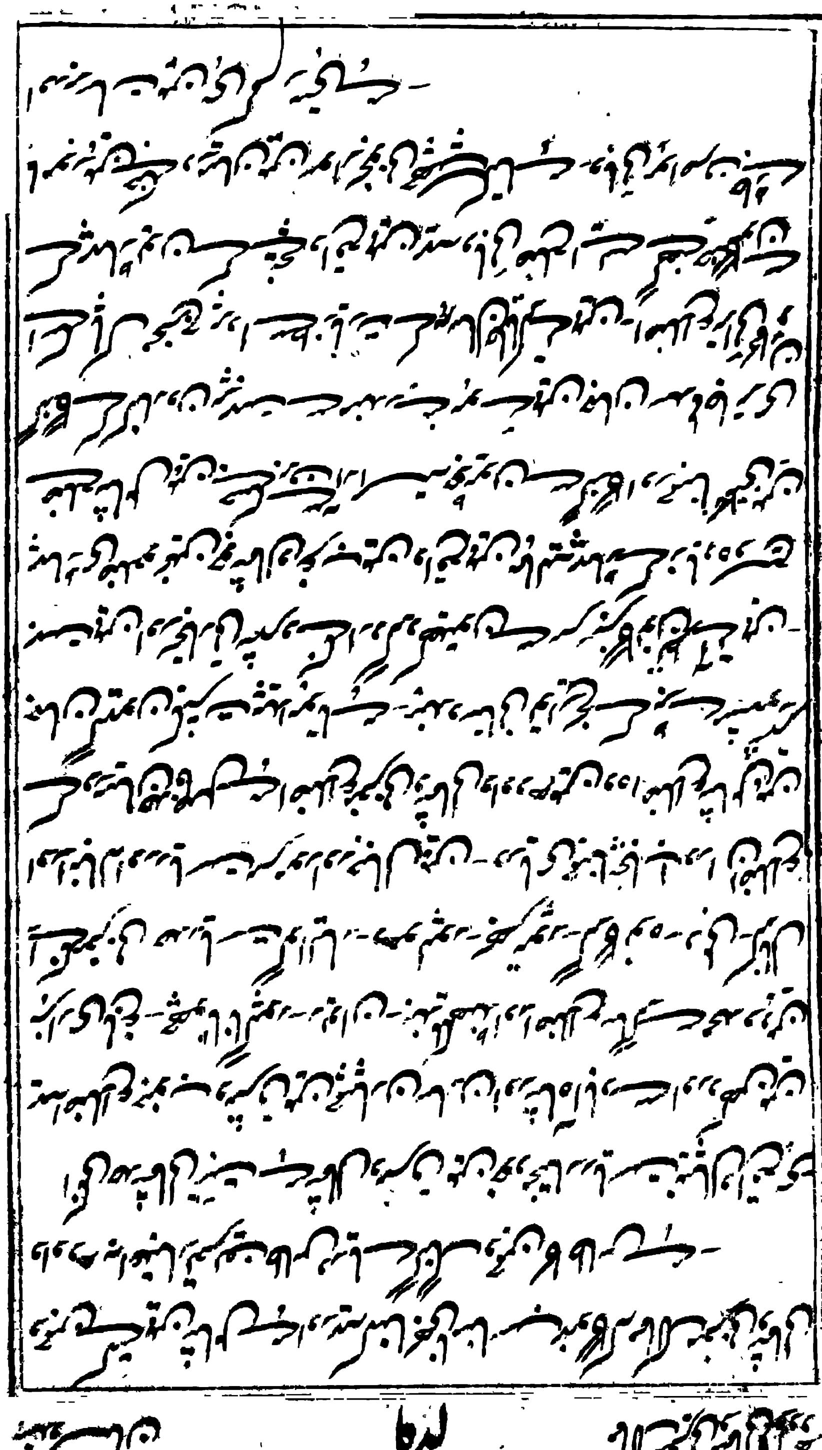
[illegible]

+ [illegible]

+ [illegible]

[illegible]

+ [illegible]



دریا۔ خاص ندیا گنگا۔ جمنا۔ گھاگھرا۔ گومتی۔ اور رام گنگا ہین۔ گنگا گڑھوال سے نکلکر دکن اور پورب کے جانب ان ضلعونمین بہتی ہے اور بلیا کے قریب گھاگرا سے ملتی ہے اور اسجگہہ سے گویا گنگا بنگال کے ضلعون مین داخل ہوتی ہے۔ اسکے باجگزار۔ ما لن۔ برگنگا۔ مہاوا۔ سوت۔ کالی رام گنگا۔ کلیانا۔ اسان۔ پانڈو۔ جمنا۔ ٹونس۔ جرگو۔ برنا۔ گومتی۔ گنگی باسو۔ سرجو۔ گھاگھرا ہین۔ نہر گنگ کی ایک شاخ تو ہردوار سے اور دوسری نروراسے نکالی ہے جو بلندشہر کے ضلع مین ہے۔ جمنا بھی گڑھوال سے نکلی ہے اور گنگا کے متوازی اٹاوہ تک بہتی چلی آتی ہے۔ یہان سے یہہ گنگا کے قریب ہوتی جاتی ہے اور الہ آباد مین آکر اسمین ملجاتی ہے۔ اسکے خاص دریا سے باجگزار سکرا۔ کانھا۔ ہنڈان۔ ستر۔ کروان۔ اونگن۔ جمبل۔ سند۔ نان۔ سنگار۔ نون۔ رند۔ سسر کھدیری۔ بیتوا کین ہین۔ گھاگھرا کے باجگزار سیلی۔ سرجو۔ چوکا۔ دھاور۔ موچورا اور راپتی ہین۔ گومتی پیلی بھیت کے قریب سے نکلکر سید پور کے قریب گنگا مین ملتی ہے اسکے باجگزار کتنھا۔ سراین۔ سائی اور نند ہین۔

رام گنگا دو دو ٹوسی سے نکلکر قنوج کے قریب گنگا سے آملی ہے۔

جھیل۔ کماؤن مین۔ نینی تال۔ بھیم تال۔ نان کوجیا تال۔ مالوہ تال۔ ست تال۔ گھرپا تال وغیرہ۔

اکتوبر یا نومبر مین کاٹی جاتی ہے اور دوسری اکتوبر یا نومبر مین بوئی جاتی ہے اور مارچ یا اپریل مین کاٹی جاتی ہے تیسری فصل بوایت دسمبر مین اور چوتھی یا فصل زاید مئی مین تیار ہوتی ہے۔ خاص اشیاء زراعت گیہون۔ جو۔ جوار باجرا۔ چاول۔ نیل۔ روئی۔ نیشکر۔ افیون۔ چار۔ سرسون وغیرہ ہین۔

تجارت۔ اضلاع مغربی و شمالی سے خاص کر غلہ یا اور زراعتی اشیاء بھیجی جاتی ہین یہ اشیاء برآمد یا تو تبت و نیپال کو یا کلکتہ و بمبئی کو روانہ کیجاتی ہین خاص اشیاء برآمد گیہون۔ رینڈی۔ سرسون۔ تل۔ روئی۔ نیل۔ شکر۔ گڑ۔ لکڑی۔ رنگ۔ نمک۔ گھی۔ افیون۔ برتن۔ وغیرہ ہین خاص مقامات تجارت کانپور۔ الہ آباد۔ مرزاپور۔ بنارس۔ میرٹھ۔ کویل۔ ہاتھرس۔ متھرا۔ آگرہ۔ فرخ آباد۔ مرادآباد چندوسی۔ بریلی۔ سہارنپور۔ غازی آباد۔ کاسگنج۔ بجنور۔ نگینہ۔ نجیب آباد۔ گورکھپور غازیپور۔ بیلی بھیت۔ شاہجہانپور ہین صرف کانپور کی اشیاء درآمد و برآمد سنہ ۸۴-۱۸۸۳ء مین ۱۰ کروڑ روپیہ کی تھین۔ ان اضلاع مین ۷ ابڑی دخانی کلین جاری ہین۔ انکے ذریعہ سے کپڑا۔ کاغذ۔ صابن۔ شراب۔ شکر۔ وغیرہ تیار ہوتی ہے ایک کپڑا بنانیکی دخانی کل اکبرآباد مین جاری ہونیوالی ہے۔ ریشمی تجارت کمپنی کے الہ آباد مین قایم ہونے سے ریشمی چیزون کے استعمال کا شوق بڑہتا جاتا ہے۔ مئو کی ململ اور دھوتیان اور بھاگل پور کے ٹسر کی بکری خوب ہوتی ہے۔

وسائل آمد و رفت دریاے گنگا و جمنا و گھاگھرا ہین جنمین کشتی پر بہت سا

[illegible]

الہ آباد یونیورسٹی قائم ہوگئی ہے اب ان ضلعون کے اعلی خواندگی کے [illegible]
امیدوارونکو بنگال وپنجاب یا اور ضلعونمین جانیکی ضرورت نہین رہی۔
بنارس۔ الہ آباد لکھنو۔ آگرہ۔ اور علیگڈھ کے کالجون مین اعلی درجہ کی تعلیم
دی جاتی ہے جسکو تعلیم یونیورسٹی کہتے ہین فیض آباد اور بریلی مین بھی
کالج کلاس کھل گئے ہین۔ رڑکی کالج مین انجنیری سکھلائی جاتی ہے۔ کالجون کے
بعد سرکاری وامدادی مدرسے ہین جنمین انٹرنس یا مڈل تک کی خواندگی ہوتی
ہے انسے کم درجے کے مدرسے تحصیلی وپرگنہ وحلقہ بندی مدرسے اور دیسی مکتب
ہین۔

سرکاری وامدادی کالج اور مدرسون کے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ
تعلیم افسر اعلی ہین انکے ماتحت انسپکٹر اونکے اسسٹنٹ ڈپٹی اور سب ڈپٹی
ہین۔ صاحب انسپکٹر ہائی اسکول اور امدادی انگریزی اسکول کا معائنہ
کرتے ہین اور اونکا امتحان لیکر طریقہ تعلیم انتظام وغیرہ کی رپورٹ صاحب
ڈائرکٹر کے پاس ہر سال بھیجتے ہین۔ اسسٹنٹ انسپکٹر اور ڈپٹی اور سب ڈپٹی
انسپکٹر چھوٹے انگریزی مدرسے اور دیہاتی مدرسونکا معائنہ کرتے ہین اور
انکی رپورٹ صاحب انسپکٹر کے پاس بھیجتے ہین۔ ایسے اسکول جنمین
انگریزی لڑکے تعلیم پاتے ہین ایک علحدہ انسپکٹر کے تعلق ہین جو انسپکٹر
یورپین اسکول کہلاتے ہین۔

(۸) قسمت سیتاپور	(۱۰) قسمت فیض آباد
سیتاپور- ہردوئی کھیری یا لکھم پور-	فیض آباد- گونڈا- بہرائچ-
(۹) قسمت لکھنؤ	(۱۱) قسمت رائے بریلی
لکھنؤ- بارہ بنکی- اوناؤ-	رائے بریلی- سلطانپور- پرتاب گڈھ

(۳) بیان مشہور شہرون کا

(۱) قسمت میرٹھ آگرہ کے مغربمین

دہرہ دون- یہان چاء بکثرت پیدا ہوتی ہے- لنڈھور اور منصوری کی آب وہوا عمدہ ہے یہان حکام انگریز تبدیل آب وہوا کو جاتے ہین- کلیان پور اور کلسے بڑے قصبے ہین-

سہارنپور- کا کمپنی باغ مشہور ہے- یہان کشری گھوڑسال ہے- صندوقچے سفید لکڑی کے نقشدار عمدہ ہوتے ہین- سوتی کپڑے بنے جاتے ہین- اور چمڑے کا کام بھی خوب بنایا جاتا ہے- ہردوار مین بارھوین سال گنگا اشنان کا بڑا میلہ ہوتا ہے- رُڑکی کا انجنیرنگ کالج دخانی کلون کا کارخانہ اور سولانی ندی کا پل جسکے اوپر دریا کا پانی جاری ہے قابل دید ہین-

دیوبند- کنکھل- مظفرآباد- اور سلطانپور- بڑے قصبے ہین-
مظفرنگر کے کمل عمدہ ہوتے ہین- شاملی- کرانہ- سورون شکارپور بڑے قصبے ہین-

[illegible]

گورنمنٹ ہاوس۔ گاس گھر۔ اور ریلوے کلونکا کارخانہ قابل دید ہین۔ یہ شہر
ہندوونکے پاک شہرونمین شمار کیا جاتا ہے۔ کڑے مین دیوی جی کا میلہ ہوتا ہی
یہان کرک شاہ کا مزار ہے۔ یہان کی چندیا مشہور ہے اور ملوک داس بھی یہین
ہوتے تھے۔ مئومین دیسی کپڑا عمدہ اور کثرت سے بنایا جاتا ہے۔ سرسا
اناج کی منڈوی ہے۔ بھارت گنج۔ اور پھولپور بڑے قصبے ہین۔
جونپور کا عطر اور تیل اور دریاے گومتی کا پل مشہور ہے۔ مچھلی شہر کا پیڑا خوب ہوتا ہی
بادشاہ پور مین شکر۔ اور شاہگنج مین روئی کی خرید و فروخت زیادہ ہوتی ہے۔

(۵) قسمت بنارس۔ قسمت الہ آباد کے شمال و شرق مین

مرزاپور مین پیتل کے برتن خوب بنتے ہین۔ یہان کی دری اور قالین غیر
ولایتونمین بہت بھیجے جاتے ہین۔ بندوباشنی دیوی کا مندر بندھیاچل پہاڑ
پر ہندوونکا تیرتھگاہ ہے۔ چنارگڈھ کے مٹی کے برتن خوب ہوتے ہین یہان
قاسم سلیمانی کی درگاہ ہے اور قلعہ بھی مشہور ہی۔ یہان عمارت بنانیکے پتھر بہت
نکلتے ہین گھسیا کا قالین عمدہ ہوتا ہے۔ گوپی گنج اور چکیا بڑے قصبے ہین۔
بنارس۔ یا کاشی ہندوونکا تیرتھگاہ دریاے گنگ کے کنارے پر آباد ہی۔
یہان علم سنسکرت پڑھنے کا بہت رواج ہے۔ یہان کا بڑھوا منگل قابل
دید میلا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کالج۔ بشیشر ناتھ مہادیو جی کا مندر۔ مان مندر۔
مادھولے کا دھریرہ اچھی عمارات ہین۔ کمخواب۔ گوٹہ۔ تنباکو کی گولیان سنگی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (٢)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیلی بھیت۔ کے چاول مشہور ہین یہان بڑا جنگل قابل شکار ہی اور لکڑی کا
کام بھی اچھا ہوتا ہے۔ جہان آباد او بیلیور بڑے قصبے ہین۔

(۸) قسمت سیتاپور قسمت فیض آباد کے مشرق مین

سیتاپور۔ کی آب وہوا عمدہ ہے یہان سرکاری چھاونی ہے۔ بیزگرین
لحاف عمدہ ہوتے ہین۔ نیمسار مصر کہہ اور ہرگانون ہندوونکی تیرتھہ ہین۔
بسوان کا تنباکو خوب ہوتا ہے۔ لہرپور مین راجہ ٹوڈرمل پیدا ہوئے تھے۔
ہردوئی۔ ہردوئی کا آنبہ اور کپڑا مشہور ہے۔ بلگرام کے شاعر اور عالم
مشہور ہین یہان ایک کنوان ہی جسکا پانی پینے سے آدمی خوش الحان
ہوجاتا ہے۔ بھانی کا چاقو۔ سروتہ عمدہ ہوتا ہے۔ سندیلہ اور مرادآباد
مشہور مقام ہین۔
کھیری۔ اس ضلع مین محمدی کا کیتکی کا پھول ورگولا مین گوکرن ناتھہ
مہادیو کا میلہ مشہور ہے۔ کھیری ولکھیم پور بڑے قصبے ہین۔

(۹) قسمت لکھنو۔ قسمت سیتاپور کے مشرق مین

لکھنو۔ لکھنو صوبہ اودھ کا دارالحکومت مغربی وشمالی مین سب سے زیادہ
آباد شہر ہے۔ تاش بادلہ۔ فرد۔ چکن اور سوزن کار کپڑے یہان عمدہ بنائے
جاتے ہین۔ شیش محل حسین آباد۔ آصف الدولہ کا امام باڑہ۔ چھتر منزل
مچھی بھون۔ مارٹین صاحب کی کوٹھی۔ اور قیصر باغ قابل دید ہین ملیح آباد

کے آنبہ اور بیر مشہور ہین۔ ایٹھی اور کاکوری مشہور مقام ہین۔
بارہ بنکی۔ اس ضلعہ مین فتحپور کے قالین اور رادولی کے لڈو عمدہ ہوتے ہین۔ نوابگنج۔ اور کرسی مشہور مقام ہین۔
اوناؤ۔ اوناؤ صدر مقام ہے۔ بانگرمؤ اور صفی پور بڑے قصبے ہین۔

(۱۰) قسمت فیض آباد۔ قسمت رائے بریلی و قسمت لکھنؤ کے شمال مین

فیض آباد۔ صدر مقام ضلع ہے یہان کے صندوقچے اور قلمدان عمدہ ہوتے ہین۔ اجودھیا مین راجہ رام چندر جی پیدا ہوئے تھے۔ یہان رام نومی کا میلہ عمدہ ہوتا ہے۔ یہان پرانی عمارات کے نشان جس سے اسکی پرانی عظمت ظاہر ہوتی ہے پائے جاتے ہین۔ ٹانڈہ مین کپڑے بنے جاتے ہین۔
گونڈہ۔ یہان کول کے چاول اور تاڑ کے پنکھے اور ٹپاریان عمدہ ہوتے ہین۔ نوابگنج منڈی ہے۔ تلسی کے قریب دیبی پاٹن کا میلہ مشہور ہے بلرام پور اور کرنیل گنج بڑے قصبے ہین۔
بہرائچ۔ سرجو ندی پر واقع ہے یہان مسعود غازی کی درگاہ ہے۔ یہان کے نمدے اور لوہے کے برتن عمدہ ہوتے ہین۔ نیپال گنج منڈی ہے۔ بہنگا مین پھول کے برتن اچھے بنتے ہین۔ اکونا کا قلعہ مشہور ہے۔

(۱۱) قسمت رائے بریلی۔ قسمت لکھنؤ کے مشرق مین

رائے بریلی۔ صدر مقام ضلع ہے۔ ڈلمؤ مین گنگا اشنان کا میلہ ہوتا ہے۔

جالیس بڑا قصبہ ہے۔

سلطان پور۔ اس ضلع مین حسن پور بندھوا کے کپھول کے برتن اچھے ہوتے ہین۔ سلطان پور دریاے گومتی پر صدر مقام ہے۔

پرتاب گڈھ۔ کی مصری اور تنباکو اور بھار کی چینی اچھی ہوتی ہے۔

۱۸۔ بیان گورنمنٹ پنجاب

(۱) حدود اربعہ

شمال مین ریاست کشمیر۔ مشرق مین دریاے جمنا۔ جنوب مین راجپوتانہ مغرب مین کوہ سلیمان+

(۲) قسمت اور ضلعونکی تفصیل

اسمین چھ قسمتین اور اکتیس ضلعے حسب ذیل ہین۔ دارالحکومت لاہور ہے+

(۱) قسمت دہلی

دہلی۔ گوڑگانوہ۔ کرنال۔ حصار۔ رہتک۔ انبالہ۔ شملہ۔

(۲) قسمت جلندھر

لودھیانہ۔ فیروزپور۔ جلندھر ہوشیارپور۔ کانگڑا۔

(۳) قسمت لاہور

امرتسر۔ گورداسپور۔ لاہور ملتان۔ جھنگ۔ مانٹ گومری۔

(۴) قسمت راولپنڈی

راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ گجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔

(۵) قسمت ڈیرہ جات

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ڈیرہ غازیخان۔ بنو مظفرگڈھ۔

(۶) قسمت پشاور

پشاور۔ ہزارا۔ کوہاٹ۔

(۳) بیان مشہور شہرونکا

دہلی کا قلعہ۔ جامع مسجد۔ اور قطب صاحب کی لاٹ ۲۴۲ فیٹ اونچی مشہور ہے۔ ہریانا بہت بارونق اور آباد جگہہ ہے۔

گوڑگانوہ مین چیت کے مہینے مین دیبی کا میلا ہوتا ہے +

کرنال اور پانی پت مشہور جنگ گاہ ہین +

انبالہ مین سرکاری فوج رہتی ہے۔ کرکشیتر مین مہابھارت کی لڑائی ہوئی تھی تھانیشر ہندوون کا تیرتھگاہ ہے۔ یہان کی بھینس اچھی ہوتی ہین

لودھیانہ مین سوتی اور ریشمی کپڑے عمدہ ہوتے ہین +

شملہ مین گورنر جنرل تبدیل ہوا کو جاتے ہین۔ کسولی۔ اور سباٹو مین سرکاری چھاؤنی ہے اور یہان کی آب وہوا اچھی ہے +

سیالکوٹ مین سرکاری چھاؤنی ہے +

کانگڑا یا نگرکوٹ مین مہامایا کا مندر ہے +

امرتسر۔ تجارت کی جگہہ اور سکھون کا پاک مقام ہے یہان ہرگرو گوبند مندر جو ایک تالاب مین ہے مشہور ہے۔

لاہور دریاے راوی پر پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ کسو کی بنیھی مشہور ہے گجرات کی تلوار مشہور ہے۔ چلیان والا مین انگریز اور سکھون سے ایک سخت لڑائی ہوئی تھی ✤

پنڈ دادنخان مین سیندھی نمک کی کان ہے۔

راول پنڈی مین سرکاری فوج رہتی ہے۔ اٹک کا قلعہ مشہور ہے اور مری انگریزون کے ہوا کھانے کی جگہہ ہے ✤

ملتان کا ریشمی کپڑا مشہور ہے۔ لیا بڑی تجارت کی جگہہ ہے ✤

کالاباغ مین پھٹکری کی کان ہے۔

پیشاور ہندوستان کی مغربی حد پر واقع ہے۔ یہان سب سے زیادہ فوج رہتی ہے ✤

١٩۔ بیان گورنمنٹ بمبئی

(١) حدود اربعہ

شمال مین پنجاب بلوچستان مشرق مین راجپوتانہ و ممالک متوسط جنوب مین میسور و احاطۂ مدراس مغرب مین بحر عرب و بلوچستان ✤

(٢) قسمت اور ضلعون کی تفصیل

اس احاطہ مین چار قسمتین و تئیس ۲۳ ضلعے حسب ذیل ہین اور بمبئی الحکومت ہے ✤

ہوا کھانے کی جگہہ ہے۔ بیجاپور عادل شاہی بادشاہون کا پایہ تخت تھا۔
بیلگانو مین فوج کی چھاؤنی ہے۔ گرسپا وامی کا آبشار مشہور ہے۔
کمٹا اور سداشیوگڑھ بڑے بندر ہین۔
کراچی تجارتی مقام اور بندرگاہ ہے۔
حیدرآباد دشکارسی کے لیئے مشہور ہے ٹھٹھہ و شکارپور تجارتی مقام ہین +
میانی پر لارڈ نیپیر نے امیران سندھ کو شکست دی تھی۔
امرکوٹ مین آکبر بادشاہ پیدا ہوا تھا۔

۲۰۔ بیان گورنمنٹ مدراس

(۱) حدود اربعہ

شمال مین اڑیسہ ممالک متوسطہ حیدرآباد مشرق و جنوب مین سمندر مغرب مین احاطہ بمبئی۔

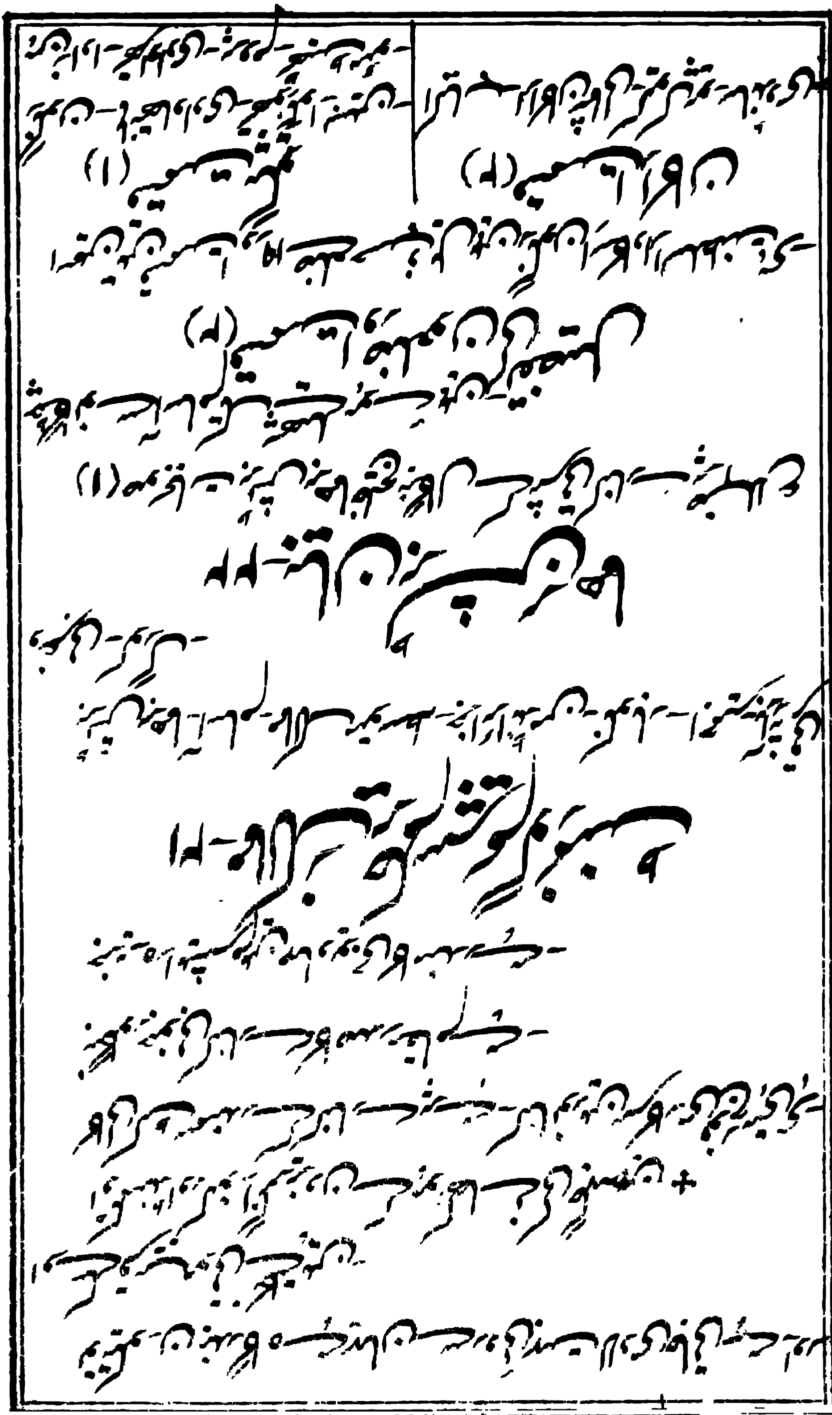
(۲) قسمت اور ضلعونکی تفصیل

اس گورنمنٹ مین صرف ۲۲ ضلعے حسب ذیل ہین اسکا دارالحکومت مدراس ہے +

گنجام۔ وزیگاپٹن۔ کرشنا۔ گوداوری	ٹرچناپلی۔ جنوبی ارکاٹ۔ تنجور۔
کرنول۔ بلاری۔ کڈاپا۔ نیلور۔	مدورا۔ ٹناولی۔ سیلم۔ کویمبٹور۔
چنگل پٹ۔ شہر مدراس شمالی ارکاٹ	نیلگری۔ ملیبار۔ جنوبی کنارہ۔ اننت پور۔

(۳) بیان مشہور شہرون کا

برھمپور مین ریشمی کپڑا عمدہ ہوتا ہے کلنگا پٹن اور گوپال پور بندر ہین۔
وزیگا پٹن بندرگاہ ہے یہان سینگ کے صندوق عمدہ بنتے
ہین۔ وزیانگرم مین فوج سرکاری رہتی ہے۔ ایلورے کے قالین عمدہ ہوتے ہین۔
راجمندری ضلع گوداوری کا صدر مقام ہے +
گنتور مسلمانون کے وقت مین بڑا استھان تھا۔ مچھلی پٹن بندر ہے یہان
کی چھینٹ عمدہ ہوتی ہے۔
گوٹی کا قلعہ عمدہ ہے اور بلاری مین فوج سرکاری رہتی ہے +
نیلور کے بیل مشہور ہین۔
کانجی ورم کے مندر مشہور ہین۔
مدراس مین فورٹ سینٹ جارج بڑا مستحکم قلعہ ہے۔
ارکاٹ کرناٹک کے نوابون کا دارالحکومت تھا۔ ترپتی ہندوون کا پاک
مقام ہے۔ ویلور مین سرکاری فوج رہتی ہے۔
تنجور تجارت کی جگہ ہے۔ کمبہ کونم کو جاتری بہت جاتے ہین۔
ترچناپلی بڑا شہر ہے اسکے قریب سرینگ جی کا مندر ہے۔
مدورا مین بہت سے مندر ہین۔ ڈنڈیگل کی آب و ہوا عمدہ ہے +

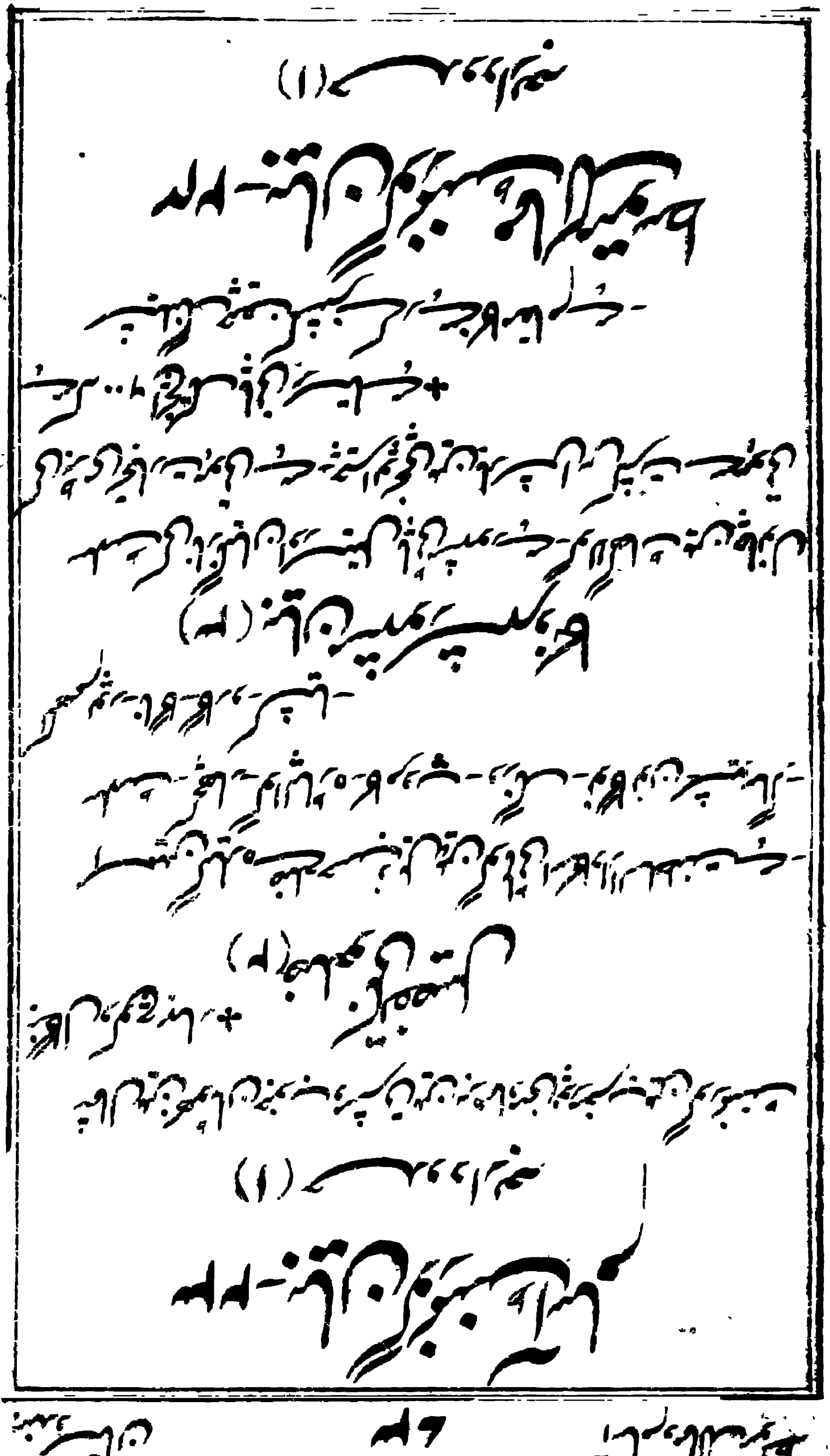


(۳) قسمت ٹناسرم۔ مولمین۔ امہرسٹ۔ مرگوی۔ ٹیوائی۔ شویجین۔ ٹونگو۔ سالوین

(۳) بیان مشہور شہرونکا

رنگون دارالسلطنت ہے۔ شوی ڈیگان بدھ مذہب والونکا متبرک مقام ہے۔
پیگو قدیم زمانہ مین خاندان ٹالینگ کا دارالحکومت تھا۔ باونگ مین مچھر فرنگی
کثرت ہے یان وان بڑا بازار ہے۔ پروم مین بدھ مذہب والون کا ایک بڑا مندر ہے +
کامابر اچھا بازار ہے۔ سینڈوے اور منگڈون مین تنباکو خوب پیدا ہوتی ہے۔
اکیاب بندرگاہ ہے۔ جہان سے چانول بہت روانہ ہوتا ہے اور
یہان عمدہ عمارات اور اسکول ہین +
مولمین عمدہ بندرگاہ ہے یہان لکڑی کی تجارت خوب ہوتی ہے۔ امہرسٹ
کی آب وہوا بہت عمدہ ہے۔ اور یہان بھی لکڑی کی تجارت ہوتی ہے تھیلو
مین بہت سے مندر ہین اور مشہور ہے کہ یہہ اسوک راجہ کے بنوائے ہوئے ہین

نوٹ (ابھی برما کا انتظام چونکہ پوری طرح پر نہین ہوا اسوجہ سے اسکا پورا حال نہین لکھا گیا)
یکم جنوری ۱۸۸۶ء کو گورنر جنرل ویسرائے ہند نے یہہ منادی کی کہ بحکم ملکہ قیصرہ ہند اب ملک ملوکہ شاہ تھیبا
جزو سلطنت قیصرہ ہند معظمہ شمار ہونگے اور ایسے افسرونکے زیر حکم رہینگے جنہین حضور ویسرائے وقتاً فوقتاً مقرر کرینگے
کل رقبہ قریب دولاکھ میل مربع ہے اور آبادی غالباً تین لاکھ سے زیادہ نہین۔ باشندے منگول ہین
اور چینی تبتی زبان بولتے ہین دستکاری روئی ریشم اور لوہے کی ہوتی ہے جو صرف ملک ہی کی ضروریات
کے لیئے کافی ہے۔ یہان کام روغنی اور ملمع کا اچھا ہوتا ہے۔ جنگلو مین قیمتی لکڑیون کے درخت پیدا ہوتے
ہین مگر گیہون۔ نیل۔ تنباکو۔ اور روئی بھی بوئی جاتی ہے۔ درخت میوہ و فلزات بھی کم و بیش پائے جاتے
ہین۔ دارالسلطنت مانڈلے ہے جسمین قریب ستر ہزار آدمیون کے رہتے ہین بھیمو چینی سرحد کے قریب بڑا شہر ہے



شمال مین ایجنٹی متوسط مشرق مین گورنمنٹ بنگال جنوب مین احاطہ مدراس وریاست حیدرآباد مغرب مین برار۔

(۲) قسمت اور ضلعون کی تفصیل

اسمین چار قسمتین اور انیس ضلعے حسب ذیل ہین اور ناگپور دریاے ناگ پر صدر مقام ہے۔

(۱) قسمت جبلپور

ساگر۔ دموہ۔ جبلپور۔ منڈلا۔ سیونی

(۲) قسمت نربدا

نرسنگھ پور۔ ہوشنگ آباد۔ نیمار بیتول۔ چھندواڑہ۔

(۳) قسمت ناگپور

ناگپور۔ بھنڈارا۔ وردا۔ چاندا۔ بالاگھاٹ۔

(۴) قسمت چھتیس گڑھ

راے پور۔ بلاس پور۔ سنبھل پور۔

(۳) بیان مشہور شہرونکا

ساگر مین فوج سرکاری رہتی ہے۔ بنڈیا مسلمانون کا قدیم شہر ہے۔ برہانپور دریاے تاپتی پر صوبہ خاندیس کا صدر مقام ہے۔ کامٹی مین چھاونی ہے۔ بینگن گھاٹ مین روئی کی تجارت ہوتی ہے۔ جبلپور تجارتی شہر ہے۔ ہوشنگ آباد مشہور شہر ہے اسکے قریب کی زمین نہایت زرخیز ہے۔ ناگپور دریاے ناگ پر چیف کمشنری کا صدر مقام ہے اور مرہٹونکی عملداری مین بھی صدر مقام تھا۔ رام ٹیک کا پان اچھا ہوتا ہے۔ ویراگڈھ و سنبھل پور مین ہیرے نکلتے ہین +

۲۵- بیان جزائر انڈمن و نکوبار

یہہ جزیرے خلیج بنگال مین واقع ہین- پورٹ بلیئر نہایت آباد شہر ہے یہان ہندوستان کے مجرم جنکو حبس دوام کی سزا ملتی ہے بھیجے جاتے ہین

۲۶- بیان اجمیر و مہرواڑہ

اجمیر و مہرواڑہ- جودہپور اور اودیپور و کشن گڑہ سے محدود ہین چیف کمشنر اجمیر مین رہتے ہین- یہان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے نصیر آباد مین سرکاری فوج رہتی ہے- پشکر ہندوون کا تیرتہ ہے-

۲۷- بیان صوبہ برار

(۱) حدود اربعہ

شمال مین دریاے تاپتی مشرق مین وردا جنوب مین گنگا مغرب مین خاندیس-

(۲) قسمت اور ضلعون کی تفصیل

اسمین دو قسمتین اور چھہ ضلعے حسب ذیل ہین اور دار الحکومت امراوتی ہے-

قسمت شرقی برار	قسمت غربی برار
ایلچپور- امراوتی- ون-	اکولا- بلڈانا- باسم-

(۳) بیان مشہور شہرونکا

امراوتی صدر مقام ہے۔ مرتضی پور روئی کا بڑا بازار ہے اور جہاں لڑائی ہوئی وہ اکھانی کی جگہہ ہے اسکے قریب گاول گڑھ کا مشہور قلعہ ہے۔ خام گانون مین روئی کی خوب تجارت ہوتی ہے۔ ارگانون مین جنرل ویلزلی نے مرہٹونکو شکست دی تھی۔

۲۸۔ بیان کرگ

کرگ ملیبار اور میسور کے درمیان واقع ہے جسمین جنگل و پہاڑ بکثرت ہین الایچی خرد اور قہوہ خوب پیدا ہوتا ہے اور اسکا انتظام صاحب کمشنر بارے سیر ہے مرکرا صدر مقام ہے۔

۲۹۔ بیان ممالک محفوظہ

ہند کی باجگزار ریاستین بارہ حصون مین منقسم ہین انکی آبادی ۱۸۸۱ع مین ۵½ کروڑ تھی۔

ریاستہاے محفوظہ کی خاص خاص ریاستونکا مختصر حال

(۱) راجپوتانہ۔ اسکے اردگرد پنجاب۔ ممالک مغربی و شمالی۔ عملداری سیندھیا ہلکر و گیکوار اور سندھ واقع ہین۔ یہانکے باشندے راجپوت ہین جو دلیری مین مشہور ہین۔ یہان مسلمان اور عیسائی بہت کم ہین۔ علم و ہنر کا رواج بھی

کم تھا مگر اب جے پور اودیپور وغیرہ ریاستوں مین راج کی طرف سے اسکول اور کالج قائم ہونیسے علم کا چرچا پھیلتا جاتا ہے۔ الور۔ بانسواڑا۔ بھرتپور۔ بیکانیر بوندی۔ دھولپور۔ ڈونگرپور۔ جےپور۔ جیسلمیر۔ جہالاوار۔ قرولی۔ کشنگڈہ۔ کوٹہ ماروار یا جودھپور سیواریا اودیپور۔ پرتاپ گڈہ۔ شاہ پورہ۔ ٹونک۔ یہ ذیل کی راجپوتانہ کی ریاستین ہین۔

جے پور۔ راجپوتانہ کے شمال مشرقی ریاست ہے یہ کل ریاستون سے زیادہ دولتمند اور آباد ہے۔ اسکا رقبہ عنقریب ½۱۴ ہزار میل مربع ہی اور آبادی ½۲۵ لاکھ۔ شہر جے پور ہندوستان کے عمدہ شہروں مین شمار کیا جاتا ہی یہان مہاراجہ صاحب کے محل۔ رام نواس باغ۔ عجائب خانہ۔ اور گھاٹ جو نہایت پرفضا مقام شہر کے باہر پہاڑونکے درمیان باغون سے مزین ہے قابل دید ہین۔ علم و ہنر بوسیلہ کالج و آرٹس اسکول خوب ترقی پر ہین۔ گیس کا کارخانہ بھی مہاراجہ صاحب کی طرف سے شہر باہر بنا ہوا ہے۔ آمیر کے محل و قلعہ اور مشہور قلعہ رنتھنبور اسی ریاست مین ہین۔

بھرتپور۔ کی ریاست اکبرآباد کے پچھم واقع ہے اسکی آبادی ½۶ لاکھ اور رقبہ عنقریب دو ہزار میل مربع ہے۔ بھرتپور کا قلعہ محاصرونکے لئے مشہور ہے۔ مہاراجہ صاحب کے رہنے کے محل ڈیگ مین ہین۔

الور۔ اس ریاست کا رقبہ ۳ ہزار میل مربع اور آبادی ½۶ لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہان لسواری مشہور میدان جنگ ہے۔

فوجی چھاونی تھی۔ بدھ کے حقے اور باندان مشہور ہین۔

(۳) **بندیل کھنڈ** ریوان کے پچھم واقع ہے اور اسکا بڑا حصہ انگریزی عملداری مین شامل ہے اسمین ۳۵ ریاستین ہین جنمین سے خاص خاص اورچھا۔ دتیا۔ پنّا۔ اور اجےگڈھ ہین۔ پنا کے ہیرے مشہور ہین۔ اور اورچھا کا راجہ بندیلونکا سرگروہ سمجھا جاتا ہے۔

(۴) **عملداری بڑودہ یا گائیکوار** ہین گجرات کا بڑا حصہ شامل ہے یہ ریاست احاطہ بمبئی مین واقع ہے۔ شہر بڑودہ مہاراجہ صاحب کے راج دھانی خلیج کھمبات کے مشرق واقع ہے اسکی آبادی ۱½ لاکھ ہے۔

(۵) **میسور** کی ریاست پچاس سال تک سرکار انگریزی کے انتظام مین رہی اور بعد ازان ۱۸۸۱ء مین مہاراجہ چام راج اوڈیر کو دی گئی۔ اس ریاست کا رقبہ ۲۵ ہزار میل مربع اور آبادی پچاس لاکھ ہے۔ یہان کمل اچھے بنے جاتے ہین قالین اور دوشالے کی بھی دستکاری ہوتی ہے اور صندل کی لکڑی پر اچھا نقش و نگار کیا جاتا ہے۔ کولار کے ضلعے مین سونا نکلتا ہے اسمین تین قسمتین اور ۸ ضلع حسب ذیل ہین۔

۱۔ قسمت نندی ورگ	۲۔ قسمت اشٹگرام	۳۔ قسمت نگر
بنگلور۔ کولار۔ تمکور۔	میسور۔ ہاسن	سیموگہ۔ چتل ورگ۔ کڈور

بنگلور بڑا شہر اور چھاونی ہے۔ یہان کی آب و ہوا نہایت ہی خوشگوار ہے۔

کولار حیدر علی خان کی پیدایش گاہ ہے۔ اور تمکور صدر مقام ضلع تمکور ہے۔
میسور مہاراجہ صاحب کا پایہ تخت ہے۔ سرنگ پٹن کا قلعہ مشہور ہے۔
گنجام میں حیدر علیخان اور ٹیپو سلطان کی قبریں ہیں۔ سیموگہ صدر مقام سموگہ ہے۔
چتل ڈرگ میں مشہور قلعہ ہے۔

(۶) لوکل گورنمنٹ آسام کے متعلق ریاست منی پور ہے جو درمیان
کچھار اور برھما واقع ہے اسکی آمدنی ۶۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے اور اسکا صدر مقام
منی پور ہے۔

(۷) گورنمنٹ بمبئی کے متعلق ریاستیں۔ احاطہ بمبئی میں چھوٹی چھوٹی
دیسی ریاستیں بکثرت ہیں جنکا رقبہ ۶۷ ہزار میل مربع اور آبادی ۹۰ لاکھ ہے
خاص خاص ریاستیں یہ ہیں۔ ۱۔ کچھ اسمیں بھج بڑا شہر ہے۔ اور منڈوی بندرگاہ
ہے۔ ۲۔ کاٹھیاوار اسمیں راجکوٹ بڑا شہر اور پوربندر بندرگاہ ہے۔
دوارکا جی اور سومناتھ کے مشہور مندر اسی ریاست میں ہیں۔ جوناگڈھ
کے قریب گرنار کی پہاڑی پر جین مذہب کے بہت سے مندر ہیں ۳۔ کولاپور
۴۔ ساونت واری ۵۔ جوناگڈھ ۶۔ بھاونگر ۷۔ نوانگر ۸۔ کھمبات ۹ خیرپور
۱۰۔ ریوان کانٹا ۱۱۔ ماہی کانٹا۔

(۸) گورنمنٹ مدراس کے متعلق ریاستیں ۱۔ ریاست کوچین ٹراونکور
اور ملیبار کے درمیان واقع ہے دارالریاست امیرناکلم ہے ۲۔ ریاست ٹراونکور

[illegible] (11)

[illegible] (٠١)

[illegible] (٥)

[illegible]

سیسہو مین اجنٹ صاحب بھوپال رہتے ہین۔

۳۰۔ بیان ریاستے اخود سر

(۱) نیپال

اسکے شمال مین کوہ ہمالیہ مشرق مین شکم و بھوٹان جنوب مین اودھ و اضلاع بنگال مغرب مین کالی ندی ہے۔

اسکا دارالسلطنت کاٹھمانڈو ہے۔ للتاپٹن اور گورکھا اچھے شہر ہین۔

(۲) بھوٹان

اسکے شمال مین کوہ ہمالیہ مشرق مین چین جنوب مین آسام مغرب مین شکم ہے۔

اسکا دارالسلطنت تاسی سودن ہے۔

۳۱۔ غیر عملداری

فراسیسیونکی عملداری کا دارالسلطنت چندرنگر ہے۔

انکے پاس پانڈیچری وکاریکال جو کرناٹک کے کنارے پر ہین ماہی جو ملابار کے کنارے پر ہے اور ینام جو اضلاع گوداوری مین ہے۔ ہین۔

پرتگال والون کا دارالحکومت گوا ہے۔ انکے پاس گوا۔ ڈیمن و ڈیو ہین جو احاطہ بمبئی مین واقع ہین +

نوٹ اشیاے درآمد۔ اونی اور سوتی کپڑے۔ جانو۔ مفرحن وغیرہ شیشہ آلات آگنیا ہین ہین۔

خاص اشیاے برآمد۔ روئی۔ افیون۔ نیل۔ ریشم۔ شکر۔ شورہ۔ اور مصالحہ ہین۔

نوٹ ۲۔ اگر کلکتہ سے کراچی کو جہاز روانہ ہو تو ذیل کے بندرگاہون مین گذرتا ہوا جائیگا۔
کلکتہ۔ بالاسور۔ پوری۔ گوپال پور۔ بملی پٹن۔ ویگا پٹن۔ کوکنیڈا۔ کورنگا۔ مچھلی پٹن۔ مدراس۔ پانڈیچری۔ کڈالور
ٹرنکوبار۔ نیگا پٹن۔ توتی کورن۔ کوالجل۔ کوئلن۔ الپی۔ کوچین۔ بی پور۔ کالیکٹ۔ تیلی چیری۔
کنانور۔ منگلور۔ ہناور۔ کمتا۔ کناور۔ بنجم۔ ونگورلا۔ رتناگری۔ بمبی۔ سورت۔ بھڑوچ۔ کہ بات
گوگو۔ پوربندر۔ مانڈوی۔ کراچی۔

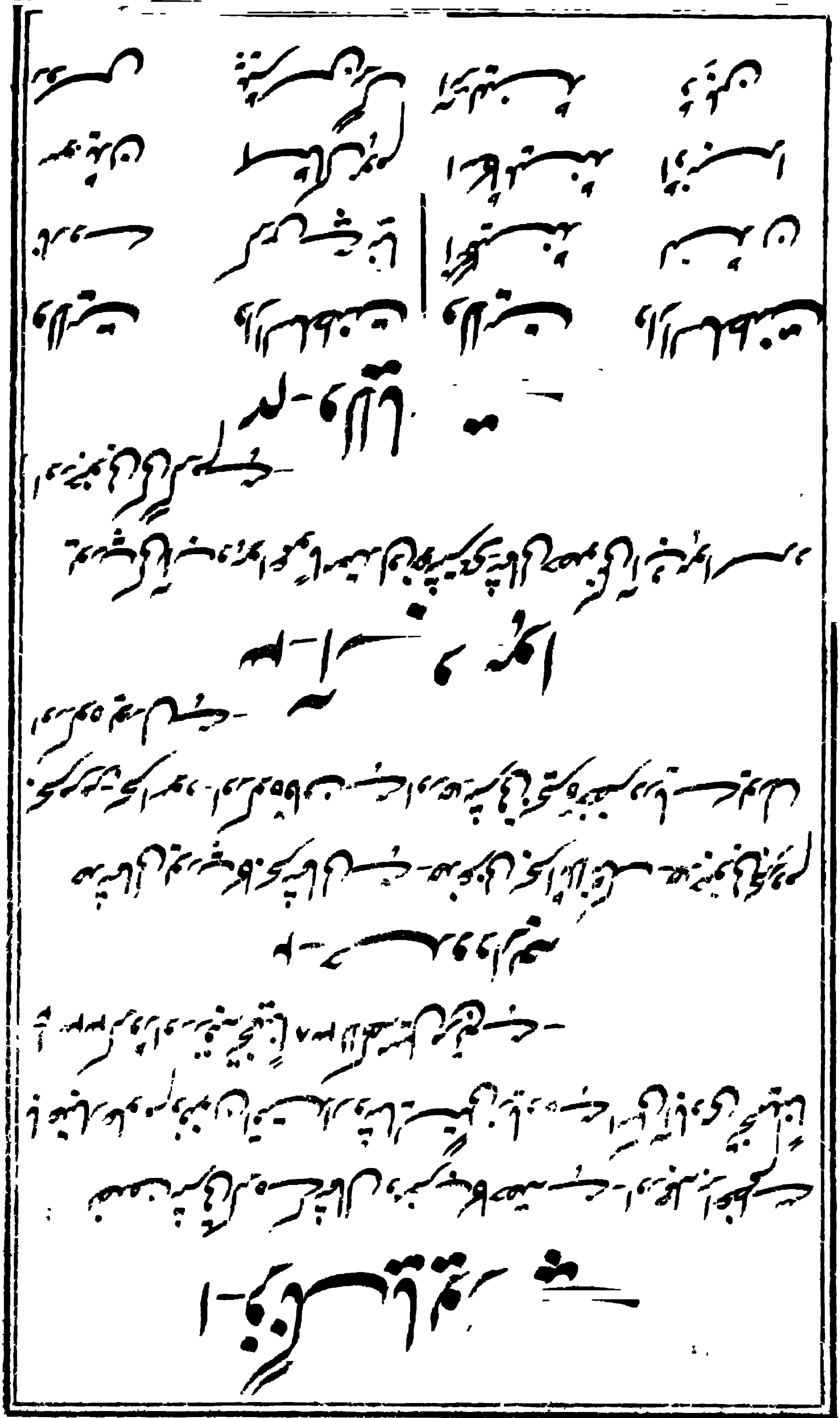
نوٹ ۳۔ انگریزون کے ہوا کھانے کے مقامات شلنگ۔ دارجیلنگ۔
ہزاری باغ۔ نینی تال۔ لنڈھورہ۔ شملہ۔ مری۔ آبو۔ مہاولیشو۔ اوٹکمنڈ۔ منصوری۔

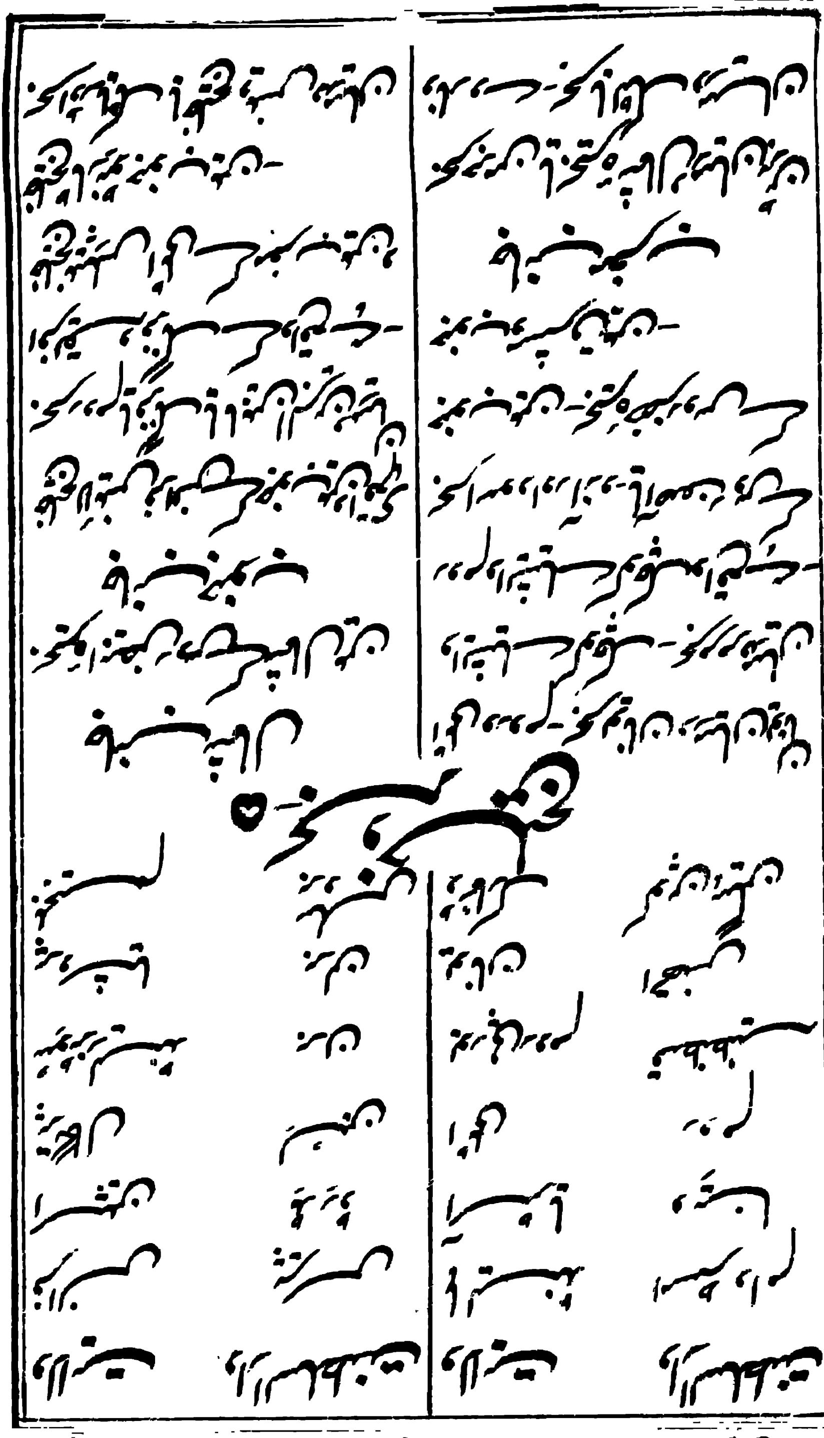
نوٹ ۴۔ مشہور قلعے مدراس۔ بمبی۔ کلکتہ۔ چنار۔ الہ آباد۔ آگرہ۔ دہلی۔ ملتان
اٹک۔ گوالیار۔ چتور۔

نوٹ ۵۔ مدراس۔ بمبی۔ بھڑوچ۔ احمدآباد۔ اندور۔ ناگپور۔ کانپور۔ اور کلکتہ مین کلون
کے ذریعے سے کپڑا بنا جاتا ہے۔

نوٹ ۶۔ اکبر شاہ کے وقت مین اونیس صوبے تھے جنکے نام مندرج ذیل ہین۔
لاہور۔ ملتان۔ اجمیر۔ آگرہ۔ دہلی۔ اودھ۔ الہ آباد۔ بہار۔ بنگال۔ اوڑیسہ۔ مالوہ۔ گجرات۔
سندھ۔ برار۔ خاندیس۔ بیجاپور۔ اورنگ آباد۔ حیدرآباد۔ شمالی سرکار۔

نوٹ ۷۔ جودھپور مین سنگ مرمر کی کان ہے۔
جبل پور۔ سلہٹ۔ رانی گنج۔ ہگلی۔ بیربھوم۔ آسام۔ چھوٹا ناگپور۔ اور بالاسور
مین کوئلہ نکلتا ہے۔
پنڈدادنخان مین سینہدے نمک کی کان ہے۔
کالاباغ۔ شاہ آباد۔ کچھ۔ اور جبلپور مین پھٹکری کی کان ہے۔
گولکنڈہ۔ پنا۔ شاہ آباد۔ سنبھل پور۔ کنتور۔ اور دبراگڑھ مین ہیرے
اور قیمتی پتھر نکلتے ہین۔
دینا۔ او اکثر دریاؤن کی ریت مین سونا پایا جاتا ہے۔
سلہٹ۔ گوالپور۔ بیربھوم۔ آسام۔ سنبھل پور۔ ناگپور۔ کچھ۔ اور مینی پور
مین لوہے کی کان ہے۔





[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] - ٧

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	۰۱۱۵	ایضاً	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	۰۰۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	۰۰۱۱	[illegible]	ایضاً	[illegible]	ایضاً
[illegible]	۰۰۱۱	ایضاً	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	۰۰۷	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۰۱۸۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۰۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۰۱۸	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۰۰۱۵	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۰۱۸۸	[illegible]	ایضاً	[illegible]	-
[illegible]	۰۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

(1)

(۸)

بحیرۂ ابیض پر اوڈیسہ بحیرۂ اسود پر۔ اور رِگا بحیرۂ بالٹک پر بندرگاہ ہین۔ ماسکو زمانۂ سلف مین روس کا دار السلطنت تھا۔ کرانس ٹیڈ۔ بالٹک کی بحری افواج کا اور سباس ٹوپول۔ بحیرۂ اسود کی بحری افواج کا خاص مقام ہے۔ نجنی نوواگوراڈ۔ کا میلہ یورپ مین سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اسطراخان۔ استرجن مچھلی کے شکار کیواسطے مشہور ہے۔

(۳) گریٹ برٹن و آئرلینڈ

سلطنت گریٹ برٹن اور آئرلینڈ مین جزیرۂ انگلینڈ و ویلس و اسکاٹلینڈ اور جزیرہ آئرلینڈ جو انگلینڈ کے مغرب واقع ہے شامل ہین۔ کل روے زمین پر بہت سے ملک اس سلطنت کے زیر حکم ہین اور یہ ملک سب برٹش امپائر کہلاتے ہین۔ انگلینڈ کو اسکاٹلینڈ سے کوہ چیوٹ اور دریاے ٹوئیڈ جدا کرتے ہین اسمین ٹیمس اور سیورن بڑے دریا اور ونڈر میر بڑی جھیل ہے کافی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے اور تجارت اور دستکاری کی بڑی ترقی ہے۔ ریل اور نہر جگہ جگہ جاری ہین۔ آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے۔

انگلستان چالیس۔ اسکاٹلینڈ تینتیس۔ ویلس بارہ آئرلینڈ بتیس کونٹی یا شائر مین منقسم ہین۔ لندن سلطنت برٹش کا دار السلطنت دریاے ٹیمس پر واقع ہے اور دولت و تجارت مین لاثانی ہے۔ یہان کی خاص عمارتین ٹاور اکسچینج بنک آف انگلینڈ سینٹ پالس [illegible] ل۔ محلات پارلیمنٹ اور

وسٹ منسٹر ابی ہین - یہان دریاے ٹمس کا پل جسکے نیچے سے جانیکا راستہ
ہے اور اوپر دریا بہتا ہے عجیب چیز ہے یہان سے چھ میل کے قریب
گرینچ ہے جہان مشہور رصدگاہ ہے اور اس جگہ کے درمیانی خطے سے حال
کے جغرافیہ دان طول البلد ناپتے ہین - ونڈسر دریاے ٹمس پر ہی یہان
کا قلعہ عمدہ شکارگاہ ہے یہہ انگریزی شاہون کا عہد شاہ ولیم فاتح سے خاص
مسکن ہے - لیورپول دوسرے درجہ کا - ہل - تیسرے اور برسٹل چوتھے
درجہ کا تجارتی شہر ہے - درہم - آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کے واسطے
مشہور ہین - یارک - بہت قدیم شہر ہے - یہان کا گرجا بہت عمدہ ہے -
نیوکیسل - شیشے و کل وغیرہ کی دستکاری کیواسطے مشہور ہے اور اسمین
کوئلے کی کان ہے - نارچ اور لیڈز مع اضلاع متصلہ کے اون کے لیئے
ناٹنگھم - لیسٹر - ڈربے موزے و فیتے وغیرہ کے لیئے - شفیلڈ - چاقو چھری وغیرہ
کے لیئے - اسٹفورڈ - اور نارتھمپٹن چمڑے کے لیئے - برمنگم شیشہ
آلات کے لیے - مینچسٹر مع اضلاع گرد و نواح کے سوتی کپڑے کے لیئے
مشہور ہین جتنا سوتی اسباب تمام انگلستان مین بنتا ہے اوسکا نصف یہان طیار
ہوتا ہے - ڈنکاسٹر کی گھوڑدوڑ مشہور ہے - لنکن - اور لنکاسٹر کا گرجا مشہور ہے -
کنٹربری - انگریزونکا مقدس شہر ہے - پورٹس متھ - پلے متھ - اور چیتھم اور
ڈیون پورٹ - افواج بحری کے خاص مقام ہین اول دو شہرون مین جہاز بنائے

جاتے ہیں۔ ساؤتھمپٹن۔ بندر ہے اور برن ڈزی سے ڈاک کے دخانی
جہازوں کی روانگی کا خاص مقام ہے۔ نیوپورٹ بھی بندر ہے۔ ویلس میں ہولی ہڈ کا
لنگرگاہ اور پیمبروک کا سرکاری جہاز خانہ مشہور ہے۔ مرتھر ٹڈول سب سے
بڑا شہر لوہے اور کوبلے کے کام کے لیئے مشہور ہے۔ سوانسی اور کارڈف
مشہور بندر ہیں۔

اسکاٹلینڈ۔ پہاڑی ملک انگلستان کے شمال واقع ہے اسکا کنارہ
انگلستان سے زیادہ دندانہ دار اور آب و ہوا زیادہ سرد ہے۔

اڈنبرا اسکاٹلینڈ کا دارالحکومت ہے۔ پرتھ بھی کسی زمانہ میں بڑا شہر تھا۔
اسٹرلنگ۔ شاہان اسکاٹلینڈ کا مسکن تھا گلاسگو اور سینٹ اینڈروز
یونیورسٹی کے لیئے مشہور ہیں۔ پیزلی کے دوشالے مشہور ہیں۔ کلمارناک
قالین و اونی اسباب کی دستکاری کے واسطے مشہور ہے لیتھ۔ ڈنڈی
ابرڈین گریناک اور پورٹ پیٹرک بندر ہیں۔

آئرلینڈ انگلینڈ کے مغرب واقع ہے۔ اسکی آبادی اسکاٹلینڈ سے
زیادہ گنجان اور آب و ہوا انگلستان سے زیادہ مرطوب ہے۔

ڈبلن۔ دریاے لفی پر آئرلینڈ کا دارالحکومت ہے۔ یہاں عمارتیں عمدہ
ہیں۔ آرما مقدس شہر ہے۔ بلفاسٹ میں کتان کی دستکاری ہوتی ہے
کلکنی میں سنگ موسیٰ کی کان ہے۔ لنگس ٹاون۔ ڈاک کے دخانی جہاز

کی روانگی کا خاص مقام ہے۔ ہیمبرگ کے بندر مین فیتے کی دستکاری ہوتی ہے۔ لنڈنڈری۔ ڈونالگڈی۔ نیوری۔ ڈنڈک۔ ڈروگیڈا۔ ویکسفورڈ۔ واٹرفورڈ کارک۔ گالوے۔ خاص بندر ہین۔ کوئینس ٹاون مین جنگی اسباب بنتا ہے۔

(۴) فرانس

یورپ کے مغرب واقع ہے۔ آبنائے ڈوور فرانس اور انگلینڈ کو جدا کرتی ہے یہہ ملک ہموار ہے مگر درمیانی اور سرحدی حصون مین پہاڑی اور پہاڑ واقع ہین۔ سین۔ لوار۔ گیرون۔ اور رون بڑے دریا ہین انکے ماسوا بہت سے چھوٹے دریا بھی ہین۔ آب وہوا مجملاً باعتبار انگلستان گرم ہے اور پیداوار بھی ویسی ہی ہے مگر جنگل اور جنگلی جانور کثرت سے پائے جاتے ہین زراعت دستکاری اور تجارت کی ترقی ہے۔ کل ملک ۸۶ حصون مین منقسم ہے جو اکثر اون دریاؤن کے نام سے نامزد ہین جو اونمین ہوکر بہتے ہین۔

پیرس دارالحکومت باعتبار درازی آبادی وخوبصورتی کے یورپ مین دوسرے درجہ کا شہر اور اشیاے شوقیہ وخوشنما کی دستکاری کے واسطے مشہور ہے۔ لیل۔ کپڑے وقالین وغیرہ کے واسطے۔ روبین۔ کپڑے وروئی کے واسطے۔ آرلین۔ کپڑے کے لیئے۔ سینٹ اٹینی۔ اسباب آہنی اور روئی کیواسطے اور کریسی۔ واجنکورٹ لڑائی کے لیئے مشہور ہین۔ ڈنکرک۔ بولون۔ ہادر۔ نینٹس۔ بورڈو۔ مارسیلس خاص بندر ہین۔ چربرگ۔ برسٹ

طولون افواج بحری کے مقام ہین۔ اجیشیو۔ نپولین۔ بوناپارٹی کی پیدایش گاہ ہے

(۵) اسپین

اسپین فرانس کے جنوب و مغرب یورپ کی کم آباد سلطنتون مین سے
ہے قدرتی پیداوار اگرچہ قیمتی اور مختلف ہین مگر کمی وسائل آمد و رفت نے اسکی
کانی اور نباتی دولت کی ترقی نہین ہونے دی۔ یہان دو بڑے دریا ڈورو و ٹیگس
ہین۔ مختلف حصونکی آب و ہوا بھی مختلف ہے شمالی حصے معتدل۔ مغربی گرم
اور وسطی گرمی مین نہایت گرم اور سردی مین نہایت سرد رہتے ہین کل ملک
کے اب انچاس حصے ہین پہلے تیرہ تھے۔

کورنا۔ شمال مین مشہور بندر ہے۔ سلے منکا۔ مین پرانی یونیورسٹی ہے۔
ٹولیڈو۔ ٹیگس۔ دریا پر سابق مین دار السلطنت تھا یہان کی تلوار مشہور ہے۔
سول مین کلمبس کی قبر ہے۔ کارڈولمویرس کا دار السلطنت تھا۔ گرے نیڈا مین محل الحمرا نہایت مشہور ہے
کیڈز۔ ملیگا اور بارسیلونا مشہور بندر ہین۔ کارٹی جینا۔ مین جنگی اسباب بنتا ہے
ویلن شیا۔ ریشم کی دستکاری کیواسطے مشہور ہے جبل الطارق یا جبرالٹر کا قلعہ و
بندر انگریزون کے قبضے مین ہے۔ سرگوسہ ۱۸۰۹ء کے محاصرے سے مشہور ہے۔

(۶) پرتگال

یہہ چھوٹا ملک اسپین کے مغرب واقع ہے۔ انگور۔ نارنگی۔ لیمو۔ بادام
اور انجیر بکثرت پیدا ہوتے ہین تعلیم اور تجارت بہت کم ہے۔ باعتبار تقسیم ملکی سات حصے ہین

(۷)

بروسلس میں قالین کی دستکاری اچھی ہوتی ہے۔ اور یہاں سے نو میل
کے فاصلے پر مشہور میدان جنگ واٹرلو کا ہے۔ بروجس۔ روئی۔ اور لیج۔ فلزات
کے واسطے مشہور ہے۔ انٹوارپ اچھا تجارتی شہر ہے۔ گھینٹ میں کلیسا
اور عمدہ عمدہ پرانی عمارتیں ہیں۔ اوسٹینڈ بندر ہے۔ لووین کی سابق میں
یونیورسٹی مشہور تھی۔

(۱۰) ہالینڈ یا نیدرلینڈ

یہ نشیبی ملک بلجیم کے وکن واقع ہے۔ کنارہ وندانہ دار اور بعض جگہہ
سمندر کی سطح سے نیچا ہے مگر بوجہ پہاڑ اور بندوں کے سمندر سے محفوظ ہے
باشندے محنت صفائی اور کفایت شعاری میں مشہور ہیں۔ آب و ہوا انگلینڈ سے
نیلوہ سرد ہے۔ دریا جھیل۔ بکثرت ہیں اسمیں دس صوبے ہیں۔
اور خوب تجارتی شہر ہے۔ لیڈن۔ و۔ یوٹرکٹ کی یونیورسٹی مشہور ہیں۔
راٹرڈام اس سلطنت میں دوسرے درجہ کا تجارتی شہر ہے۔ ہیگ کچہری
کا صدر مقام ہے۔

(۱۱) آسٹریا

سلطنت آسٹریا یا آسٹریا وہنگری میں علاوہ حصہ جرمن کے بہت سے
ملک وسطے یورپ کے شامل ہیں۔ اسکے شمال میں سیکسنی پروشیا اور
پولینڈ مشرق میں روس جنوب میں رومینیا سرویا۔ بحر ادریاٹک اور اٹلی ہے

مغرب مین بویریا اور سوٹزرلینڈ ہین۔ ڈینیوب۔ ایلب اور نیسٹر بڑے دریا
ہین۔ زراعت دستکاری اور تجارت کی ترقی ہے۔ اس سلطنت کے ۱۸
بڑے حصے ہین۔

وینا۔ دارالسلطنت مین روئی۔ ریشم۔ چینی کا کام ہوتا ہے اور یونیورسٹی
بھی ہے۔ کریکو سابق مین پولینڈ کا دارالسلطنت تھا۔ پراگ۔ بوہیمیا مین
خاص شہر ہے۔ یہان پرانی یونیورسٹی ہے۔ گوسا۔ اور ٹرسٹ مشہور بندر ہین۔
بیسٹ۔ زمانہ سلف مین ہنگری کا دارالسلطنت تھا۔ یہان یونیورسٹی ہے
بوڈا این بیسٹ کے مقابل شاہی محل ہین۔

(۱۲) اٹلی

جزیرہ نما اٹلی بحر روم مین ہے اسکے مغرب مین کوہ آتش فشان ویسوویس
واقع ہے آب وہوا گرم ہے نباتات سے پہاڑیان سرسبز رہتی ہین۔ انگور۔
شہتوت۔ اور انجیر بکثرت پیدا ہوتے ہین اسکے متعلق جزائر سسلی
اور سارڈینیا اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہین جہان اکثر
جوالامکھی پہاڑون کی کثرت ہے اسکے نو حصے ہین جو ۶۹ صوبون مین منقسم ہین۔
اٹلی کا دارالسلطنت روم۔ پوپ کا مسکن ہے۔ یہ شہر کسی زمانہ مین دنیا
مین سب سے بڑا شہر تھا۔ نیپلس۔ دنیا کی بہت عمدہ منظرون مین شمار کیا جاتا
ہے۔ میلن کا گرجا یورپ مین سب سے بڑا ہے۔ فلورینس۔ صوبہ ٹسکنی کا

دارالحکومت ہے یہان شاعر و نقاش باکمال ہوئے ہین وینس۔ بحیرۂ
اڈریاٹک پر نہایت خوش منظر شہر ہے یہان بہت عمدہ عالیشان عمارتین ہین
برنڈزی۔ پر ہندوستانی ڈاک کے دخانی جہاز ٹھہرتے ہین۔ جنوا۔ کلمبس کی
پیدائشگاہ اور بڑا مشہور بندر ہے۔ کومو۔ کی رصد مشہور ہے۔ لیگھارن مشہور
بندر ہے۔ کرارا۔ مین سنگ مرمر کی بہت عمدہ کان ہے +
پیلرمو۔ جزیرہ سسلی کا دارالسلطنت ہے۔ مسینا۔ مشہور بندر ہے۔
جزیرہ سارڈینیا مین کگ لیاری اور سسری مشہور بندر ہین۔

(۱۲) یورپی روم

یورپی روم کا رقبہ انگلستان اور ویلس کا دوچند ہے۔ بالکن اور پنڈس
پہاڑ اسکی وسط اور جنوب مین واقع ہین آب و ہوا گرم اور خوشگوار ہے۔ ملکی حصے
(۱) رومیلیا و البینیا (۲) بلغار (۳) شرقی رومیلیا (۴) بوسینیا
اور ہرزی گووینا ہین۔
قسطنطنیہ دارالسلطنت نہایت خوشنما و خوبصورت شہر و بندر ہے۔
اڈریانوپل سابق مین دارالسلطنت تھا۔ بوسناسرائے تجارتی شہر ہے
روڈوسٹو۔ و گیلی پولی جنوب و مغرب مین مستحکم بندر ہین۔ سلانکی۔ دوسرے
درجہ کا بندر ہے۔ بلغار کا صوفیہ دارالسلطنت ہے۔ ورنا بحیرۂ اسود پر مشہور
بندر ہے۔ رسچک۔ اور سلسٹریہ دریائے ڈینیوب پر جنگ روم و روس

(١٨)

(١٥)

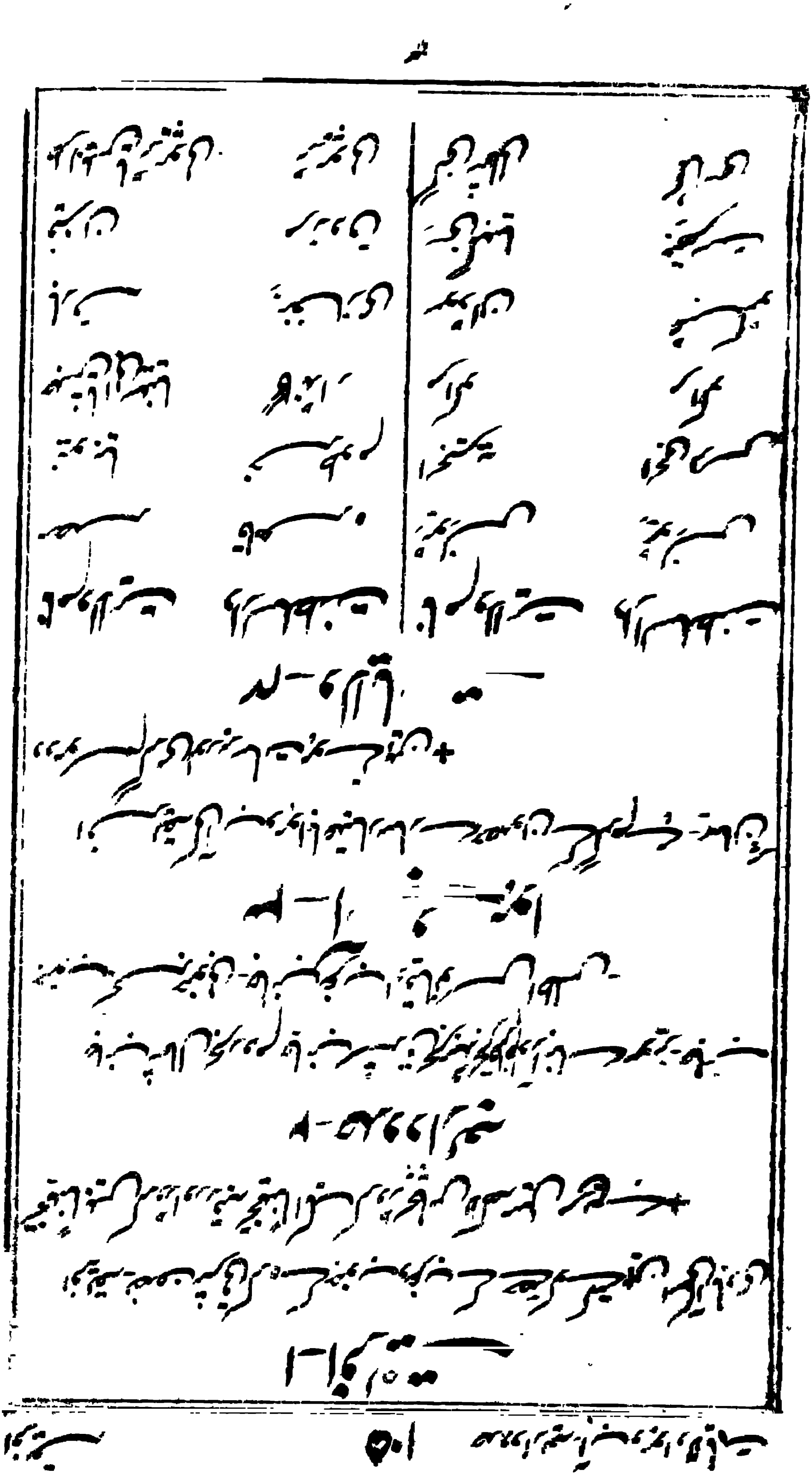
(الف)

[illegible]

ދިވެހިރާއްޖެ (١٦)

[illegible]

ދިވެހިރާއްޖެ



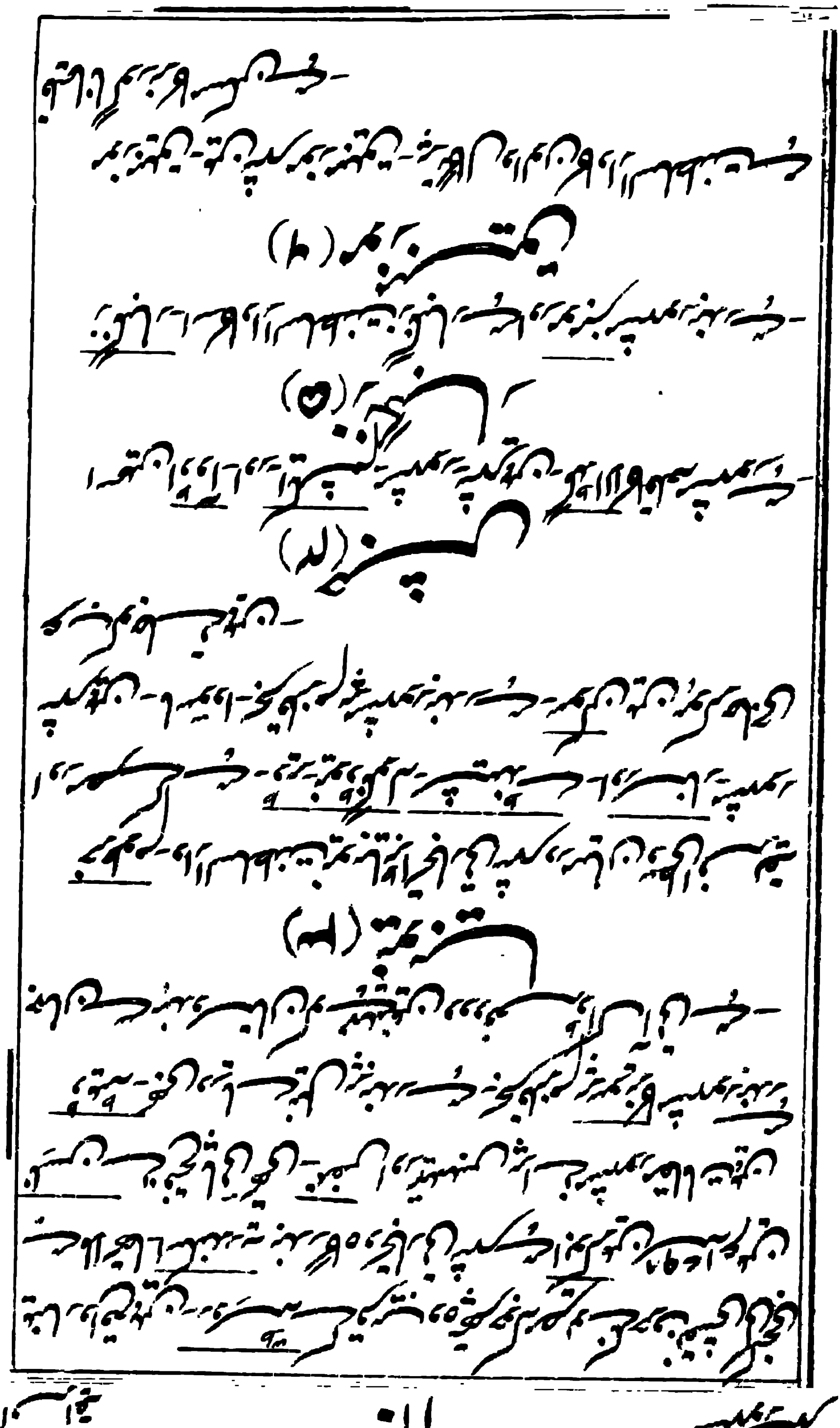
[illegible] [illegible]

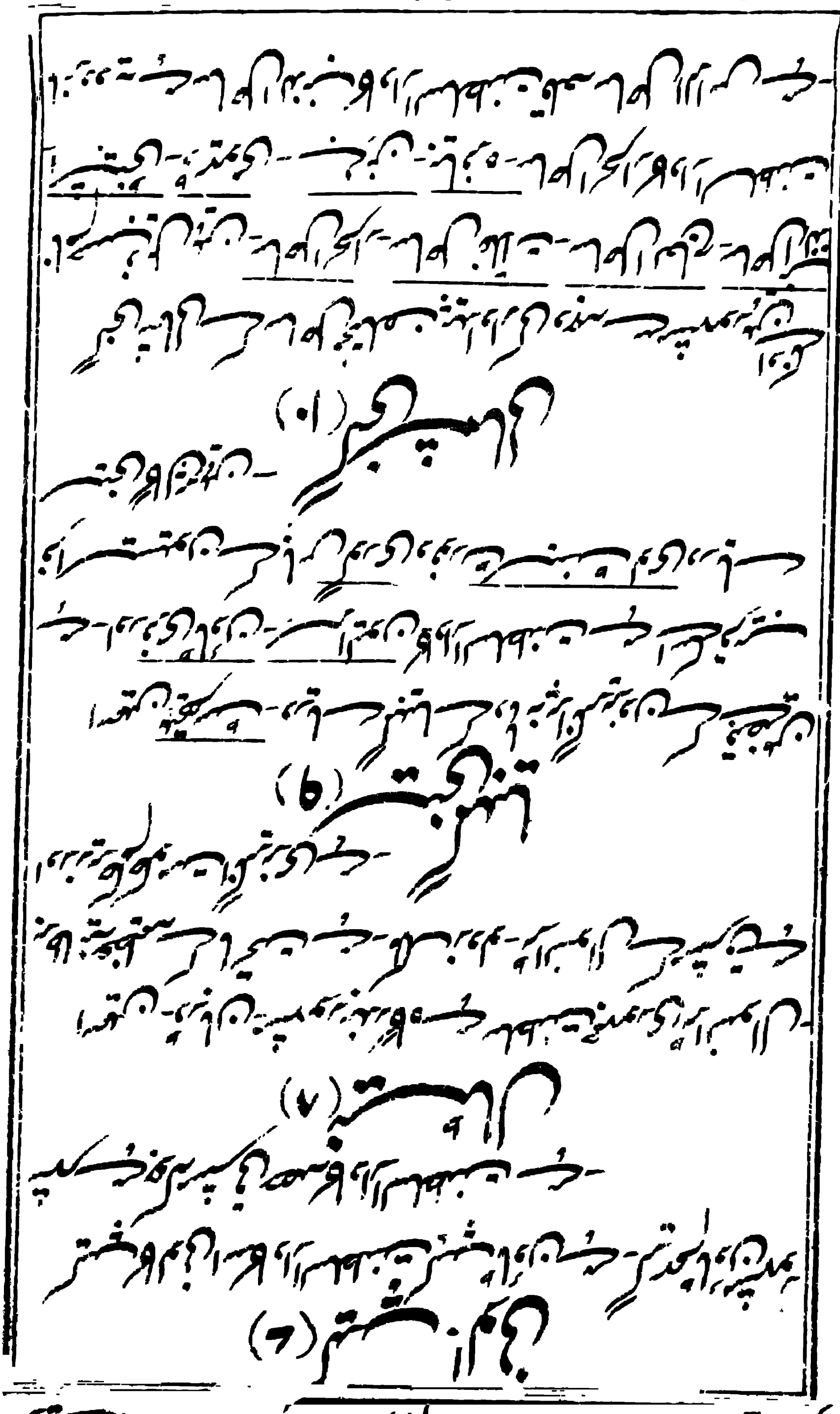
[illegible]

[illegible]	[illegible]		[illegible]	۱۰۰۱	
[illegible]	[illegible]		[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		[illegible]			
	[illegible]		[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۸)

(۱)





[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱- بیان امریکہ

براعظم امریکہ نصف کرۂ مغربی میں واقع ہے اسے کولمبس نے سنہ ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا تھا مگر یہہ براعظم فلورنیس کے نجومی امریگو کے نام سے نامزد کیا گیا اسوجہ سے کہ اس نجومی نے پہلے پہل نئی دنیا کا حال لکھا تھا۔ اس براعظم کے دو بڑے حصے امریکہ شمالی اور جنوبی خاکناے پناما سے وصل کئے گئے ہیں رقبہ تخمیناً ایک کروڑ پچیس لاکھ میل مربع اور آبادی تخمیناً دس کروڑ ہے۔

۲- بیان امریکہ شمالی

اسکا رقبہ تخمیناً پچاسی لاکھ میل مربع اور آبادی تخمیناً سات کروڑ دس لاکھ ہے۔

۳- حدود اربعہ

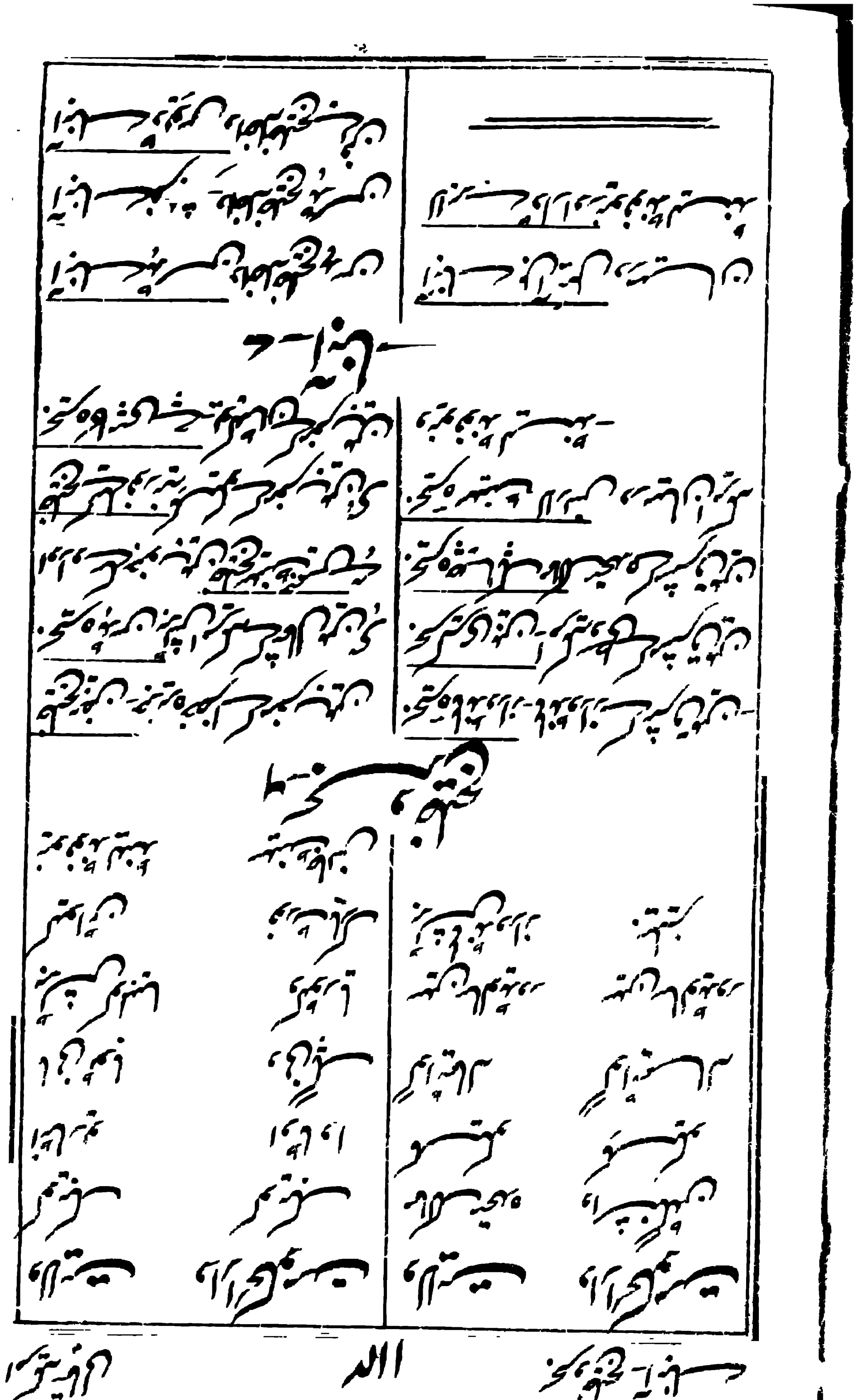
شمال میں بحر شمالی مشرق میں بحر اطلس جنوب میں بحر کیری بین و خلیج مکسیکو و خاکناے پناما اور مغرب میں بحر الکاہل ہیں۔

۴- آب ہوا

بہ نسبت پرانی دنیا کے سرد ہے۔

۵- ولایات

نام ولایت	دار الحکومت	نام ولایت	دار الحکومت
گرین لینڈ	جولیین شاب	اسکوشیہ نو	ہلی فاکس
کناڈا	اٹاوا	برنزوک نو	فرڈرکٹن



[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
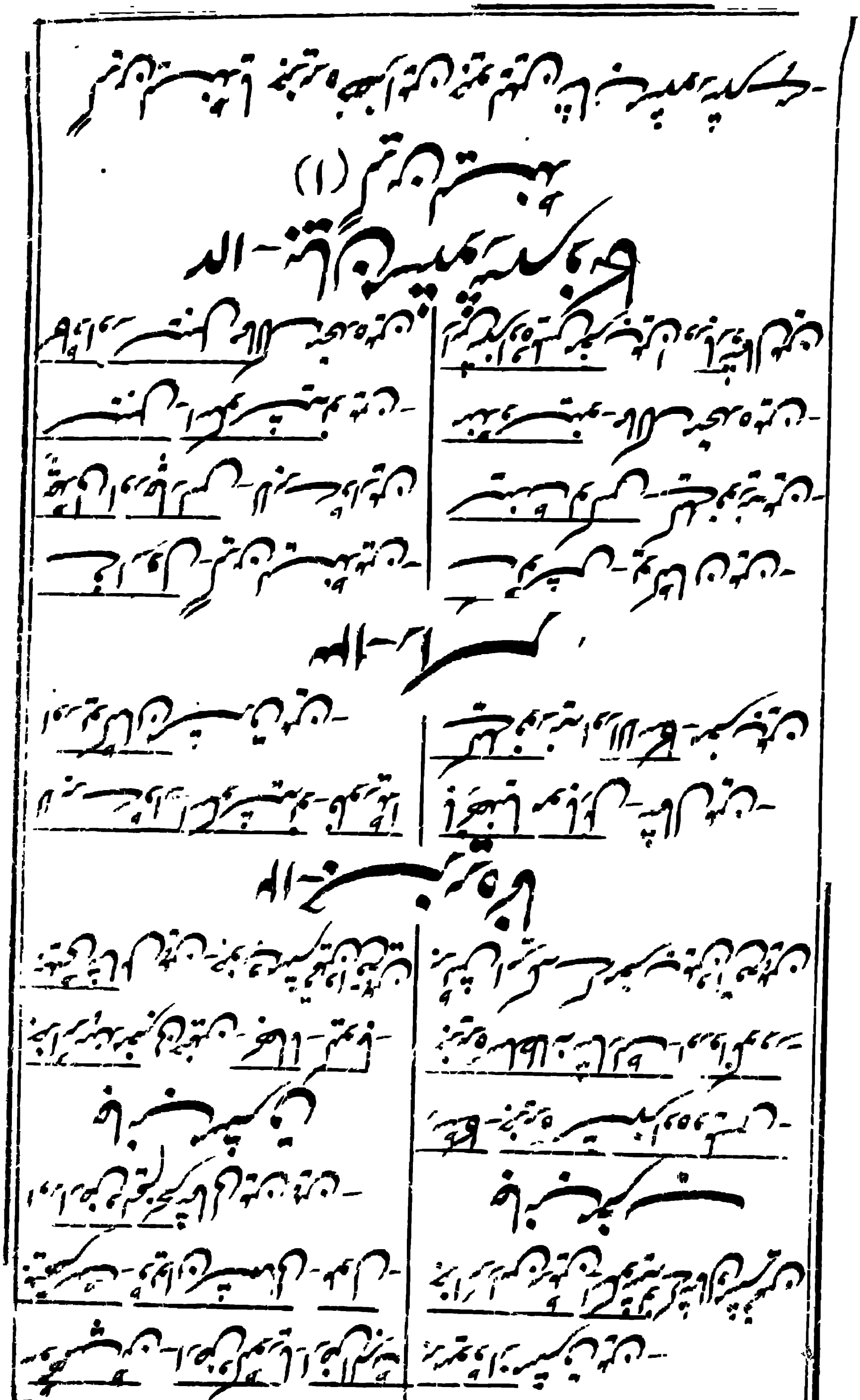
[illegible]

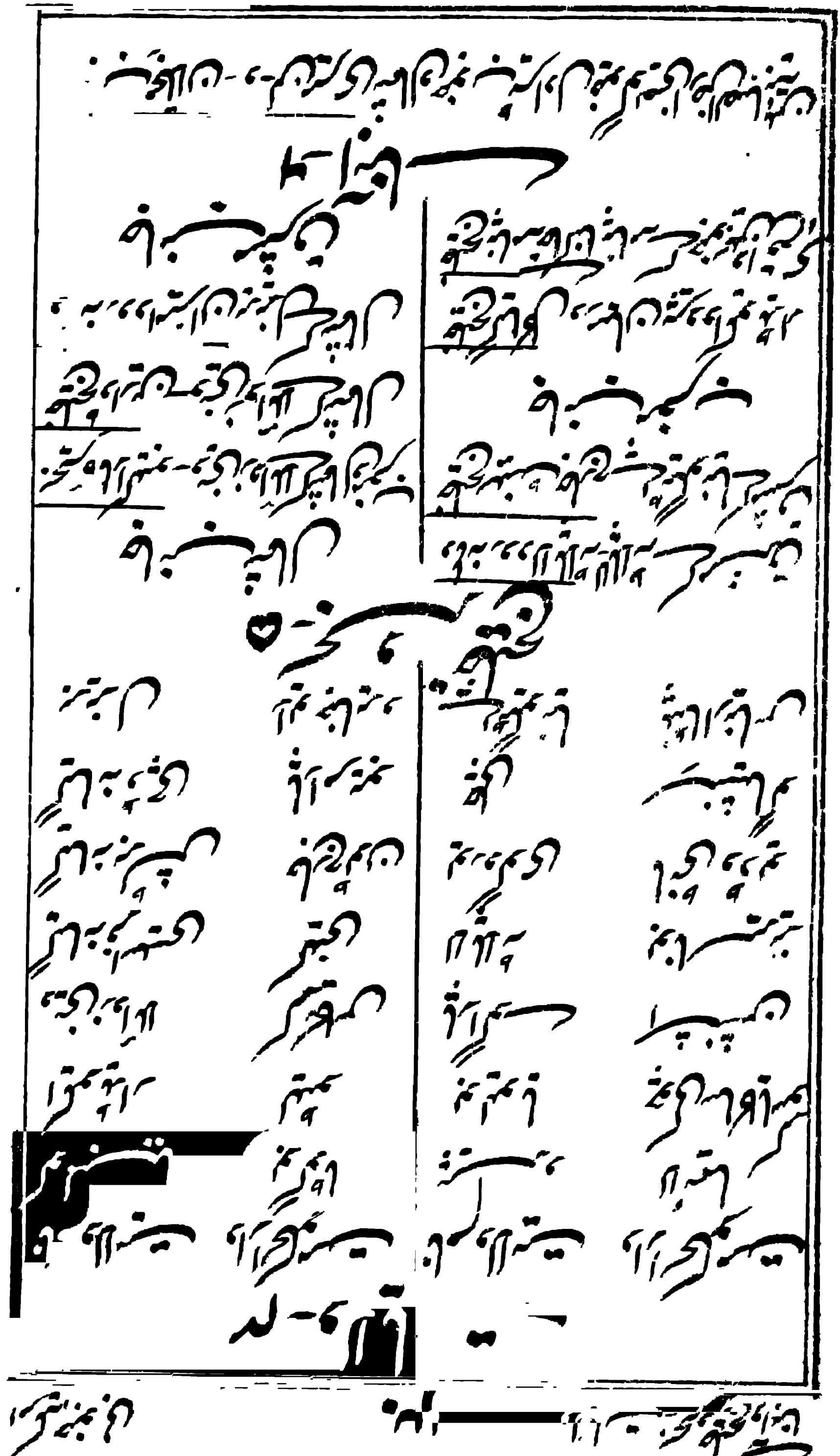
[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	٠٠٧	[illegible]		[illegible]	〃
	١١٠٠	[illegible]		[illegible]	〃
		[illegible]			
[illegible]	٠١٠٣	[illegible]		[illegible]	〃
				[illegible]	〃
				[illegible]	〃
		[illegible]		[illegible]	〃
				[illegible]	〃
				[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]





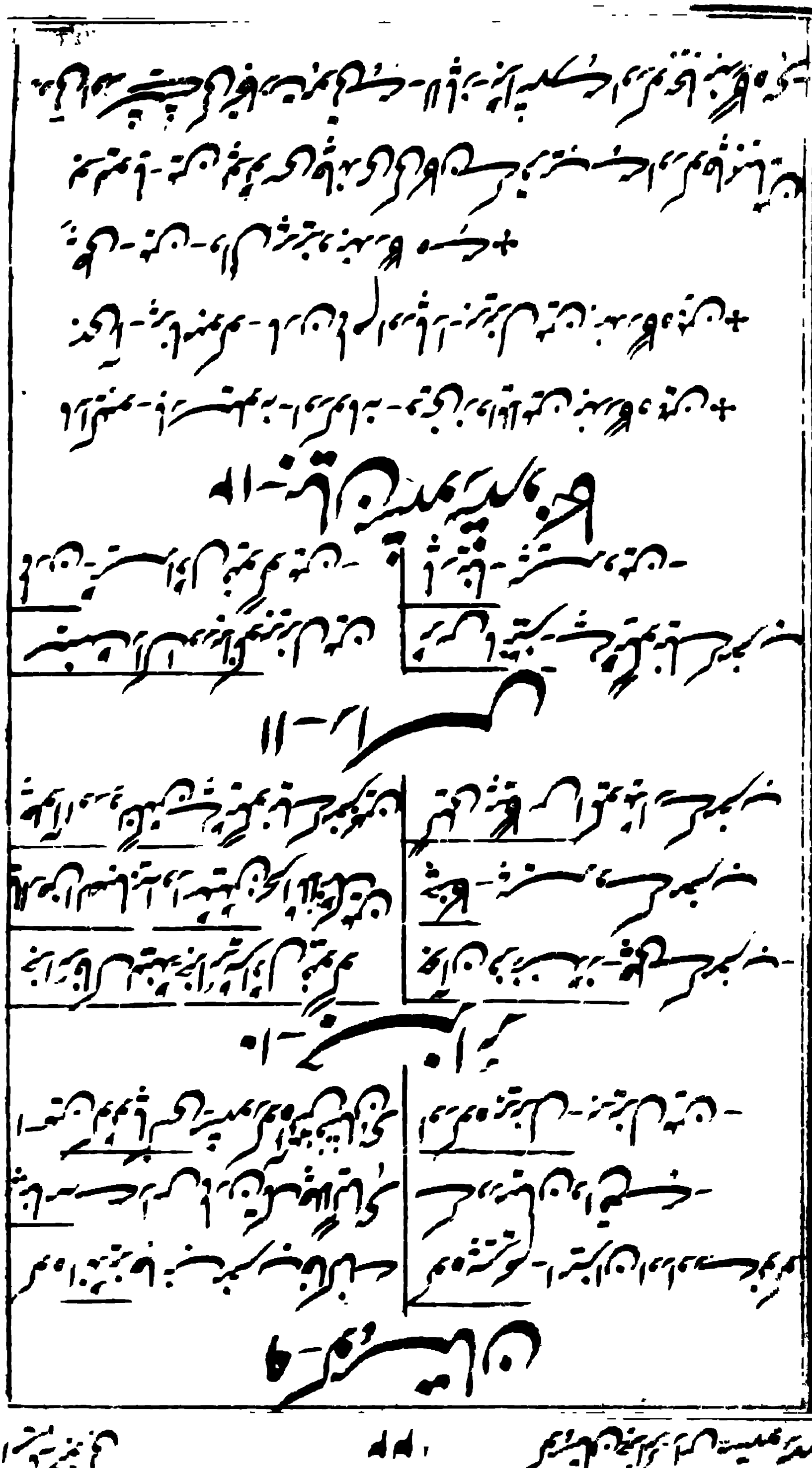
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

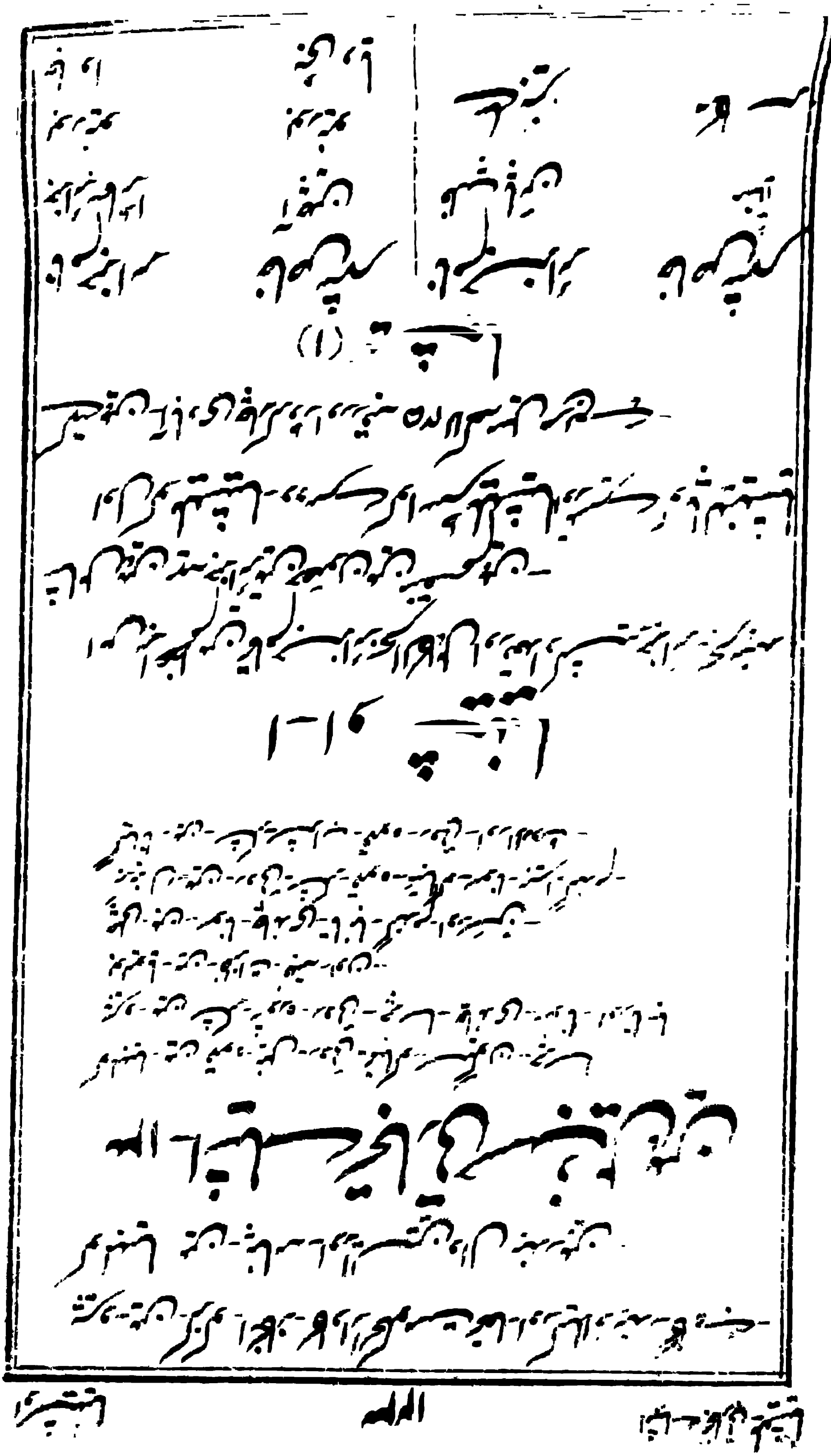
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]





(۲) اسٹریلیشیا

اسٹریلیا اسکے چند حصے حسب ذیل ہین اسمین دریاے مرے مشہور دریا اور خلیج کارپینٹیریا مشہور خلیج ہے۔ آبادی ورقبہ تخمیناً تیس لاکھ ہے۔

(۱) ویلس جنوبی	سڈنی	گنی نوبا پاپوا۔	
(۲) وکٹوریا	ملبورن	جزائر سلیمان	
(۳) اسٹریلیا جنوبی	اڈیلیڈ	ہیبرڈیز نو	
(۴) کوئنس لینڈ	برسبین	کیلیڈونیہ نو	
(۵) اسٹریلیا مغربی	پرتھ	ٹاس مانیا	ہوبرٹ ٹاؤن
(۶) اسٹریلیا شمالی	پورٹ ڈارون	زیلینڈ نو	آک لینڈ

(۳) پالینیشیا

سینڈوچ	ہونولولو	کیرولاین
فی جی	لویوکا	بونن وغیرہ
سوسایٹی		

ا۔ انٹارکٹکا

فی زمانا بحر جنوبی مین انگریز وفرانسیس وامریکہ والون کی کوشش سے بہت سے مقام دریافت ہوتے ہین۔ اونکے نام ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

نام مقام	کیفیت
وکٹوریا لینڈ	۱۸۴۱ء مین دریافت ہوا اسکے کنارہ پر بلند پہاڑ ہین جو ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہین۔ یہ اسٹریلیا کے جنوب واقع ہے اسمین کوہ آتش فشاں ایریبس ہے۔
اڈیلیا و سبرینا	
کمپ اور ینڈربی لینڈ	مڈگاسکر کے مغرب مین
گریہم لینڈ	ٹیرا ڈل فیوگو یا ارض العصابیہ سے ۶۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔
جزائر شہزادہ اڈورڈ	
جزائر امسٹرڈام و سینٹ پال	

نوٹ ۱

اگر جہاز جزائر جاپان سے روانہ ہو تو مقامات ذیل مین گزرتا ہوا ساحل ایشیا کا طواف کرے گا۔
یوکوہامہ۔ ننگپو۔ فوچو۔ اماے۔ کانٹن۔ جزیرہ ہینن۔ ہیو۔ بنکاک۔ سنگاپور۔ آبنائے ملاکہ۔
صوبہ ولزلی۔ مولمین۔ رنگون۔ خلیج بنگالہ۔ کلکتہ۔ مدراس۔ آبنائے پاک۔ خلیج منار۔ کولمبو۔
راس کماری۔ بمبئی۔ بوشہر۔ آبنائے ارمز۔ مسقط۔ عدن۔ باب المندب۔ جدہ۔ سویز۔ اسمرنا۔ بحر مرمر۔
باسفورس۔ بحیرہ خضر۔ سینوب۔ تریزند۔

نوٹ ۲

اگر جہاز ساحل یورپ کے گرد جانے کی غرض سے آبنائے ینیکالا سے روانہ ہو تو ذیل کے
بندرگاہ آبنائے و بحر طے کرتا ہوا بحر ابیض مین پونچیگا۔
آبنائے ینیکالا۔ سیباستاپول۔ اوڈیسہ۔ آبنائے قسطنطنیہ۔ بحر مرمر۔ آبنائے الِسپانٹ۔
خلیج سلونیکا۔ خلیج ناپلیہ۔ خلیج کارنتھ۔ رگوسا۔ ٹرسٹ۔ وینس۔ برنڈزی۔ آبنائے میسنا۔ نیپلس۔
روم۔ جنوا۔ نیس۔ ٹولون۔ مارسیلس۔ خلیج لائنس۔ بارسیلونا۔ ولنشیا۔ کارتھیجینا۔ جبل الطارق۔
کیڈز۔ لسبن۔ اوپورٹو۔ کورنا۔ سین ٹانڈر۔ بورڈو۔ خلیج بسکی۔ نہر انگلشیہ۔ برسٹ۔ آبنائے ڈوور۔
کیلے۔ اوسٹینڈ۔ کیٹی گاٹ۔ کوپن ہیگن۔ ڈین زک۔ بیمل۔ خلیج۔ رگا۔ اور فنلینڈ۔ خلیج باتھنیا

اسٹاک ہوم۔ کارلسکرونا۔ راس نیز۔ برجن۔ ڈران تھیم۔ راس ناوڈکین۔ اور بحر ابیض۔

نوٹ ۳

جو جہاز افریقہ کے ساحل کا طواف کرنے کی غرض سے اسکندریہ سے روانہ ہو تو ساحل بربر اور طرابلس و بندرگاہ ٹیونس و الجیریا۔ باب الطارق و ٹنجیر۔ ساحل سینیگمبیہ و کیپ کوسٹ کاسل و بندرگاہ سینٹ پال ڈی لوانڈا اور راس المبارک و نہر موزمبیق و زنگبار ہوتا ہوا بحر قلزم مین براہ باب المندب داخل ہوگا اور نہر سویز عبور کرکے پھر اسکندریہ مین پہونچ جاویگا۔

نوٹ ۴

ساحل امریکہ شمالی و جنوبی کے مقامات جن مین جہاز بغرض طواف گذرتا ہے ترتیب وار نیچے لکھے جاتے ہین۔

امریکہ شمالی

ہالی فاکس۔ سینٹ جان۔ بوسٹن۔ نیویارک۔ فلاڈلفیہ۔ بالٹی مور۔ ولنگٹن۔ چارلسٹن۔ سوانہ۔ موبائل۔ آرلینس نو۔ ویراکروز۔ بیلیز۔ اسپین وال۔ اس مقام سے ریل پر سوار ہوکر خلیج کیلی فورنیہ ہوکر سین فرانسسکو۔ وکٹوریا۔ اور جزیرہ نما الاسکا ہوتے ہوئے بحر شمالی مین پہنچکر فنیج بے فن مین داخل ہوتے ہین اور وہاں سے لبرا ڈور اور سینٹ جانس مین ہوکر ہالی فاکس مین پہونچتے ہین۔

امریکہ جنوبی

اسپین وال۔ کارٹی جینا۔ جارج ٹون۔ پارامریبو۔ کین۔ پارا۔ راس سینٹ راک پرنامبوکو۔ بہایا۔ رایوجنیرو۔ مانٹ وڈیو۔ بیونا سیریز۔ جزائر فاک لینڈ۔ راس ہارن۔ والپریزو۔ کیلاو۔ پناما۔ جو اسپین وال سے بذریعہ ریل ملا ہوا ہے۔

نوٹ ۵

انگلستان کے اشیاے درآمد و برآمد حسب ذیل ہین۔

اشیاے درآمد

روئی	ممالک متحدہ و ہند	سن	روس و ہالنڈ
شکر	جزائر ہند مشرقی و غربی	پٹسن	روس
چاے	ہندوچین	غلہ	ممالک متحدہ و روس
قہوہ	جزیرہ لنکا۔ عرب و امریکہ جنوبی	اُون	اسٹریلیا۔ کیپ کالونی

چرسا	ہند امریکہ جنوبی	کھریا مٹی	امریکہ جنوبی اور روس
ریشم	چین-مصر-فرانس	چاندی	مکسیکو-پیرو
سونا	آسٹریلیا-کیلیفورنیہ	شراب	اسپین-پرتگال-فرانس

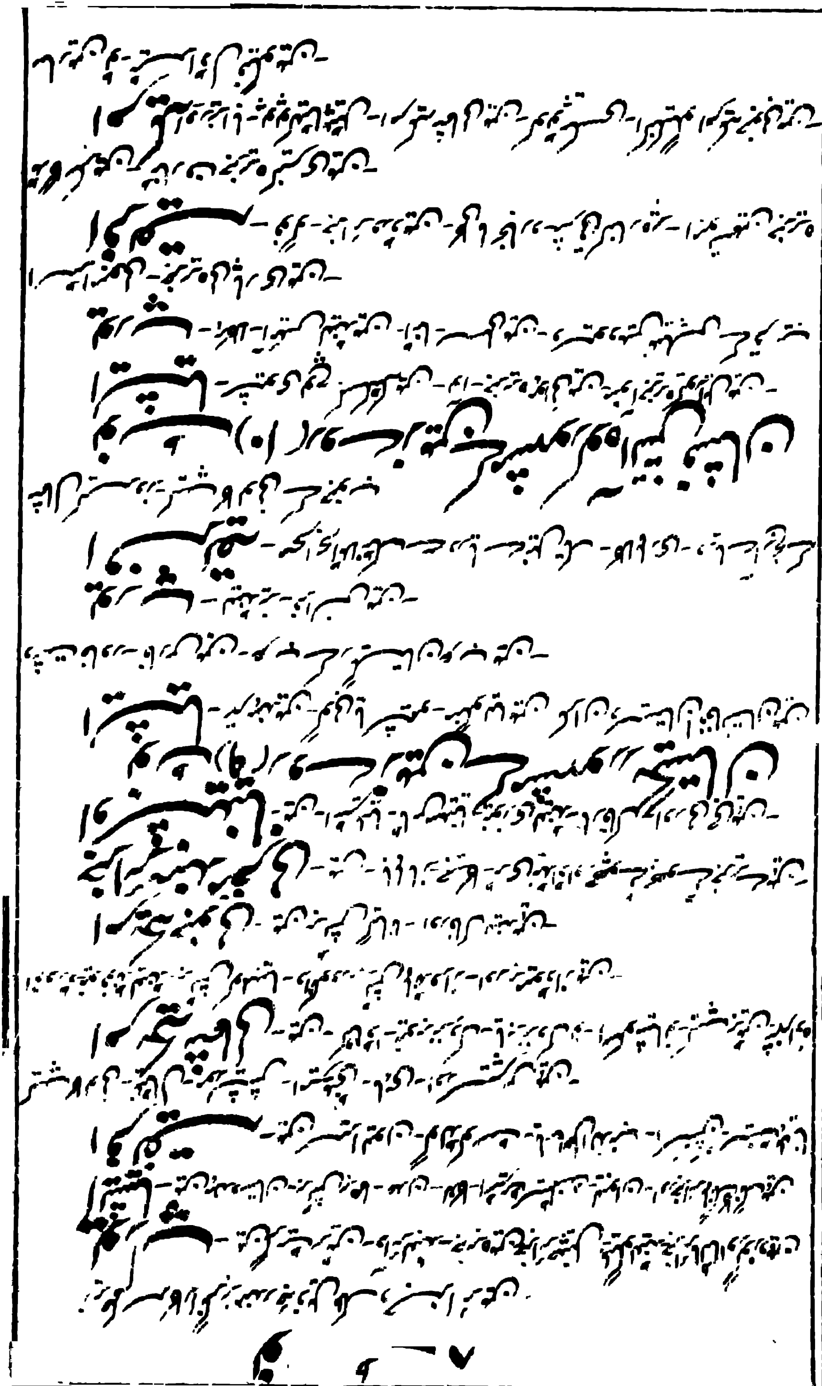
اشیاے برآمد

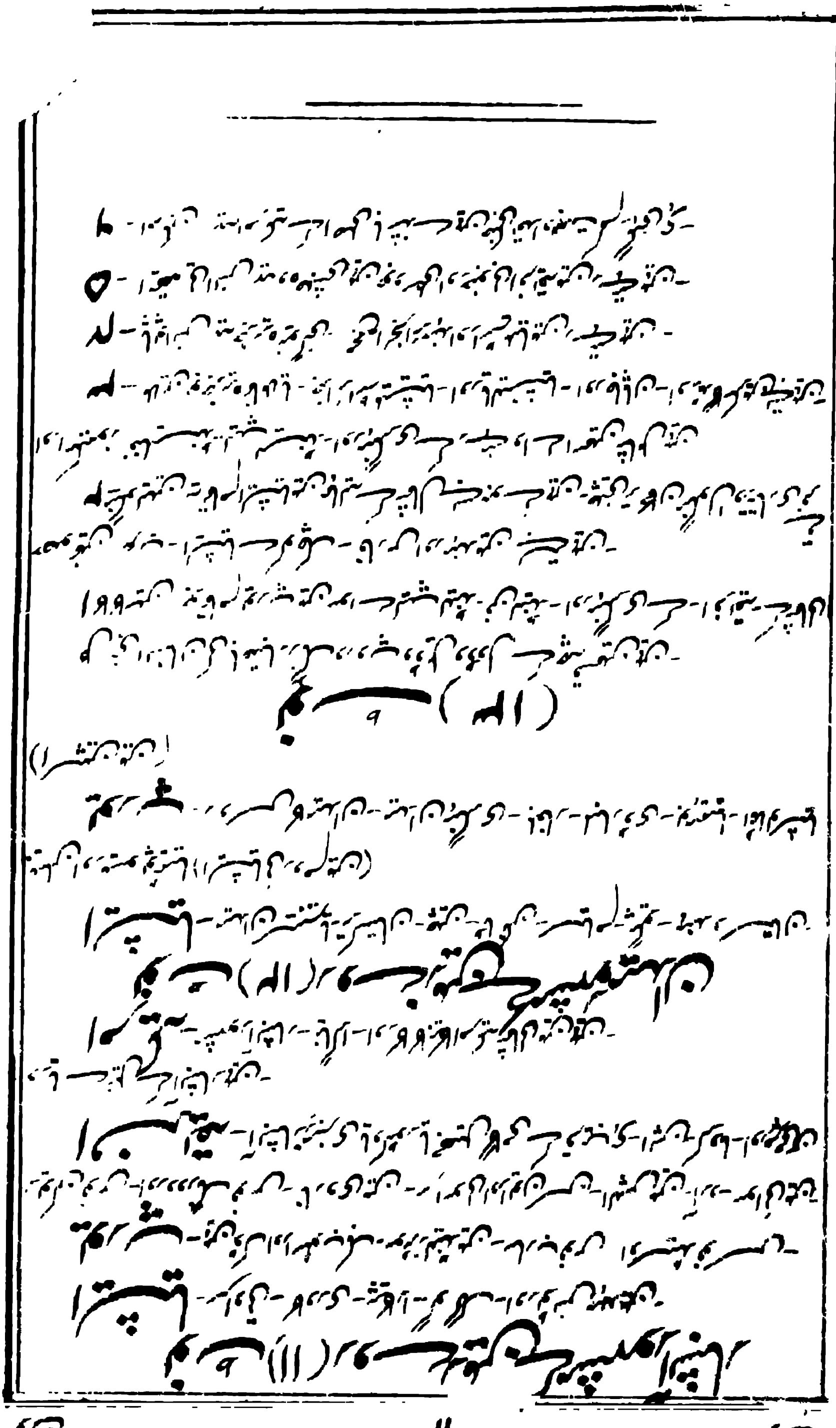
سوتی چیزین	قریب قریب ہر جگہ	مٹی کے برتن	ممالک متحدہ-آسٹریلیا-برزیل
اسباب آہنی	فرانس-ہالینڈ-امریکہ-ہند-آسٹریلیا	کل	جزائر ہند مغربی-ہند-و فرنگ
اونی اسباب	ممالک متحدہ-آسٹریلیا-چین	ریشمی اسباب	جرمن-ہند-روم
کوئلہ	فرانس-جرمن-ہالینڈ	چمڑے کے اسباب	آسٹریلیا

نوٹ ۶

درخت بریڈ فروٹ (یا درخت نان) پالینیشیا-اور جزائر ہند شرقی مین پیدا ہوتا ہے-

کوکو	امریکہ جنوبی اور جزائر ہند غربی مین-
دارچینی	سراندیپ اور انام مین-
قہوہ	عرب-جاوا-جزائر ہند مغربی-برزیل- چین-اور سراندیپ مین-
ساگون	ہند-جزائر ہند مغربی اور امریکہ وسطی مین
کتان	جنوبی یورپ-وسطی افریقہ-آسٹریلیا-کناڈا-لاپلاٹہ اور ہند مین-
چاول	ہند-چین-جاپان-جزائر ہند مغربی-ممالک متحدہ-اور اٹلی مین-
شکر	جزائر ہند شرقی و مغربی-سسلی-پالینیشیا-افریقہ-برزیل-و ہند مین-
چاے	ہند-چین-اور جاپان مین-
تمباکو	ممالک متحدہ-روم-عرب-اور ہند مین-
گندم	منطقہ معتدلہ کے قریب قریب سب ملکون مین-
انگور	پرتگال-اسپین-فرانس-مڈیرا-آسٹریا اور فارس مین-
رنگ کوچنیل	مکسیکو اور جزائر ہند مغربی مین-
سمور	برٹش امریکہ-روس-اور سیبیریا مین-
نیل	ہند-جزائر ہند شرقی و مغربی مین-
سفنج	بحر قلزم-بحر روم کے جنگلون مین-





[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

افریقہ

پتہ	پہاڑ	بلندی فیٹ
کنارہ مشرقی	کلی مانجارو	۲۰۰۶۵

امریکہ

پتہ	پہاڑ	بلندی فیٹ
انڈیز	انکوہوما	۲۴۴۸۶
ایضاً	اکن کی گوا	۲۳۹۱۰
”	چمبورزیزو	۲۱۴۲۴
کوہ راکی	سینٹ الیاس	۱۷۸۵۰
میکسیکو	پوپوکیٹی پی ٹل	۱۷۷۱۷

التماس

جملہ بیوپاریان ومصنفان کتب سے عرض یہ ہی کہ جن صاحبونکو
کوئی کتاب انگریزی یاناگری یا فارسی یا عربی چھپوانا منظور ہو
مہربانی کرکے اس مطبع مین ارسال فرماتین

مطبع نامور پریس باہتمام حافظ عبد اللہ سوداگر مالک
مطبع واقع الہ آباد متصل کوتوالی ۱۸۸۸ء مین چھپا پاگیا۔